e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 75 Sunday , December 15 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۷۵) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۵-دسمبر ۲۰۲۴ء مطابق ۱۲/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

بی جے پی رہنما نے کسانوں کو 'قصائی' اور 'منشیات کے سوداگر' قرار دیا!

نئی دہلی۔ بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن رام چندر جانگڑا کے متنازعہ بیان پر کسانوں اور سیاسی حلقوں کی جانب سے شدید ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کسانوں کو 'قصائی' اور 'منشیات کے سوداگر' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ 2021 کی کسان تحریک کے دوران پنجاب کے کسانوں نے ہریانہ میں نشے کو پھیلایا، جس کے باعث نوجوانوں میں منشیات کا رجحان بڑھا۔ جانگڑا یہاں پر ہی نہیں رکے بلکہ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ کسان تحریک کے دوران روہتک اور دیگر علاقوں میں 700 لڑکیاں لاپتہ ہو گئیں۔ سوشل میڈیا پر ان کے بیان کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد مختلف سیاسی جماعتوں اور کسان تنظیموں نے اس بیان کی شدید مذمت کی۔ کسان مزدور سنگھرش کمیٹی کے رہنما سرون سنگھ پنڈھیر نے کہا کہ یہ بیان کسانوں کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے جانگڑا سے معافی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ کسان اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

'بجلی پنچایت' میں پرائیویٹائزیشن کا فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ

وارانسی۔ پرائیویٹائزیشن کی مخالفت کر رہے بجلی انجینئروں نے ہفتہ کو وارانسی میں 'بجلی پنچایت' کا انعقاد کیا گیا جس میں پوروانچل بجلی وِترن نگم کے پرائیویٹائزیشن کا فیصلہ واپس لینے کی تجویز پاس کر وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو بھیجا گیا۔ بجلی پنچایت میں ہزاروں کی تعداد میں بجلی ملازمین اور عام صارفین نے شرکت کی۔ بجلی ملازمین کی مشترکہ جدوجہد کمیٹی نے اعلان کیا کہ آئندہ 17 دسمبر کو آگرہ میں آگرہ میں ملازمین، کسانوں اور گھریلو صارفین کی بجلی پنچایت منعقد کی جائے گی۔ وارانسی کی بجلی پنچایت میں میں کمیٹی کے ذمہ داروں نے کہا کہ چار سال قبل بھی سال 2020 میں پوروانچل وِدیُت وِترن نگم کے پرائیویٹائزیشن کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ کمیٹی سے بات چیت کے بعد صوبے کے وزیر مالیات سریش کھنہ اور اس وقت کے وزیر توانائی شری کانت شرما کے ساتھ چھ اکتوبر 2020 کو ہوئے تحریری سمجھوتے میں واضح طور سے کہا گیا ہے کہ پوروانچل وِدیُت وِترن نگم کے پرائیویٹائزیشن کا فیصلہ واپس لیا جاتا ہے۔

'کانگریس کے دور میں جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا گیا'

ایک خاندان نے ہر قدم پر آئین کو کیا چیلنج، پی ایم مودی نے پارلیمنٹ میں آئین کو ہندوستان کے فخر کی علامت قرار دیا

سیکولر سول کوڈ نافذ کرنے کی کوشش کریں گے: پی ایم مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ آئین سازوں اور آئین ساز اسمبلی کے جذبات کے مطابق ہم ملک میں سیکولر سول کوڈ نافذ کرنے کے لیے پوری طاقت سے کام کر رہے ہیں۔ مسٹر مودی نے لوک سبھا میں ہندوستان کے آئین کے 75 سال کا شاندار سفر پر دو روزہ بحث کے جواب میں کہا کہ آئین ساز اسمبلی میں یکساں سول کوڈ پر گہری بحث کی گئی تھی۔ باباصاحب امبیڈکر نے مذہبی بنیاد پر بنے پرسنل لا کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ آئین ساز اسمبلی کے رکن کے ایم منشی نے کہا تھا کہ یکساں سول کوڈ ملک کی یکجہتی کے لیے ضروری ہے۔

نئی دہلی: لوک سبھا میں سرمائی اجلاس جاری ہے۔ اس دوران وزیر اعظم نریندر مودی پارلیمنٹ پہنچے اور ان کا زوردار استقبال کیا گیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی لوک سبھا میں خطاب کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آئین کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر لوک سبھا سے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستان جمہوریت کی ماں ہے اور ہماری جمہوریہ پوری دنیا کے لئے تحریک کا ذریعہ ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آئین کو ہندوستان کے فخر کی علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ آئین بنانے والوں نے ملک کے لیے جو خواب دیکھا تھا، اس کی روح کے مطابق ترقی کرتے ہوئے اس نے اس کا مناسب جواب دیا ہے۔ آزادی کے وقت کی تمام منفی سوچوں کو ختم کرتے ہوئے ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی اور خوشحال جمہوریت بن گیا اور اب 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان بن جائے گا۔ انہوں نے کہا، یہ ہماری جمہوریت کا جشن منانے کا ایک موقع ہے۔ ہندوستان کا شہری ہر امتحان پر کھرا ہوا ہے اور ہماری جمہوریت کی کامیابی کی بنیاد رہا ہے۔

ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے کو اس کی ثقافت کا حصہ بتاتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا، ہندوستان کی جمہوریت بہت امیر رہی ہے۔ اس کی جڑیں ہماری ثقافت اور روایت میں گہری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی جمہوریت نے پوری دنیا کو متاثر کیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا، ہندوستان نے 75 سالوں میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ جمہوریت نے ہمیں ہر چیلنج پر قابو پانے اور آگے بڑھنے کی طاقت دی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے لوک سبھا میں اپنے خطاب کے دوران ناری شکتی وندن ایکٹ کا ذکر کیا اور اسے خواتین کو بااختیار بنانے کے تئیں حکومت کے عزم کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایکٹ خواتین کو سیاسی شرکت میں مزید مواقع فراہم کرنے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ پی ایم مودی نے کہا، "ہندوستان نے شروع سے ہی خواتین کو ووٹ کا حق دیا ہے۔ آج پارلیمنٹ میں خواتین ممبران پارلیمنٹ کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ناری شکتی وندن ایکٹ اس سمت میں ایک تاریخی قدم ہے۔ ملک کی تیز رفتار اقتصادی ترقی پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا، آج ہندوستان تیز رفتاری سے ترقی کر رہا ہے اور جلد ہی دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی ہر ہندوستانی کی محنت اور عزم کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ خواتین کی شمولیت کو فروغ دینا ہماری ترجیح ہے، جب خواتین کی طاقت آگے بڑھے گی تو ملک ہر شعبے میں نئی بلندیوں کو چھوئے گا۔ پی ایم مودی نے کہا، ہماری جمہوریت اور ہماری معیشت دنیا کے لیے ایک تحریک بن رہی ہے۔ ہندوستان کا مستقبل روشن ہے، اور ترقی کا یہ سفر بلا تعطل جاری رہے گا۔ پی ایم مودی نے کہا، جب ملک آئین کے 25 سال مکمل کر رہا تھا، ہمارے ملک میں آئین کو پھاڑ دیا گیا، ملک میں ایمرجنسی لائی گئی، پریس کی آزادی کو ختم کر دیا گیا، کانگریس کا یہ گناہ کبھی نہیں دھویا جائے گا۔ پی ایم مودی نے پارلیمنٹ میں کہا، کانگریس کے دور میں جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا گیا، ایمرجنسی کے دوران ملک کو جیل خانہ بنا دیا گیا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ کانگریس کو احساس ہو گیا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً آئین کا شکار کرتی رہی ہے۔ آئین کا خون بہا ہے۔ چھ دہائیوں میں 75 بار آئین تبدیل کیا گیا۔ اس بیج کو کھاد اور پانی فراہم کرنے کا کام محترمہ اندرا گاندھی نے کیا جو ملک کی پہلی وزیر اعظم نے بویا تھا۔ انہوں نے کہا کہ 1971 میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا لیکن آئین میں ترمیم کر کے اس فیصلے کو پلٹ دیا گیا اور ملک کی عدالتوں کے پروں کو کاٹ دیا گیا۔ اس تبدیلی نے اندرا گاندھی نے بنیادی حقوق چھین لیے اور عدلیہ کے اختیارات کو محدود کر دیا، حالانکہ عدالت نے ان کے اختیارات چھین لیے تھے، وہ اپنا ممبر پارلیمنٹ کا عہدہ کھو بیٹھیں اور اپنی کرسی بچانے کے لیے ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی۔ راج رشی پرشوتم داس ٹنڈن، رادھا کرشنن اور بابا صاحب امبیڈکر کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں قدیم زمانے سے جمہوریت موجود ہے۔ ایک وقت تھا جب ہمارے پاس کئی جمہوریہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی طاقت نے آئین کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ دستور ساز اسمبلی میں 15 خواتین ارکان نے اپنی تجاویز سے آئین کو مضبوط کیا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں آئین بنے اور وہ خود مختار بھی ہوئے لیکن خواتین کو کئی دہائیوں بعد حقوق دیئے گئے جبکہ ہمارے ملک میں خواتین کو شروع سے ہی ان کے حقوق دیے گئے۔

درونا چاریہ کی طرح نوجوانوں کے انگوٹھے کاٹ رہی ہے حکومت

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی نے پارلیمنٹ میں ایکلویہ کی کہانی سنائی، 'لڑائی آئین بمقابلہ منوسمرتی ہے'، بی جے پی-آر ایس ایس پر براہ راست حملہ

راہل گاندھی نے حکمراں پارٹی پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ جب آپ آئین کی حفاظت کی بات کرتے ہیں تو ساورکر کی توہین کرتے ہیں۔ ساورکر، جنہیں بی جے پی اور آر ایس ایس کے نظریے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، نے کہا تھا کہ آئین میں کچھ بھی بھارتی نہیں ہے، اور انہوں نے اس کے بجائے ہندو مذہبی متن منوسمرتی کو ترجیح دی۔

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج ایوان میں آئین پر بحث کے دوران مودی حکومت پر ملک کا 'انگوٹھا' کاٹنے کا الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ملک کا انگوٹھا کاٹ کر اسے نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے درونا چاریہ اور ایکلویہ کی کہانی بیان کی اور پھر ایسی کئی مثالیں پیش کیں جس میں بتایا کہ حکومت کس طرح نوجوانوں، کسانوں اور چھوٹے صنعت کاروں کا انگوٹھا کاٹ رہی ہے۔ راہل گاندھی نے درونا چاریہ اور ایکلویہ کی کہانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ "ایکلویہ جب درونا چاریہ کے پاس گئے تو انھوں نے کہا کہ سالوں سے تیر چلانا سیکھ رہا ہوں۔ آپ میرے استاد بنیے۔ درونا چاریہ نے ایکلویہ سے کہا کہ آپ اعلیٰ ذات سے تعلق نہیں رکھتے ہیں، اس لیے میں آپ کا استاد نہیں بنوں گا۔" وہ آگے کہتے ہیں کہ "کچھ وقت بعد درونا چاریہ اور پانڈو جنگل سے گزر رہے تھے، جہاں ایک کتا بھونک رہا تھا۔ لیکن اچانک کتے کی آواز بند ہو گئی۔ درونا چاریہ اور پانڈو جب آگے بڑھے تو دیکھا کہ کتا تیروں سے گھرا ہوا تھا۔ درونا چاریہ نے (ایکلویہ سے) پوچھا کہ یہ تمھیں کس نے سکھایا؟ ایکلویہ نے جواب میں کہا کہ میں نے آپ کو استاد مان کر مورتی بنائی اور تیر چلانے کا فن سیکھنا شروع کیا۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ نے درونا چاریہ اور ایکلویہ کی اس کہانی کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "درونا چاریہ اس سے خوش نہیں ہوئے اور انھوں نے ایکلویہ سے 'گرو دکشنا' میں انگوٹھا مانگ لیا۔ ایکلویہ نے انھیں اپنا انگوٹھا کاٹ کر دے دیا۔"

پھر وہ کہتے ہیں کہ جس طرح درونا چاریہ نے ایکلویہ کا انگوٹھا کاٹا، اسی طرح یہ حکومت آج ملک کا انگوٹھا کاٹ رہی ہے۔ مثال پیش کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "جب یہ حکومت ملک کی ملکیت اڈانی کو سونپتی ہے، تب اس ملک کے چھوٹے بڑے صنعت کاروں اور کاروباریوں کا انگوٹھا کٹتا ہے۔"

راہل گاندھی نے ہندوستانی آئین، اس کی طاقت اور برسراقتدار طبقہ کے ذریعہ اسے نظر انداز کیے جانے پر اپنی بات کھل کر رکھی۔ انھوں نے اپنی تقریر کے دوران براہ راست بی جے پی اور آر ایس ایس پر حملہ بھی کیا۔ انھوں نے برسراقتدار طبقہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "لڑائی دو کتابوں آئین اور منوسمرتی کے درمیان ہے۔" اپنی تقریر کے دوران راہل گاندھی نے ہندوتوا کے علمبردار وی ڈی ساورکر کے ذریعہ ہندوستانی آئین سے متعلق دیے گئے ایک منفی بیان کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "ہندوستانی آئین کے بارے میں سب سے بری بات تو یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی ہندوستانی نہیں ہے۔ یہ بات آپ کے لیڈر ساورکر نے کہی تھی، جس کی آپ پوجا کرتے ہیں۔" راہل گاندھی نے ساورکر کے ذریعہ منوسمرتی کو ہی ہندوستان کا اصل قانون بتانے کا بھی تذکرہ کیا۔ انھوں نے برسراقتدار طبقہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "آپ کے سپریم لیڈر نے کہا تھا منوسمرتی وہ صحیفہ ہے جو ویدوں کے بعد سب سے زیادہ قابل تقلید ہے، اور جس نے قدیم زمانے سے ہی ہماری ثقافت، رسم و رواج، فکر اور طرز عمل کی بنیاد رکھی۔ اس کتاب نے صدیوں سے ہماری قوم کے روحانی اور الوہی سفر کو مرتب کیا ہے۔ آج منوسمرتی ہی قانون ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ اس کے بعد کہتے ہیں کہ "یہ ساورکر کے الفاظ ہیں۔ حکمراں جماعت میں شامل لوگ اگر آئین کا دفاع کر رہے ہیں، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اپنے قائد کے الفاظ پر قائم ہیں؟ آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جب آپ آئین کا دفاع کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے آپ ساورکر کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

ون نیشن، ون الیکشن بل: حکومت کل لوک سبھا میں پیش کرے گی

تفصیلی مباحثے کے لیے جے پی سی کو بھیجا جائے گا

نئی دہلی: مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھوال پیر کو 'ون نیشن، ون الیکشن' بل لوک سبھا میں پیش کریں گے۔ حکومت کے مطابق اس بل کو تفصیلی مباحثے اور اتفاق رائے کے لیے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے پاس بھیجا جائے گا۔ یہ کمیٹی تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرے گی تاکہ قومی اتفاق رائے پیدا کی جا سکے۔ ملک میں اس وقت مختلف ریاستوں میں الگ الگ وقت پر انتخابات ہوتے ہیں۔ اس بل کے ذریعے پورے ملک میں ایک ساتھ انتخابات کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

اپوزیشن کی جماعتوں جیسے کانگریس اور عام آدمی پارٹی نے اس کی مخالفت کی ہے، جبکہ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اصلاح انتخابات کے دوران ہونے والے اخراجات اور خلل کو کم کرنے میں مدد دے گی۔

سابق صدر رام ناتھ کووند کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی نے اس بل پر اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق، 32 سیاسی جماعتوں نے اس بل کی حمایت کی، جبکہ 15 جماعتوں نے مخالفت کی۔ تاہم، رام ناتھ کووند کے مطابق، ان میں سے کئی جماعتوں نے ماضی میں اس نظریے کی حمایت کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق، ایک ساتھ انتخابات کرانے سے بھارتی معیشت کو کافی فائدہ ہوگا۔ انتخابی اخراجات کم ہو کر 50 ہزار کروڑ روپے رہ جائیں گے، جبکہ اس سے بچنے والی رقم صنعتی ترقی میں استعمال ہوگی۔ حکومت کے اندازوں کے مطابق، اس بل کے مؤثر ہونے کے بعد ملک کی جی ڈی پی میں 1 سے 1.5 فیصد تک اضافہ ممکن ہے۔

امریکہ سے 15 لاکھ تارکین وطن کی ممکنہ ملک بدری، 18 ہزار ہندوستانی بھی خطرے میں

نئی دہلی۔ امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 20 جنوری 2025 کو عہدہ سنبھالنے کے بعد امریکی تاریخ میں سب سے بڑی ملک بدری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی تیاری کرتے ہوئے امریکی امیگریشن اینڈ کسٹم انفورسمنٹ (آئی سی ای) نے ملک سے باہر نکالنے کے لیے تقریباً 15 لاکھ افراد کی فہرست تیار کی ہے۔ اس فہرست میں تقریباً 18 ہزار ہندوستانی شہریوں کے نام بھی شامل ہیں، جنہیں امریکہ سے باہر کیے جانے کا خطرہ ہے۔ آئی سی ای نے بتایا کہ امریکہ میں بغیر مناسب دستاویزات کے رہ رہے تارکین وطن کو ملک سے باہر نکالنا ٹرمپ کا بارڈر سیکورٹی ایجنڈا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ اگلے سال 20 جنوری کو امریکی صدر کے عہدہ کا حلف لینے والے ہیں۔ وہ تارکین وطن کے لیے سخت امیگریشن پالیسی کے حامی رہے ہیں۔ آئی سی ای نے نومبر 2024 میں یہ اعداد و شمار جاری کیا تھا۔ اس کے مطابق 17940 ہندوستانیوں کو آخری حکم والی اس فہرست میں رکھا گیا ہے جو آئی سی ای کی کسٹڈی میں نہیں ہے لیکن ڈیپورٹ کیے جانے کا انتظار کر رہے ہیں۔

'ایس جی پی جی آئی نے وقت کے ساتھ اپنی رفتار میں اضافہ کیا ہے'

سی ایم یوگی نے سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے 41 ویں یوم تاسیس تقریبات کو خطاب کیا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آج ایس جی پی جی آئی اپنا 41 واں یوم تاسیس منا رہی ہے۔ ادارے نے 40 سال کا سفر مکمل کیا ہے۔ اس نقطہ نظر سے اگلے 09 سال ادارے کے لیے بہت اہم ہیں۔ اس وقت یہ انسٹی ٹیوٹ کا گولڈن جوبلی سال ہوگا۔ ایس جی پی جی آئی ملک کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست اتر پردیش کے ساتھ ساتھ شمالی ہندوستان میں صحت اور طبی تعلیم کے معیار مرتب کر رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے 41 ویں یوم تاسیس تقریب کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم کے گیتم انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اینڈ ریسرچ کے پرو وائس چانسلر ڈاکٹر گیتانجلی پدمنابھن کو اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے ایس جی پی جی آئی کے فیکلٹی ممبران، رہائشیوں اور پیرا میڈیکل اسٹاف کو سالانہ ریسرچ ایوارڈز پیش کیے۔

وزیر اعلیٰ نے ادارے کی کافی ٹیبل بک کا اجراء بھی کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جیت کی تیاری اتنی شائستگی سے کی جائے کہ آپ کی کامیابی شور مچائے۔ ایس جی پی جی آئی نے وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے گزشتہ 05 سے 07 برسوں میں اپنی رفتار میں اضافہ کیا ہے۔ ادارہ نے ایک ویژن کے ساتھ موجودہ دور کے مقابلے میں آگے بڑھنے کے لیے ٹیم ورک کے ساتھ کام کیا ہے۔

اس نقطہ نظر سے اگلے 09 سال ایس جی پی جی آئی کے لیے اہم ہونے والے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحت کے شعبہ میں جو بھی نیا ہو رہا ہے اسے اپنانے کے لیے مضبوطی سے کام کرنا ہوگا اور ہمیں خود کو تیار کرنا ہوگا۔ ایس جی پی جی آئی میں نئے شعبے کھولے جا رہے ہیں۔ ایس جی پی جی آئی شاید ملک کا پہلا طبی ادارہ ہے جس نے سی ایس آئی پہل کے تحت تقریباً 500 کروڑ روپے حاصل کیے ہیں۔ یہ ادارے کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ اس کا سہرا ادارہ کے ڈائرکٹر، فیکلٹی ممبران، اسٹاف اور طلباء کو جاتا ہے۔ ایس جی پی جی آئی نے ٹیکنالوجی کو صحت سے بہتر طریقے سے جوڑا ہے۔ حکومت ہند نے ایس جی پی جی آئی کو ٹیلی کنسلٹیشن اور ٹیلی میڈیسن کے لیے ایک ماڈل سینٹر کے طور پر قائم کرنے کی سمت کام شروع کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صدی کی سب سے بڑی وبا کورونا کے دوران حکومت نے ایس جی پی جی آئی کے ڈائرکٹر کی قیادت میں ایک مشاورتی ٹیم تشکیل دی تھی۔ اس وقت ریاست کے 36 اضلاع میں ایک بھی آئی سی یو بیڈ نہیں تھا۔ اس وقت کے ڈائرکٹر نے ریاست میں ٹیلی آئی سی یو شروع کرنے کا مشورہ دیا، جس کے لیے ماسٹر ٹرینرز تیار کیے گئے تھے۔ ریاست کے تمام 75 اضلاع میں ورچوئل آئی سی یو شروع کیے گئے، جس سے ہزاروں لوگوں کی جانیں بچانے میں مدد ملی۔ یہ ایک شروعات تھی۔

اڈوانی کی طبیعت بگڑی، اپولو اسپتال میں داخل

نئی دہلی۔ بی جے پی کے سینئر رہنما لال کرشن اڈوانی کی طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے انہیں آج دہلی کے اپولو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ذرائع کے مطابق فی الحال ان کی حالت مستحکم ہے۔

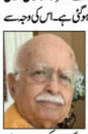

اس سلسلے میں کچھ دیر میں میڈیکل بلیٹن بھی جاری کی جا سکتی ہے۔ لال کرشن اڈوانی اس وقت 97 سال کے ہیں، انہیں گزشتہ 4-5 مہینے میں کئی مرتبہ اسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے۔ اس سے پہلے انہیں اگست کے مہینے میں بھی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ 3 جولائی کو لال کرشن اڈوانی کو دہلی کے اپولو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، اس سے قبل 26 جون کو دہلی کے ایمس میں بھرتی کرانا پڑا تھا۔ اس دوران انہیں نیورولاجی ڈپارٹمنٹ کی نگرانی میں رکھا گیا۔ اس کے اگلے دن ایک چھوٹی سی سرجری ہوئی۔ اس کے کچھ دیر بعد انہیں ڈسچارج کر دیا گیا۔

شمبھو بارڈر پر کشیدگی بڑھی، کسان دہلی جانے پر بضد

پولیس نے آنسو گیس کے گولے داغے، واٹر کینن کا بھی استعمال، بھگدڑ میں کئی کسان زخمی، امبالہ میں انٹرنیٹ خدمات معطل

امبالا: ہریانہ-پنجاب کی شمبھو سرحد کے کسان دہلی جانے پر بضد ہیں۔ ایم ایس پی سمیت دیگر مطالبات پر ڈٹے ہوئے کسانوں کا احتجاج مزید شدید ہوتا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، ہفتہ کو شمبھو بارڈر سے دہلی کی طرف مارچ کرنے والے کسانوں کی پولیس کے ساتھ شدید جھڑپ ہوئی۔ پولیس نے کسانوں کو روکنے کے لیے آنسو گیس کے گولوں کے ساتھ ساتھ واٹر کینن کا بھی استعمال کیا۔ دہلی تک مارچ کرنے کی تیسری کوشش کے درمیان ہفتہ کو امبالا ضلع کے کچھ حصوں میں موبائل انٹرنیٹ خدمات کو معطل کر دیا اور پنجاب ہریانہ شمبھو بارڈر پر سیکورٹی انتظامات مزید سخت کر دیے۔ 101 کسانوں کا گروپ آگے بڑھا: ہفتہ کو دوپہر 12 بجے کے قریب، 101 کسانوں کا ایک گروپ دہلی کی طرف مارچ کر رہا تھا۔ اس دوران پولیس نے واٹر کینن اور آنسو گیس کے ذریعے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ ایک طرف کسان پولیس سے آگے بڑھنے کا راستہ پوچھ رہے ہیں۔ ساتھ ہی پولیس کسانوں سے دہلی جانے کی اجازت دینے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس دوران کسان اور پولیس دونوں ایک دوسرے پر حاوی نظر آئے۔

پولیس کی کارروائی سے کسانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ کئی کسان زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ وہیں کسان لیڈر سرون سنگھ پنڈھیر نے الزام لگایا کہ پولس کسانوں پر گندا پانی پھینک رہی ہے۔ کسانوں پر کیمیکل سپرے کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی ہریانہ کی طرف سے ڈرون سے آنسو گیس کے گولے بھی چھوڑے جا رہے ہیں۔ اس میں ایک کسان بری طرح زخمی ہوا ہے۔ امبالہ کے ڈی ایس پی رجت گلیا نے کسان لیڈر سرون سنگھ پنڈھیر کے الزامات کو مسترد کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے ہی کسانوں کا گروپ آگے بڑھا، ہمارے عہدیداروں نے ان سے بات کرنا شروع کر دی۔ اس دوران پیچھے سے ایک کسان آیا اور رسی سے کنڈی لگا کر جال کو توڑنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد کسانوں پر واٹر کینن کا استعمال کیا گیا۔ یہ پانی سادہ تھا۔ اس میں کوئی کیمیکل نہیں تھا۔ کسانوں نے سیکورٹی فورسز سے درخواست کی کہ وہ پرامن طریقے سے اپنا احتجاج جاری رکھیں۔ موقع پر موجود ایک کسان رہنما نے پولیس سے بات کی اور کہا، "ایس پی صاحب، ہم پرامن طریقے سے دہلی جانا چاہتے ہیں، آپ سے درخواست ہے کہ ہمارا احتجاج نہ روکیں، براہ کرم ہمیں آگے بڑھنے کی اجازت دی جائے۔ لوہے اور پتھر کی ان رکاوٹوں سے ہماری آواز کو دبانا نہیں چاہیے۔ مظاہرے کے دوران کسان کا کہنا تھا کہ ہمارے ملک میں 50 فیصد لوگ زراعت سے وابستہ ہیں، ان کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ ہمارے لیڈر جگجیت سنگھ ڈلے وال کھنوری بارڈر پر موت کے لیے انشن پر بیٹھے ہیں۔ ان کی بگڑتی ہوئی صحت سب کو نظر آ رہی ہے حتیٰ کہ وزیر اعظم بھی۔ آپ ہمارے پاس موجود ہر چیز کو چیک کر سکتے ہیں، ہمارے پاس صرف جھنڈے اور پہننے کے لیے کپڑے ہیں۔

کانگریس کے سینئر لیڈر ایلنگوون کا 75 سال کی عمر میں انتقال

نئی دہلی۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر ای وی کے ایس ایلنگوون کا ہفتہ کو چنئی کے ایک نجی اسپتال میں انتقال ہو گیا۔ مرکزی وزیر کی عمر 75 سال تھی اور وہ پھیپھڑوں سے متعلق مرض میں مبتلا تھے۔ ایلنگوون کی طبیعت گزشتہ ایک ماہ سے خراب چل رہی تھی۔ انہیں 11 نومبر کو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ اسپتال سے ملی اطلاع کے مطابق ڈاکٹروں نے انہیں بچانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن انہیں بچایا نہیں جا سکا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے سابق مرکزی وزیر ایلنگوون کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا کہ "سابق مرکزی وزیر اور ٹی این پی سی سی کے سابق صدر تھیرو ای وی کے ایس ایلنگوون کے انتقال سے غمزدہ ہوں۔ ان کے اہل خانہ، دوستوں اور چاہنے والوں سے میری دلی تعزیت۔ ایک نڈر اور اصول پسند رہنما، وہ کانگریس پارٹی کی اقدار اور تھانتھائی پیریار کے نظریات کے سخت حامی تھے۔ تمل ناڈو کے لیے ان کی وقف خدمات ہمیشہ ایک تحریک رہے گی۔"

'مساجد، وقف بورڈس، اُردو اور مسلم ثقافت کو خطرہ لاحق'

لوک سبھا میں آئین پر بحث کے دوران اسدالدین اویسی کا مودی حکومت پر شدید حملہ

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں آئین پر ہوئی بحث کے درمیان آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے مسلمانوں سے متعلق کئی اہم ایشوز کو سامنے رکھا۔ انھوں نے مرکز کی مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ موجودہ وقت میں مساجد، وقف بورڈس، اُردو، مسلم ثقافت سمیت اقلیتی طبقہ سے جڑی کئی چیزوں کو خطرہ لاحق ہے۔ اویسی نے ایوان زیریں میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ملک میں مساجد خطرے میں آ گئی ہیں، وقف بورڈ کو چھیننے کی کوشش ہو رہی ہے، مسلمانوں کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ اردو کو بھی ختم کیا جا رہا ہے، مسلم ثقافت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ حالانکہ آئین سچا ہے اور اس کا آرٹیکل-26 مذہبی فرقوں کو مذہب امور کے لیے ادارہ قائم کرنے اور بنائے رکھنے کا حق دیتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کے ایک بیان کا تذکرہ کرتے ہوئے اویسی نے کہا کہ "وہ کہتے ہیں وقف کا آئین سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ وزیر اعظم کو کون پڑھا رہا ہے؟ انھیں آرٹیکل-26 پڑھایا جائے۔ حکومت کا ہدف وقف ملکیتوں کو چھیننا ہے۔ وہ اسے اپنی طاقت کی بنیاد پر چھیننا چاہتے ہیں۔" اویسی نے مسلمانوں کو انتخابی سیاست سے الگ تھلگ رکھنے کا الزام بھی حکمراں طبقہ پر عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کو انتخاب لڑنے سے روکا جا رہا ہے۔ ایسے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں کہ مسلمان انتخاب نہیں جیت پا رہے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر حد بندی کو نافذ نہیں کیا جا رہا ہے۔

اسمبلی و پارلیمانی حلقوں کی حد بندی معاملے پر اویسی نے تفصیل سے اپنی بات لوک سبھا میں رکھی۔ انھوں نے کہا کہ لوک سبھا اور اسمبلی کی حد بندی اس طرح کی گئی ہے کہ مسلم امیدوار انتخاب نہ جیت پائیں۔ 2007 میں سچر کمیٹی نے نئے سرے سے حد بندی کرنے کے لیے کہا تھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ جب نئی مردم شماری ہوگی تو سچر کمیٹی کی سفارشات کو نافذ کیا جائے گا۔ آرٹیکل 15 اور 16 میں ریزرویشن ان کو نہیں ملا جن کا مذہب اسلام تھا۔ آئین میں آرٹیکل 25، 26، 29، 13، 14 اور 21 میں جو کچھ کہا گیا ہے، اس پر صحیح طریقے سے عمل نہیں ہو رہا ہے۔ اویسی نے کئی ریاستوں میں مسلمانوں کو پریشان کرنے والا قانون بنانے پر بھی اعتراض کیا۔ انھوں نے کہا کہ کئی ریاستوں میں ایسا قانون بنا دیا گیا کہ آپ یہ نہیں کھا سکتے، آپ وہ نہیں کھا سکتے۔ ہریانہ اور راجستھان میں پولیس کے اختیارات گئورکشکوں کو دے دیے گئے ہیں اور ان کا غلط استعمال ماب لنچنگ کی شکل میں کیا گیا۔

جنوبی کوریا کے صدر کے خلاف مواخذے کی تحریک کامیاب

وزیراعظم قائم مقام صدر رہوں گے

سیئول، 14 دسمبر (یو این آئی) جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول کے خلاف ملک میں مارشل لا نافذ کرنے پر حزب اختلاف کی مواخذے کی تحریک کامیاب ہوگئی، جس کے بعد انہیں معطل کردیا گیا ہے جب کہ وزیراعظم ہاں ڈک سو جنوبی کوریا کے قائمقام صدر ہوں گے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے ’اے ایف پی‘ کے مطابق جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول کے خلاف پارلیمنٹ میں صدر کے خلاف مواخذے کی تحریک پر ووٹنگ ہوئی، حکمراں جماعت کے ارکان نے بھی ووٹنگ میں حصہ لیا۔ جنوبی کوریا کے صدر کے خلاف مواخذے کی تحریک کامیاب بنانے کے لیے 300 ارکان کے ایوان میں تحریک کے حق میں 204 ووٹ ڈالے گئے، 85 ارکان نے مخالفت میں ووٹ دیا جب کہ 3 ارکان غیر حاضر رہے اور 8 ووٹ کالعدم قرار پائے۔ یاد رہے کہ مواخذے کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے دوتہائی ارکان یعنی 200 ووٹ درکار تھے تاہم پچھلی ہفتے پیش کی جانے والی تحریک کے حق میں 195 ووٹ ڈالے گئے تھے۔ جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے رواں ماہ کے آغاز میں ملک میں مارشل لا نافذ کرنے کا اعلان کیا تھا جس کے خلاف ملک کے دارالحکومت سیئول میں ہزاروں افراد صدر کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے اور احتجاج کیا جب کہ مواخذے کی تحریک پر ووٹنگ کے دوران پارلیمنٹ کے باہر شہریوں کی بڑی تعداد جمع رہی۔ صدر یون سک یول کے خلاف مواخذے کی تحریک کامیاب ہوتے ہی انہیں عہدے سے معطل کردیا گیا ہے، وہ بحیثیت صدر اب مزید فرائض انجام نہیں دے سکتے جب کہ جنوبی کوریا کی آئینی عدالت ووٹنگ پر غور کررہی ہے، عدالت کے پاس یون کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ سنانے کے لیے 180 دن ہیں۔ دوسری جانب، صدر کی غیر موجودگی میں وزیراعظم ہاں ڈک سو جنوبی کوریا کے قائمقام صدر کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اس موقع پر سیئول کے ایک پولیس اہلکار نے ’اے ایف پی‘ کو بتایا کہ صدر یون سک یول کو برطرف کرنے کے لیے تقریباً 2 لاکھ افراد نے پارلیمنٹ کے باہر جمع ہوکر احتجاج کیا تھا۔ دوسری جانب، 30 ہزار افراد نے یون کی حمایت میں ریلی نکالی، اس دوران جنوبی کوریا اور امریکا کے جھنڈے لہرائے گئے۔ مواخذے کی تحریک سے قبل یون کے ایک سپورٹر نے ’اے ایف پی‘ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ’ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا، ان کے ہر اقدام کی حمایت کرتا ہوں‘۔ واضح رہے کہ صدر یون سک یول کی جانب سے چار دہائیوں بعد پہلی بار مارشل لا جیسے اقدام نے جنوبی کوریا کی قوم کو ماضی کی دردناک یادوں میں دھکیل دیا تھا۔ صدر یون کا مارشل لا لگاتے وقت کہنا تھا کہ ’اس اقدام کا مقصد جنوبی کوریا کو ایٹمی قوت کے حامل دشمن ملک شمالی کوریا کے جارحانہ اقدامات سے بچانا اور ریاست مخالف عناصر کی بیخ کنی کرنا ہے‘۔ صدر کے اس اعلان کے بعد سیکیورٹی فورسز نے قومی اسمبلی کو سیل کر دیا تھا اور تقریباً 300 فوجیوں نے بظاہر قانون سازوں کو پارلیمان کے اندر داخل ہونے سے روکنے کے لیے عمارت کو تالا لگانے کی کوشش کی تھی۔ تاہم پارلیمنٹ کے عملے نے دروازوں کے پیچھے صوفے اور آگ بجھانے کے آلات رکھ کر فوجیوں کو داخلے سے روکنے کی کوشش کی تھی جبکہ رکاوٹیں عبور کرکے بڑی تعداد میں ارکان بھی پارلیمنٹ بھی پہنچ گئے تھے جہاں انہوں نے ووٹنگ کے ذریعے مارشل لا ختم کرنے کا بل منظور کیا تھا۔

300 قانون سازوں میں سے 204 نے مواخذے کے حق میں اور 85 نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ تین نے رائے دہی کا حق استعمال نہیں کیا جبکہ آٹھ ووٹوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ مواخذے کے اس فیصلے کے بعد یون سک یول کو ان کے عہدے سے ہٹادیا گیا ہے جب کہ آئینی عدالت اب کیس کا جائزہ لے رہی ہے، جس کے لیے اس کے پاس 80 دنوں کی مہلت ہے۔ وزیر اعظم ہان ڈک سو کو قائم مقام صدر کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ یون سک یول نے تین دسمبر کے روز ملک میں مارشل لاء نافذ کرنے کی ناکام کوشش کی اور یہی ان کی ناکامی کی وجہ بنی۔ اپوزیشن ڈیموکریٹک پارٹی کے اسمبلی میں اسپیکر پارک چین ڈے نے کہا،"آج کا مواخذہ عوام کی فتح ہے۔" سیول پولیس کے ایک اہلکار نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ رائے دہی کے وقت ملکی پارلیمان کی عمارت کے باہر تقریباً دو لاکھ لوگ جمع ہوئے جو سابق صدر کے مواخذے کے حق میں نعرہ لگاتے رہے۔ اس کے برعکس اسی مقام پر یون سک یول کے حق میں نکالی جانے والی ریلی کے شرکاء کی تعداد تیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اگر آئینی عدالت ان کی برطرفی کی حمایت کرتی ہے تو یون جنوبی کوریا کی تاریخ کے دوسرے صدر بن جائیں گے جن کا مواخذہ کیا گیا۔ لیکن عدالت کے پاس اس مواخذے کو روکنے کے لیے بھی جواز موجود ہے۔ سن 2004 میں، اس وقت کے صدر روہ موہیون کو پارلیمان نے انتخابی قانون کی مبینہ خلاف ورزیوں اور نااہلی کے الزام میں ہٹا دیا تھا، لیکن بعد میں آئینی عدالت نے انہیں بحال کر دیا تھا۔ عدالت میں اس وقت صرف چھ جج ہیں، یعنی ان کا فیصلہ متفقہ ہونا چاہیے۔ یون ابھی تک غیر معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں جبکہ مارشل لاء کے اعلان کا نتیجہ پیچیدہ ہے اور تحقیقات کا دائرہ کار وسیع ہوگیا ہے۔ جمعے کو جاری ہونے والے گیلپ کوریا کے سروے کے مطابق، عوام میں ان کی پسندیدگی کی ریٹنگ 11 فیصد تک گرگئی ہے۔ اسی سروے سے پتا چلتا ہے کہ 75 فیصد عوام ان کے مواخذے کی حمایت کرتے ہیں۔

جو بائیڈن نے جاتے جاتے چار ہندوستانی نژاد امریکیوں سمیت 150 لوگوں کو معافی دی

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر جو بائیڈن کی مدت ملازمت اگلے سال جنوری میں ختم ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے وہ کئی بڑے فیصلے لے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے امریکی جیلوں میں بند تقریباً 1500 قیدیوں کی سزا معاف کر دی ہے۔ ان میں ہندوستانی نژاد چار امریکی بھی شامل ہیں۔ موصولہ خبر کے مطابق ان چار ہندوستانی نژاد امریکیوں کے نام میرا اسچد یوا، بابو بھائی پٹیل، کرشنا موٹے اور وکرم دتہ ہیں۔ امریکی صدر بائیڈن نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ امکان اور دوسرے مواقع کے وعدے پر قائم ہے۔ بطور صدر مجھے ان لوگوں پر رحم کرنے کا عظیم اعزاز حاصل ہوا ہے۔

یہ لوگ پشیمان ہونے کے ساتھ ساتھ اداس بھی ہیں اور معاشرے کے مرکزی دائرے میں واپس آنا چاہتے ہیں۔ ان میں خاص طور پر وہ لوگ شامل ہیں جنہیں نشے کی لت کے مقدمات میں سزا سنائی گئی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اسی لیے آج میں ایسے 39 لوگوں کو معاف کر رہا ہوں۔ میں تقریباً 1500 لوگوں کی سزا بھی معاف کر رہا ہوں جو جیل میں طویل سزا کاٹ رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں یہ ایک ہی دن میں کی گئی سب سے بڑی معافی کی کارروائی ہے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں، دسمبر 2012 میں، ڈاکٹر میرا اسچد یوا کو مسیسیپی کے ایک سابق کینسر سینٹر میں دھوکہ دہی کے الزام میں 20 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی اور انہیں تقریباً 2.8 ملین امریکی ڈالر واپس کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اب ان کی عمر 63 سال ہے۔ بابو بھائی پٹیل کو 2013 میں صحت کی دیکھ بھال میں دھوکہ دہی، منشیات کی سازش اور منشیات کی خلاف ورزیوں کے 26 الزامات پر 17 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ 2013 میں، 54 سالہ کرشنا موٹے کو 280 گرام سے زیادہ کریک کوکین اور 500 گرام سے زیادہ کریک کوکین تقسیم کرنے کی سازش اور کریک کوکین کی تقسیم میں معاون ہونے کے جرم میں قصوروار پائے جانے کے بعد عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ 63 سالہ وکرم دتہ کو مین ہٹن کی ایک وفاقی عدالت میں جنوری 2012 میں 235 ماہ قید کی سزا سنائی گئی تھی جس میں انہوں نے اپنے پرفیوم ڈسٹری بیوشن کے کاروبار کو میکسیکو کی منشیات کی تنظیم کے لیے لاکھوں ڈالر کی منی لانڈرنگ کرنے کے الزام میں قصوروار ٹھہرایا تھا۔

یوکرین کا روس پر امریکی میزائلوں سے حملہ پاگل پن ہے: ڈونلڈ ٹرمپ

واشنگٹن، 14 دسمبر (یو این آئی) نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین کی جانب سے روس پر امریکی میزائل حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے پاگل پن قرار دیدیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق جو بائیڈن انتظامیہ نے یوکرین کو امریکی میزائل استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جس پر نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ یوکرین امریکی میزائل استعمال کررہا ہے جس پر تشویش ہے، یوکرین سے متعلق امریکی پالیسی کو تبدیل کریں گے ہم یوکرین روس جنگ کو بڑھا رہے ہیں اور صورتحال مزید خراب کررہے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے بیان پر ترجمان روسی ایوان صدر کا کہنا ہے کہ روس ڈونلڈ ٹرمپ کے یوکرینی حملوں کی مذمت کا خیر مقدم کرتا ہے، ڈونلڈ ٹرمپ کی یوکرین پر تنقید روسی موقف کی تائید ہے۔ دوسری جانب ڈونلڈ ٹرمپ نے ڈے لائٹ سیونگ کے خاتمے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ڈے لائٹ سیونگ تمام امریکیوں کے لیے ناگوار اور مہنگا پروجیکٹ ہے، میں اپنے جماعت کے ساتھ مل کر ڈے لائٹ ٹائم کے خاتمے کی کوشش کروں گا۔

ایران افغانی مہاجرین پر سالانہ 10 بلین ڈالر سے زیادہ خرچ کرتا ہے، ایرانی سفیر کا اقوام متحدہ میں بیان

جینوا (ایجنسی) اقوام متحدہ میں ایران کے سفیر اور مستقل مندوب امیر سعید ایروانی نے کہا ہے کہ ایران میں ساٹھ لاکھ سے زائد افغان مہاجرین مقیم ہیں اور تہران ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سالانہ دس بلین ڈالر سے زیادہ خرچ کرتا ہے، جبکہ عالمی برادری کی طرف سے خاطر خواہ مدد نہیں کی جاتی۔

اقوام متحدہ میں ایران کے سفیر اور مستقل مندوب، امیر سعید ایروانی نے جمعرات کو افغانستان کے بارے میں سلامتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایران ایک پڑوسی ملک کے طور پر، خاص طور سے سن دو ہزار بیس میں امریکہ کے غیر ذمہ دارانہ انخلا کے بعد سے، افغانستان کے بحران سے پیدا ہونے والے بوجھ کا ایک غیر متوازن حصہ برداشت کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ساٹھ لاکھ سے زائد افغان مہاجرین نے ایران میں پناہ لے رکھی ہے جس کی وجہ سے ہمارے محدود وسائل پر بہت دباؤ پڑ رہا ہے، افغان مہاجرین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایران سالانہ دس ارب ڈالر سے زیادہ خرچ کرتا ہے لیکن عالمی برادری کی طرف سے اس معاملے میں خاطر خواہ حمایت نہیں کی جارہی ہے۔ اقوام متحدہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سینیئر سفارت کار نے کہا کہ افغان مہاجرین کی بڑی تعداد کی میزبانی کرنے والے ایران اور پاکستان جیسے ممالک کو مسلسل امداد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے افغان پناہ گزینوں کی باعزت واپسی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ افغانستان کے اندر رہائش، ملازمت اور بنیادی خدمات کی فراہمی پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے تا کہ افغان مہاجرین کی واپسی کو یقینی بنایا جاسکے۔

دہشتگرد اسرائیل فوج کی غزہ کے باشندوں کو دھمکی، یافا نامی اسکول پر حملہ

جبالیا (ایجنسی) ہفتے کی صبح صیہونی فوج نے جنوب مشرقی جبالیا کے علاقوں کے باشندوں کو دھمکی دیتے ہوئے ان سے، ان علاقوں سے فوری نکل جانے کو کہا تا کہ وہاں فوجی حملے انجام دے سکے۔ ادھر فلسطینی ذرائع نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی غزہ کے علاقے التفاح میں اسرائیل کے جنگی طیاروں کی بمباری میں متعدد فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ اس علاقے میں یافا نامی اسکول پر کہ جس میں فلسطینی پناہ گزیں پناہ لئے ہوئے تھے، حملے کا بہانہ یہ تھا کہ یہ حماس کا فوجی ہیڈ کوارٹر ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی جنگی طیاروں نے شمالی غزہ کے جبالیا البلد علاقے میں ایک مکان پر بمباری کی ہے۔ شمالی غزہ کے ہی علاقے جبالیہ النزلہ پر بھی بمباری کے دوران چار فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ صیہونی فوج نے غزہ کے شمال میں واقع بیت لاہیا میں بھی رہائشی عمارتوں کو تباہ کر دیا۔ جارح فوج کی جنگی کشتیوں نے غزہ کے وسط میں النصیرات کیمپ کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ قابض فوج نے شمالی غزہ اور غزہ شہر کے درمیان میں واقع جبالیہ ٹاؤن کے مکینوں سے کہا کہ وہ فوری طور پر یہ علاقہ چھوڑ دیں۔

شامی سرزمین پر حملوں کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے: وزیراعظم عراق

بغداد، 14 دسمبر (یو این آئی) عراقی وزیر اعظم محمد شیعہ السوڈانی کا کہنا ہے کہ شامی سرزمین پر حملوں کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ سوڈانی نے امریکی وزیر خارجہ انتھونی بلنکن سے دارالحکومت بغداد میں اپنے دفتر میں ملاقات کی۔ عراقی وزیراعظم کے دفتر سے جاری بیان کے مطابق ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات اور مشترکہ تعاون کو بہتر بنانے کے طریقوں کے ساتھ ساتھ خطے کی صورتحال، شام کے موجودہ واقعات، علاقائی اور بین الاقوامی کوششوں کی ضرورت کے حوالے سے پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا، شام میں سیکیورٹی بڑھانے اور پورے خطے میں استحکام کے لیے بات چیت کی گئی۔ ملاقات کے دوران، سوڈانی نے شام کی حمایت پر عراق کے موقف اور شامیوں کو اپنی ریاست کی تعمیر نو میں مدد کرنے والے دوست ممالک کی اہمیت کا اعادہ کیا اور وہاں شہری امن کو متاثر کر سکنے والی مشکلات سے نبرد آزما ہونے میں تعاون فراہم کرنے کے تقاضے کو بیان کیا۔ ملک میں استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے شامی عوام کے تمام طبقوں کو ملکی انتظامیہ میں نمائندگی دیے جانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے سوڈانی نے کہا عراق، شام میں منتقلی کے مرحلے کو سنبھالنے کے ذمہ داروں سے باتوں کی نہیں بلکہ عملی کاروائیوں کی توقع رکھتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی بھی فریق کو شام کی سرزمین پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے اور اسے خطے کی سلامتی اور استحکام کے لیے خطرہ تصور کیا جائے۔ امریکی وزیر خارجہ بلنکن نے بھی اس بات پر زور دیا کہ شامی عوام کی ترجیحات کا احترام کرنے اور شامی عوام کے ارادے اور اس کے تمام طبقوں کی نمائندگی کرنے والی ایک جامع حکومت کے قیام کے زیر مقصد ان کا ملک عراق سے متفق ہے۔ بلنکن نے خطے میں عراق کے اہم شراکت دار کے طور پر ادا کیے جانے والے اہم کردار اور خطے میں موجودہ پیش رفت پر عراق کے ساتھ مشاورت کی اہمیت پر توجہ مبذول کرائی۔ وزیر بلنکن نے دہشت گرد تنظیم داعش کے خلاف بین الاقوامی اتحاد کے ارکان کے عراق کی سلامتی، خودمختاری اور استحکام کے عزم پر بھی زور دیا۔

یوروپی ملک کی طرف سے شامی پناہ گزینوں کو بڑی رقم کی پیشکش

ویانا، 14 دسمبر (یو این آئی) شام میں حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد آسٹریا حکومت نے ملک میں پناہ گزین شامیوں کو ایک ہزار یورو کے ساتھ وطن واپسی کی پیشکش کی ہے۔ اس حوالے سے آسٹریا کے چانسلر کارل نیہامر نے گزشتہ روز بشار الاسد حکومت کی معزولی سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ شام میں سیکورٹی کی صورتحال کا دوبارہ جائزہ لیا جائے تا کہ شامی پناہ گزینوں کی پر امن واپسی ممکن ہو سکے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ان کا کہنا تھا کہ جب تک یہ واضح نہیں ہوجاتا کہ شام کس سمت میں جا رہا ہے اس سے پہلے کسی کو زبردستی ملک سے بے دخل کرنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم آسٹریا حکومت کے ترجمان کا کہنا ہے کہ حکومت پناہ گزینوں رضا کارانہ وطن واپسی پر توجہ مرکوز کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی مزید شامی پناہ گزینوں کی درخواستوں کی کارروائی کو روک دیا گیا ہے جیسا کہ اس سے قبل 12 سے زائد یورپی ممالک نے بھی یہی طریقہ اپنایا ہے۔ واضح رہے کہ آسٹریا میں سب سے بڑی تعداد میں پناہ کی درخواست دینے والوں میں شامی پناہ گزین شامل ہیں، لیکن اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ "آسٹریا شامی شہریوں کو ایک ہزار یورو کا ’ریٹرن بونس‘ فراہم کرے گا جو پناہ گزین اپنے ملک واپس جانا چاہتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان یہ دیکھنا یہ ہے کہ کتنے شامی شہری آسٹریا حکومت کی اس پیشکش کو قبول کریں گے۔ قومی ایئر لائن آسٹریان ایئر لائنز نے مشرق وسطیٰ کے لیے پروازیں سیکورٹی خدشات کی وجہ سے معطل کردی ہیں اور مذکورہ بونس کی رقم ممکنہ طور پر سفری اخراجات بھی مکمل طور پر پورا نہیں کر سکے گی۔ واضح رہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے خانہ جنگی کا شکار رہنے والے ملکِ شام سے ہجرت پر مجبور 60 لاکھ شامی اس وقت پناہ گزینوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی جانب سے جاری رپورٹ کے مطابق 2011 میں بشار الاسد کے خلاف مہم کے وقت شام کی آبادی تقریباً 21 ملین تھی جس میں سے اب تک لاکھوں لوگ مارے گئے اور تقریباً 13 ملین لوگ مہاجرین بنے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ 2024 تک کم از کم 7.4 ملین شامی باشندے ملک میں بے گھر ہیں جب کہ شامی مہاجرین کی زیادہ تعداد یورپی ممالک میں ہے، ترکیہ میں 31 لاکھ 12 ہزار 683 شامی مہاجرین رجسٹرڈ ہیں۔

سینٹ کام کے سربراہ کوریلا نے اسرائیلی چیف آف اسٹاف ہیلیوی سے ملاقات کی

واشنگٹن، 14 دسمبر (یو این آئی) امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کے سربراہ جنرل مائیکل ایرک کوریلا نے اسرائیل کا دورہ کیا ہے اور چیف آف جنرل اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل ہرزی ہیلیوی اور دیگر دفاعی حکام کے ساتھ ملاقات کی ہے۔ سینٹ کام نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ سینٹرل کمان نے سوشل میڈیا پر کہا، "11-13 دسمبر کو، جنرل کوریلا نے اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) کے چیف آف اسٹاف، لیفٹیننٹ جنرل ہرزی ہیلوی کی دعوت پر اسرائیل کا دورہ کیا۔" لیفٹیننٹ جنرل ہیلیوی اور محکمہ دفاع کے حکام سے ملاقات کے علاوہ، جنرل کوریلا نے اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز، آئی ڈی ایف شمالی کمان کے کمانڈر میجر جنرل اوری گورڈین اور اسرائیلی فضائیہ کے کمانڈر میجر جنرل ٹومر بار سے ملاقات کی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بات چیت میں علاقائی سلامتی کے مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی، بشمول شام میں جاری صورتحال اور دیگر اسٹریٹجک اور علاقائی خطرات کے خلاف تیاری۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر کوریلا نے لبنان کی موجودہ صورتحال اور اسرائیل اور لبنان کے درمیان دشمنی کے مستقل خاتمے کے لیے جاری کوششوں کے بارے میں "گہری تفہیم حاصل کرتے" کے لیے شمالی کمان کے ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا۔

اسرائیل کی سکیورٹی کابینہ نے نومبر کے آخر میں لبنانی تحریک حزب اللہ کے ساتھ امریکی ثالثی میں جنگ بندی کی منظوری دی تھی۔ اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے وضاحت کی کہ ایرانی خطرے پر توجہ مرکوز کرنے اور غزہ کی پٹی میں حماس کو تنہا کرنے کے لیے جنگ بندی کی ضرورت تھی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر حزب اللہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو اسرائیل اس کے خلاف دوبارہ کارروائیاں شروع کر دے گا۔ شامی مسلح اپوزیشن نے 8 دسمبر کو شام کے دارالحکومت دمشق پر قبضہ کر لیا تھا۔ روسی حکام نے کہا ہے کہ شام کے صدر بشار اسد نے شامی تنازعے کے شرکاء سے مذاکرات کے بعد صدارت سے استعفیٰ دیا تھا اور شام سے نکلنے پر انہیں روس میں سیاسی پناہ دی گئی تھی۔ محمد البشیر کو 10 دسمبر کو ادلب میں قائم انتظامیہ نے ہیئۃ تحریر الشام اور دیگر اپوزیشن گروپوں کے ذریعے عبوری وزیر اعظم نامزد کیا تھا۔ بعد میں انہوں نے اعلان کیا کہ ایک عبوری حکومت تشکیل دی گئی ہے اور مارچ 2025 تک برقرار رہے گی۔

خالد مشعل کے بھائی کو 20 سال بعد امریکی جیل سے رہائی مل گئی

واشنگٹن، 14 دسمبر (یو این آئی) حماس رہنما خالد مشعل کے سوتیلے بھائی کو 20 سال کے طویل عرصے بعد امریکی جیل سے رہا کردیا گیا۔ عرب میڈیا کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ حماس رہنما خالد مشعل کے سوتیلے بھائی مفید عبدالقادر مشعل کو حماس کی مالی امداد میں معاونت کے الزام میں سزا سنائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مفید مشعل کے علاوہ 4 فلسطینی نژاد امریکی شہریوں کو بھی سخت قید کی سزائیں سنائی گئی تھیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سزا پانے والوں میں حماس کے نائب سربراہ موسیٰ ابو مرزوق کے رشتہ دار محمد الزین بھی شامل تھے۔ واضح رہے کہ امریکی حکام نے مفید عبدالقادر مشعل کی رہائی کی تاحال تصدیق یا تردید نہیں کی۔ اس سے قبل شام کے دارالحکومت دمشق کے نزدیک ایک امریکی شہری ملا ہے جس کے بارے میں قیاس تھا کہ اس کا تعلق شعبہ صحافت سے ہے لیکن اب اس کی حقیقت سامنے آگئی۔ رپورٹ کے مطابق اس سے قبل میڈیا میں رپورٹ کیا گیا تھا کہ یہ وہی جرنلسٹ ہے جو 12 سال پہلے شام میں پکڑ کر قید کردیا گیا تھا۔ گذشتہ روز مذکورہ امریکی شہری کے ملنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس کا نام ٹراوسٹ ٹائمر مین ہے اور نہ ہی یہ کوئی صحافی ہے، ایک مقامی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ٹیمر مین کو اردن منتقل کردیا گیا ہے اور وہ اس وقت محکمہ خارجہ کے اہلکاروں کے پاس موجود ہے۔ قبل ازیں ٹائمر مین نے ’العربیہ‘ سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ 7 ماہ پہلے مذہبی تبلیغی مشن پر شام آیا تھا۔ تب بشار حکومت نے جیل میں ڈال دیا تھا۔ مذہب کی خاطر خطرہ مول لے کر شام پہنچنے والے اس امریکی شہری نے بتایا کہ قتہ لبنان کی طرف سے شام میں غیر قانونی طور پر داخل ہوا تھا اس کے پاس شام میں داخل ہونے کا اجازت نامہ نہیں تھا۔

امریکی وزیر خارجہ غیر اعلانیہ دورے پر عراق پہنچ گئے

بغداد، 14 دسمبر (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ انتونی بلنکن غیر اعلانیہ دورے پر عراق پہنچ گئے جہاں انہوں نے عراقی وزیر اعظم سے ملاقات کی ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے عراقی وزیر اعظم محمد شیاع السوڈانی سے ملاقات کی، ملاقات میں شام کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ انٹونی بلنکن نے کہا کہ شامی اقلیتوں کی حمایت کرتے ہوئے ملک کے تمام دھڑوں پر مشتمل حکومت کی تشکیل ضروری ہے، عراق کو اپنی خودمختاری کے استحکام پر توجہ دیتے ہوئے داعش کو دوبارہ سر اٹھانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے مزید کہا کہ شام کو سابقہ حکومت کے اثرات سے نجات دلانے کے لئے خطے کے ممالک کو اس ملک کے عوام کی مدد کرنی ہوگی۔ خیال رہے کہ بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد انتونی بلنکن مشرق وسطیٰ کے دورے پر ہیں، اور اس دورے میں عراق ان کی آخری منزل تھی۔

دمشق سے ملنے والے امریکی شہری کے بارے میں اہم انکشاف

دمشق، 14 دسمبر (یو این آئی) شام کے دارالحکومت دمشق کے نزدیک ایک امریکی شہری ملا ہے جس کے بارے میں قیاس تھا کہ اس کا تعلق شعبہ صحافت سے ہے لیکن اب اس کی حقیقت سامنے آگئی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس سے قبل میڈیا میں رپورٹ کیا گیا تھا کہ یہ وہی جرنلسٹ ہے جو 12 سال پہلے شام میں پکڑ کر قید کر دیا گیا تھا۔ گذشتہ روز مذکورہ امریکی شہری کے ملنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس کا نام ٹراوسٹ ٹائمر مین ہے اور نہ ہی یہ کوئی صحافی ہے، ایک مقامی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ٹیمر مین کو اردن منتقل کر دیا گیا ہے اور وہ اس وقت محکمہ خارجہ کے اہلکاروں کے پاس موجود ہے۔ قبل ازیں ٹائمر مین نے ’العربیہ‘ سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ 7 ماہ پہلے مذہبی تبلیغی مشن پر شام آیا تھا۔ تب بشار حکومت نے جیل میں ڈال دیا تھا۔ مذہب کی خاطر خطرہ مول لے کر شام پہنچنے والے اس امریکی شہری نے بتایا کہ قتہ لبنان کی طرف سے شام میں غیر قانونی طور پر داخل ہوا تھا اس کے پاس شام میں داخل ہونے کا اجازت نامہ نہیں تھا۔ امریکی شہری نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ 2012 سے گرفتار شدہ امریکی صحافی آسٹن ٹائس کا کیا معاملہ ہے اور وہ کہاں ہے۔ امریکی شہری ٹائمر مین کا مزید کہنا تھا کہ میں ایک مسیحی ہوں اور میں شام میں اپنے مذہبی دورے کے سلسلے میں آیا تھا۔ اس دوران مجھے قید تو کیا گیا لیکن کوئی برا سلوک نہیں کیا گیا۔ ادھر آسٹن ٹائس کی والدہ نے پچھلے ہفتے کہا کہ انہیں امریکی حکومت کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا بیٹا شام میں زندہ ہے اور اسے اچھے ماحول میں رکھا گیا ہے۔ خیال رہے آسٹن ٹائس ایک فری لانس فوٹو جرنلسٹ ہیں اور وہ بین الاقوامی خبر رساں ادارے ’اے ایف پی‘ سے وابستہ ہیں۔ آسٹن ٹائس کے بارے میں اس کی گرفتاری سے اب تک بہت کم معلومات باہر آسکی ہیں۔ جب اسے 14 اگست 2012 کو گرفتار کیا گیا تھا تو اس کی عمر 31 سال تھی۔ لیکن تب سے اب تک نہیں معلوم کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے۔

فرانسوا بائرو فرانس کے نئے وزیر اعظم نامزد ہو گئے

پیرس، 14 دسمبر (یو این آئی) مائیکل بارنیئر کے مستعفی ہونے کے بعد فرانس کے صدر میکرون نے نئے وزیر اعظم کے طور پر سینٹرسٹ فرانکوئس بیرو کو نیا وزیر اعظم نامزد کیا ہے۔ فرانکوئس بیرو ایک سینئر سیاست دان ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق نامزد وزیر اعظم فرانسوا بائرو نے آج علی الصبح ایلیسی پیلس میں فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون سے ملاقات کی۔ 73 سالہ ڈیموکریٹک موومنٹ گروپ کے رہنما کے طور پر وہ صدر میکرون کے ساتھ اتحاد میں ایک اہم شراکت دار ہیں اور کئی دہائیوں سے فرانسیسی سیاست میں ایک معروف شخصیت ہیں۔ فرانس کے صدر میکرون کا کہنا ہے کہ مسٹر بائرو پر نئی حکومت کی تشکیل کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ فرانسیسی حکومت گزشتہ ہفتے اس وقت ختم ہوگئی تھی جب سابق وزیر اعظم مائیکل بارنیئر تحریک عدم اعتماد کے نتیجے میں عہدے سے فارغ ہو گئے تھے۔ اس سے قبل امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے داماد جیرڈ کشنر کے والد چارلس کشنر کو فرانس میں امریکی سفیر مقرر کر دیا۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ انہوں نے چارلس کشنر کو فرانس میں سفیر کے لیے منتخب کرلیا ہے۔ چارلس کشنر ایک رئیل اسٹیٹ ڈویلپر اور جیرڈ کشنر کے والد ہیں جو ان کی بیٹی ایوانکا ٹرمپ کے شوہر ہیں، چارلس کشنر نے ٹیکس چوری کے الزام میں ایک سال جیل کاٹی بعد ازاں ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت صدارتی کے اخری ایام میں انہیں معاف کر دیا تھا۔ امریکی نومنتخب صدر ٹرمپ نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹروتھ سوشل پر ایک پیغام میں مسٹر کشنر کو ایک زبردست تاجر، انسان دوست رہنما اور ڈیل میکر قرار دیا انہوں نے امید ظاہر کی کہ مسٹر کشنر مستقبل میں ملکی مفادات کی نمائندگی کرنے والے ایک مضبوط وکیل ہوں گے۔

کانگریس نے کیا 18 دسمبر کو اسمبلی کا گھیراؤ کرنے کا اعلان

ریاستی ایگزیکٹو کے سبکدوش ہونے والے عہدیداروں، سابق ارکان پارلیمنٹ، سابق ایم ایل ایز اور دیگر عوامی نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرکے تحریک کی کامیابی کی حکمت عملی تیار کی گئی

لکھنؤ۔ 18 دسمبر کو ہونے والے اسمبلی گھیراؤ کو لے کر کانگریس پوری طرح سے سرگرم ہوگئی ہے۔ ریاست کے تمام اضلاع میں مبصرین کو سابق ایم ایل اے کو متعلقہ ضلع سے آنے والے لوگوں سے جوڑنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اس حکمت عملی کے ذریعے کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے دو مقاصد حاصل کیے ہیں۔ ایک طرف احتجاج کو کامیاب بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ بھیڑ جمع کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں، وہیں دوسری طرف متعلقہ سابق ایم ایل اے کو بھی سرگرم ہونے اور اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ ریاست میں عوامی ہراسانی، بجلی کی نجکاری اور خواتین پر مظالم وغیرہ کا الزام لگاتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے 18 دسمبر کو اسمبلی کا گھیراؤ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جمعہ کو ریاستی ایگزیکٹو کے سبکدوش ہونے والے عہدیداروں، سابق ارکان پارلیمنٹ، سابق ایم ایل ایز اور دیگر عوامی نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرکے تحریک کی کامیابی کی حکمت عملی تیار کی گئی۔ ہفتہ کو تمام 75 اضلاع میں اسمبلی کے محاصرے کے لیے مبصرین کا اعلان کیا گیا۔ مبصرین میں سابق ایم ایل اے، سابق ایم ایل سی اور سابق وزراء کو ذمہ داری دی گئی ہے۔ کانگریس

کے سبکدوش ہونے والے ریاستی جنرل سکریٹری تنظیم انیل یادو نے کہا کہ اس مظاہرے کے ذریعے کسانوں، نوجوانوں، مزدوروں اور سنبھل کے متاثرین کے سوالات حکومت سے پوچھے جائیں گے۔ یہ مظاہرہ بی جے پی کی غلط حکمرانی کے خلاف ہے کیونکہ عوام اب حساب مانگ رہے ہیں۔ کانگریس کارکنان عوام کے اس سوال کو اٹھانے کے لیے سڑکوں پر اتریں گے۔ ریاستی صدر اجے رائے کی طرف سے جاری کردہ فہرست میں مبصرین کو ان کا آبائی علاقہ نہیں دیا گیا ہے۔ بلکہ پڑوسی اضلاع کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس میں لکھنؤ کی ذمہ داری سابق ایم ایل اے ستیش اعظمی، بارہ بنکی کے سابق وزیر راج بہادر، کانپور کے سابق وزیر نکول دوبے، وارانسی کے سابق ایم ایل اے اجیتا بھا انیل دوبے، پریاگ راج کے سابق ایم ایل اے گیادین انورگی، امبیڈکر نگر کے سابق ایم ایل اے مسعود، سابق ایم ایل اے سریندر سنگھ، بھدوہی کے سابق ایم ایل اے ندیم جاوید، بجنور کے سابق وزیر حاجی عمران قریشی، فتح پور کے سابق وزیر سریندر وکرم۔ سنگھ، جھانسی کے سابق وزیر پردیپ جین، جونپور کی ذمہ داری سابق ایم ایل سی دیپک سنگھ کو دی گئی ہے۔ اسی طرح دیگر اضلاع میں بھی سابق ایم ایل اے اور سابق ایم ایل سی کو بطور مبصر بھیجا گیا ہے۔

انجینئر خودکشی معاملے میں بیوی سمیت 4 نے داخل کی ضمانت کی عرضی

جونپور:14 دسمبر (یو این آئی) اپنی بیوی اور اس کے کنبے والوں سے متاثرہ ہوکر بنگلورو میں انجینئر اتل سبھاش کے خودکشی معاملے میں اب ملزم سسرال والوں کو گرفتاری کا ڈر ستا رہا ہے۔ واقعہ کے سامنے آنے کے بعد رات کی تاریکی میں فرار ہوتے ملزمین نے 12 دسمبر کو الہ آباد ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت عرضی داخل کی ہے۔ آفیشیل ذرائع کے مطابق متوفی کے بھائی وکاس نے 09 دسمبر کو بنگلورو کے مراتھاہلی تھانے میں مقدمہ درج کرایا۔ اس معاملے میں مطلوب متوفی کی بیوی نکیتا و اس کے کنبے کے افراد کو تھانے میں حاضر ہونے کے لئے بنگلورو پولیس نے تین دن کا نوٹس دیا ہے۔ جمعرات کو بنگلورو پولیس جونپور پہنچی۔ ممکنہ اس بات کی جانکاری نکیتا و اس کے کنبے کو تھی۔ اسے دیکھتے ہوئے اسی دن کنبے نے وکیل اجے سنگھ کے ذریعہ سے ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت کے لئے عرضی داخل کی ہے۔ انجینئر اتل سبھاش کی خودکشی معاملے میں اس کے چھوٹے بھائی وکاس کے ذریعہ اس کی بھابھی نکیتا سنگھانیا، ساس نشا سنگھانیا، سالے انوراگ سنگھانیا و نکیتا کے چچا سشیل سنگھانیا کے اوپر بنگلورو میں مقدمہ درج کرایا ہے۔ اس معاملے میں پیشگی ضمانت کے لئے نکیتا و سبھی ملزمین نے الہ آباد ہائی کورٹ میں جمعرات کو ضمانت عرضی داخل کی ہے۔

گورنر کو فریق بنا کر شرارتی نوجوان نے راج بھون کو فرضی نوٹس بھیجا

لکھنؤ:14 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں وراثت کے معاملے میں ایک شرارتی نوجوان نے گورنر کو فریق بنا کر راج بھون کو فرضی نوٹس بھیج دیا۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب فائل راج بھون سے کلکٹریٹ پہنچی۔ گورنر نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کارروائی کا حکم دیا تو ہنگامہ برپا ہوگیا۔ تحصیل ملیح آباد میں میرا پال بمقابلہ گرام سبھا کا وراثت کا معاملہ تحصیلدار کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ 11 نومبر کو کسی شرارتی شخص نے راج بھون کو نوٹس بھیج کر گورنر کو فریق بنایا۔ تحصیلدار وکاس سنگھ کے مطابق شرارتی شخص نے ایک عام نوٹس بنا کر عدالت کی مہر اور تحصیلدار کے وکیل کے دستخط فرضی بنا کر اپیشو کی تاریخ 29 اکتوبر اور پیشی کی تاریخ 8 نومبر لکھی اور اس سے سپیڈ پوسٹ کردی۔ 11 نومبر کو لکھنؤ سے راج بھون۔ جبکہ گورنر وراثت کے مقدمے میں فریق نہیں ہیں۔ ریونیو کوڈ 2006 کے نفاذ کے بعد سیکشن 34 میں مقدمہ درج ہونے کے بعد فریقین کو کمپیوٹرائزڈ نوٹس بھیجا جاتا ہے۔ تحصیلدار کا کہنا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ یہ حرکت کس نے کی ہے۔ ایس ڈی ایم ملیح آباد سوربھ سنگھ کے مطابق تحصیل سے ایسا کوئی نوٹس (اشتہار) نہیں بھیجا گیا ہے۔ عدالت کی مہر اور دستخط فرضی بنا کر کسی نامعلوم شخص نے فرضی نوٹس تیار کرکے لکھنؤ سے اسپیڈ پوسٹ کیا ہے۔ تاکہ تحصیل کے امیج کو داغدار کیا جاسکے۔ راج بھون سے کلکٹریٹ کا خط ابھی تک ملیح آباد نہیں پہنچا ہے۔ تفتیش کی جارہی ہے۔ ایسا کام کرنے والے کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

نامعلوم افراد نے کیا وندے بھارت ایکسپریس پر پتھراؤ

لکھنؤ دہرادون لکھنؤ میں ہفتہ کو نامعلوم افراد نے وندے بھارت ایکسپریس پر پتھراؤ کیا۔ یہ ٹرین دہرادون سے لکھنؤ آرہی تھی۔ پتھراؤ سے وندے بھارت ٹرین کے ایک ڈبے کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ وی آئی پی ٹرین پر پتھراؤ سے ٹرین کے اس کوچ میں بیٹھے مسافر خوفزدہ ہوگئے۔ معلومات کے مطابق ٹرین پر پتھراؤ کا واقعہ مرادآباد ڈویژن کے علاقے میں پیش آیا۔ وندے بھارت ٹرین پر پتھراؤ کے بعد جی آر پی اور آر پی ایف کی ٹیمیں تحقیقات میں مصروف ہیں۔ جب ٹرین کاکوری کے قریب پہنچی تو لکھنؤ ڈویژن کے آر پی ایف کو اس واقعہ کا علم ہوا۔ ریلوے اسکواڈ ٹیم نے اس معاملے کی اطلاع آر پی ایف کو دی تھی۔ آر پی ایف کی جانچ کے بعد پتہ چلا کہ وندے بھارت ٹرین 22546 گزشتہ جمعہ کی رات تقریباً 10.20 بجے عالم نگر اسٹیشن پہنچی۔ اس کے بعد ٹرین تقریباً 10.23 بجے اسٹیشن سے چارباغ کے لیے روانہ ہوئی۔ جانچ میں پتہ چلا ہے کہ لکھنؤ ڈویژن سے پہلے مرادآباد ڈویژن میں ٹرین پر کسی نے پتھر پھینکا تھا۔ جانچ کے بعد پتہ چلا کہ پتھر رات 9.15 بجے کے قریب ٹرین پر لگا۔ جس کی وجہ سے کھڑکی نمبر 34 کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ لکھنؤ ڈویژن میں پیش نہیں آیا۔ مرادآباد میں واقعہ ہونے کا امکان ہے۔ دوران تفتیش مسافر جبار احمد نے بتایا کہ 34 نمبر کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ یہ واقعہ عالم نگر پہنچنے سے پہلے پیش آیا۔ فی الحال ریلوے کے ساتھ ساتھ آر پی ایف اور جی آر پی بھی معاملے کی گہرائی سے تفتیش میں مصروف ہیں۔

قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت: مولانا جہانگیر عالم قاسمی

کٹرہ اعظم بیگ نزد لال مسجد بلوچ پورہ میں درس قرآن کا انعقاد

لکھنؤ ۱۴ر دسمبر (پریس ریلیز) الحاج صوفی محمد نور اللہ صدیقی جانشین مرحوم صوفی انعام اللہ صدیقی کے زیر انتظام سلسلہ وار 15 روزہ درس قرآن کی نشست کا انعقاد گزشتہ شب محمد نور اللہ صدیقی کے مکان 262/53 کے بغل میں شاہراہ عام پر کٹرہ اعظم بیگ، بلوچ پورہ میں کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا جہانگیر عالم قاسمی صدر فلاح دارین نے قرآن کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا قرآن کریم کی آیتوں میں ایسی تاثیر ہے جو دلوں کو اپنی طرف مائل کرلیتی ہے، کان خود بخود اس کے سننے پر مجبور ہوجاتے ہیں اس کی زبان آسان و شیریں اور نہایت پر اثر ہے۔ انہوں نے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا "بے شک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ان مومنین کو بشارت دیتا ہے جو صالح عمل کرتے ہیں کہ بے شک ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔"

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن کریم کو تبرک وزینت کے طور پر رکھنے کے بجائے اس کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا اور کمربستہ ہوں، اس کی تلاوت کریں، اس کے احکام وقوانین کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ قرآن کی تعلیمات ہی ہمیں ناکامیوں سے نکال کر دونوں جہاں میں کامیاب کرسکتی ہے۔ اخیر میں مولانا نے پروگرام کے کنوینر الحاج محمد نور اللہ صدیقی صاحب کی ستائش کرتے ہوئے کہا موصوف بڑے پیمانے پر قرآن کی نشرواشاعت کر رہے ہیں جو قابل تحسین ہے۔ اس کا اجر ان کو اللہ ہی دے سکتا ہے۔

کیریئر کاؤنسلنگ ورکشاپ میں طالبات کو کیریئر ٹپس دیئے گئے

دیوبند 14/ دسمبر (ایچ ایف خان) آئی آئی ایم ٹی کالج میں جاری دو روزہ کیریئر کاؤنسلنگ ورکشاپ میں طالبات کو کیریئر ٹپس دیئے گئے، کیریئر ورکشاپ میں نواز گرلز پبلک اسکول دیوبند، آریہ گرلز انٹر کالج اور ہندو گرلز انٹر کالج سہارنپور کی طالبات نے شرکت کی۔ منعقدہ ورکشاپ میں ادارہ کی ڈائرکٹر ڈاکٹر انجو الیا نے ابھرتے ہوئے کیریئر کے رجحانات اور مواقع پر ایک جامع پریزنٹیشن پیش کیا، خاص طور پر سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ، کاروبار اور ہنر کی ترقی کے شعبوں پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے طالبات کو موجودہ مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق اپنے کیریئر (STEM) انجینئرنگ اور ریاضی کے راستوں کے انتخاب کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹر نیہا اور ادیت چوہان نے بتایا کہ اس پروگرام کا مقصد طالبات کو بہتر کیریئر کے فیصلے کرنے کے لیے ضروری معلومات اور رہنمائی فراہم کرنا ہے۔

حضرت ام البنینؑ مادر عباسؑ کی یاد میں مجالس کا انعقاد

لکھنؤ لشکر حسینی کے علمدار حضرت ابو الفضل العباسؑ کی ماں جن اب ام البنین کی یاد میں ہفتہ کو لشکر کے الگ الگ امام باڑوں میں مجلسوں کا انعقاد ہوا۔ مجلسوں میں علماء و ذاکرین نے جناب ام البنین کی فضیلت اور عظمت بیان کی۔ حسین آباد واقع چھوٹے امام باڑے میں الوصی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تین روزہ مجالس کی دوسری مجلس کو مولانا شاہد رضا رضوی نے خطبا کیا۔ مولانا نے حضرت عباس کی ماں جناب ام البنین کی عظمت اور فضیلت بیان کی۔ مولانا نے کہا کہ جناب ام البنین جب در سیدہ پر آئیں تو پہلے در کو چوما پھر گھر میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے فاطمہ نہ کہو میں اس گھر میں کنیز بن کر آئی ہوں۔ مولانا نے کہا کہ جناب ام البنین نے اپنی چاروں اولادوں کی بہترین تربیت کی خاص کر حضرت عباسؑ، جنہوں نے امام حسینؑ کو زندگی بھر آقا اور خود کو ان کا غلام کہا۔ اتوار کو ہونے والی آخری مجلس کو مولانا شاہد رضا رضوی خطاب کریں گے۔ سعادت گنج کے منصور نگر واقع امام باڑہ ام البنین میں ہوئی مجلس کو مولانا غلام حسین صدف جونپوری نے خطاب کیا۔ مجلس کو خطبا کرتے ہوئے انہوں نے حضرت علیؑ سے نکاح کے بعد در سیدہ پر آنے کا منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ وفاؤں کے سمندر حضرت عباسؑ کی ماں کا نام ہے ام البنین۔

یوم مادر عباسؑ آج

اتوار کو سعادت گنج کے رستم نگر واقع درگاہ حضرت عباسؑ میں یوم مادر عباس منایا جائے گا۔ درگاہ میں رات ساڑھے 8 بجے ہونے والی مجلس کو مولانا میثم زیدی خطبا کریں گے۔ اسی طرح اتوار کو ٹھاکر گنج کے مفتی گنج واقع کوئے دان کی بغیہ قبرستان واقع امام بارہ میں مجلس ہوگی۔ امام بارہ بہشت زہرا میں دوپہر 3 بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا اعجاز مہدی خطاب کریں گے۔

مجلس چہلم آج

مرحوم افروز عالم کے ایصال ثواب کے لئے اتوار کو مجلس چہلم ہوگی۔ سعادت گنج کے حسن پوریہ واقع امام باڑہ ابوطالب میں صبح 10 بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا صدف عباس نقوی خطاب کریں گے۔ خواتین کی مجلس صبح 10 بجے مرحوم کے گھر پر ہوگی۔ جسے مولانا سیف عباس نقوی خطاب کریں گے۔

خواتین کی مجلس صبح 10 بجے مرحوم کے گھر پر ہوگی۔ جسے ذاکرہ خواہر تبسم خطاب کریں گی۔

مجلس دیسہ آج

مرحوم ریاض علی رضوی اور مرحومہ رئیس فاطمہ شمیم جہاں کے ایصال ثواب کے لئے اتوار کو مجلس دیسہ ہوگی۔ مرحوم کے لڑکے حسن ریاض و حسین ریاض رضوی اور داماد فوٹوگرافر نجم الحسن نے بتایا کہ سعادت گنج واقع روضہ کاظمین میں اتوار کی صبح 10 بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا زاہد احمد رضوی خطاب کریں گے۔

عوام الناس میں سماجی بیداری کے لئے محمد عباد کی پیدل مارچ آج سے

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) سماجوادی پارٹی کے نوجوان لیڈر محمد عباد نے بے جا رسم و رواج اور معاشرتی برائیوں کے خلاف ایک بڑی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ محمد عباد نے بے جا رسم رواج ہٹاؤ، راحت پاؤ، کا نعرہ دیتے ہوئے 15 دسمبر سے پیدل مارچ کا اعلان کیا ہے۔ جس کی تیاریاں کافی زور شور سے ہورہی ہے۔ سمن پور تھانہ حلقہ کے گاؤں کنگھر کمال کے باشندے محمد عباد سماج میں پھیلی برائیوں کے تئیں فکرمند رہتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے غم وخوشی کے مواقع پر غیر ضروری رسومات کے خلاف تحریک کی شروعات کردی ہے۔ انہوں نے 15 دسمبر بروز اتوار کو عوام الناس میں بیداری لانے کے لئے پیدل مارچ کرینگے۔ اس دوران محمد عباد سلطان گڑھ، داؤد پور، سمن پور، مچھلی گاؤں، گومن پور، شریف پور، بڑے پور سمیت ضلع کے تمام گاؤں کا دورہ کرینگے۔

مساجد، مدارس و دینی درگاہوں سے انسانیت کا فروغ وابستہ ہے: سید حمزہ

گورکھپور، مساجد، مدارس و دینی درگاہوں سے صرف اسلامی روایات ہی نہیں بلکہ انسانی قدروں کا فروغ بھی وابستہ ہے، ان مقامات سے ہمیشہ عدل، احسان وبھلائی کا پیغام دیا گیا ہے، مسجدوں سے خطیب ہر جمعہ کو بھلائیوں پر عمل کرنے و برائیوں سے رک جانے کا پیغام دیتا ہے، مسجدیں صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ نہیں بلکہ انسانی قدروں کی پناہ کا مقام ہے، مسجدیں بنانا و اسے آباد کرنا انبیا کرام کا طریقہ ہے، اپنے اپنے علاقہ کی مسجدوں کو اللہ و رسول کے ذکر، دینی تعلیم و سجدوں سے آباد کریں۔ یہ باتیں صالح پور سے آئے سید محمد حمزہ اشرف نے بطور مہمان خصوصی کچی باغ قبرستان اتری گیٹ، گھوسی پور میں منعقد جلسہ غوث الوری کے ذریعے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مدارس کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدرسوں کو جدید تعلیم سے جوڑنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ تعلیمی میدان مزید قوت کے ساتھ اپنے قدم آگے بڑھائیں، تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی تہذیب سے وابستہ رہنا بھی نہایت اہم ہے، اسلامی تہذیب و روایات کی پابندی کے ساتھ تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے میں دینی مدارس اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ مدارس طلبا کی رہنمائی کے لیے خاص ہیں جب کہ درگاہیں عوام کی تربیت کا مرکز مانی جاتی تھیں، لیکن دینی و شرعی تقاضوں و مصلحتوں سے دوری نے درگاہوں کا نظام درہم برہم کرکے رکھ دیا ہے، درگاہوں کو اپنے اسلاف کی فکر سے وابستہ ہونا ہوگا تاکہ ایک بار پھر وہ عوام کی فکری وعملی اصلاح کا مرکز بن سکیں۔ بالآخر صلاۃ وسلام پڑھ ملک میں امن و امان کی دعائیں مانگی گئیں، لنگر غوثیہ و شیرینی تقسیم ہوئی، جلسہ میں حافظ افضل برکاتی، سید محمد کاشف، سید شجاعت، احمد عاطف، شہاب الدین، ندیم احمد، حسین احمد، قاصد رضا اسمٰعیلی وغیرہ موجود رہے۔

ہنسوار میں شاندار کل ہند مشاعرہ کا انعقاد

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اتر پردیش اردو اکیڈمی اور ساحل ایجوکیشنل سوسائٹی کے اشتراک سے 13 دسمبر بروز جمعہ کی شب 30-09 بجے ٹانڈہ تحصیل کے ہنسوار میں ریاست کی دوسری سرکاری زبان اردو اور قومی یکجہتی کے فروغ میں ایک شاندار کل ہند مشاعرہ کا انعقاد ریٹائرڈ ڈپٹی ایس پی مسٹر واصل کی صدارت میں کیا گیا۔ جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر باسکھاری بلاک پرکھ سنجے سنگھ شرکت کیا۔ اس مشاعرہ میں جونپور سے تشریف فرما مشہور و معروف شاعر غیبی جونپوری کی نظامت میں باقاعدہ شعر وشاعری کے دور کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ڈاکٹر عنا دہلوی، کویتا شاہین مدھیہ پردیش، شگفتہ انجم لکھنؤ، جمیل خیر آبادی، خورشید حیدر، ناصر فراز، زینت مرادآبادی، کریم الدین سدھارتھ نگر، عمران فیض ناگپوری، مظہر جمال جمالپوری، سلیم دریاپوری سمیت تمام نامور شعراء وشاعرات نے اپنے قطعات وغزل کے ذریعے فکری کلام پیش کرتے ہوئے سامعین کے دلوں میں اتر کر بھرپور داد تحسین حاصل کی۔ مشاعرہ کو کامیاب بنانے میں جلال صدیقی، جاوید صدیقی ایڈووکیٹ، سمیع اللہ صدیقی، ضیاء الحق وغیرہ نے اہم کردار ادا کیا۔

ٹیچر، طلبہ اور افسران کو اعزاز سے کیا سرفراز

وزیر سندیپ سنگھ کا ٹیچروں سے نئے تجربات کرنے کا مشورہ، بچوں کے تجسس کو پُرامن کرنے پر دیا زور

لکھنؤ 14 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں ہفتہ کو ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ بنیادی تعلیم کے وزیر مملکت (آزاد چارج) سندیپ سنگھ نے پروگرام میں شرکت کی۔ انہوں نے اچھے کام کرنے والے ٹیچروں، طلباء اور تعلیمی افسران کو اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر بنیادی تعلیم کے وزیر مملکت (آزاد چارج) سندیپ سنگھ نے اساتذہ سے کہا کہ وہ نئے تجربات کرنے پر زور دیں۔ ہر سال ایک نیا ہدف مقرر کریں اور ٹیکنالوجی کا بہتر استعمال کرتے ہوئے طلباء کو پڑھائیں۔ بچوں کے ہر سوال کا جواب دیں۔ اگر نہیں جانتے تو جان کر بتائیں لیکن بچوں کو گمراہ نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سات سالوں میں کونسل سکولوں کی تصویر بدل گئی ہے۔ اس سے پہلے یہاں باقاعدہ کلاسز نہیں ہوتی تھیں۔ اچھی تعلیم نہیں تھی۔ اب سکولوں کی تصویر بدل گئی ہے۔ آج ہمارے سکول کانونٹ اور انگلش سکولوں کو سخت مقابلہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے مانو سمپدا پورٹل اور اور سماج کی کتاب پر پانچ نئے ماڈیول بھی جاری کیے۔ پروگرام میں پرنسپل سکریٹری بنیادی تعلیم ایم کے ایس سندرم نے کہا کہ اب اسکولوں میں وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہر ٹیچر کو اپنے سکول کو ایک مثالی سکول بنانا چاہیے۔ پروگرام میں ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر آئی وی ایس راؤ نے کہا کہ یوپی اب اسکولی تعلیم میں دیگر ریاستوں کے لیے رہنما بن کر ابھرا ہے۔ پروگرام میں ڈائریکٹر جنرل اسکول ایجوکیشن کنچن ورما وغیرہ افسران اور اساتذہ موجود تھے۔

مویشی چوری کرکے ذبح کرنے والا ملزم گرفتار

دیوبند،14/ دسمبر (ایچ ایف خان) گائے چوری کر اس کو ذبح کرنے والے ملزمان کو پولیس نے گرفتار کرکے جیل بھیج دیا، واضح ہو کہ پانچ روز قبل گاندھی کالونی کے رہنے والے سوم پال کی گھیر میں بندھی گائے چوری ہوگئی تھی جس کے باقیات اگلے روز ایک کھیت میں پڑے ہوئے ملے تھے۔ مذکورہ معاملہ میں پولیس نے محلہ خانقاہ کے رہنے والے سونو عرف سلمان اور لبسواڑا کے رہنے والے سہیب کو گرفتار کرلیا، دونوں کے پاس سے مویشیوں کو کاٹنے کا سامان، ایک کار اور دو ہزار پانچ سو روپے نقد برآمد ہوئے ہیں، کوتوالی انچارج سنیل ناگر نے بتایا کہ دونوں ملزمان نے گائے چوری کر اس کو ذبح کرنے کا اعتراف کیا ہے، دونوں نوجوان مویشی چوری کرنے کے بعد ان کو ذبح کر کے گوشت فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں، دونوں ملزمان کو پوچھ گچھ کے بعد عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔

سنبھل اور جونپور ہی نہیں، یوپی کی کئی مساجد پر ہندوؤں کا دعویٰ

لکھنؤ:14 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش میں کئی مذہبی مقامات پر تنازعہ چل رہا ہے۔ سنبھل کی تاریخی مسجد کے تنازع نے ایک بار پھر مذہبی اور سماجی تنازعہ بڑھا دیا ہے۔ اس معاملے پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر اور مورخ ایم کے پنڈیر نے کہا کہ مسجد کی زمین کی ملکیت کو لے کر اٹھنے والے سوال نے نہ صرف مقامی لوگوں کو تقسیم کردیا ہے بلکہ عدالت اور انتظامیہ بھی اس سلسلے میں سرگرم ہوگئی ہے۔ معاملہ یہ تنازعہ مذہبی رواداری اور قانونی عمل کے درمیان توازن کے لیے ایک سنگین چیلنج بن گیا ہے۔ کیونکہ پہلے زمانے میں کسی بھی مذہبی مقام پر دوسرے مذہبی مقامات کا مواد استعمال کیا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے کسی بھی مذہبی مقام کا وجود جاننا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مورخ ایم کے پنڈیر نے اٹالہ مسجد جونپور کے تنازعہ پر کہا کہ جونپور کی قدیم مشینوں کی تاریخ اور ان کا فن تعمیر اپنے آپ میں انمول ہے۔ لیکن ان میں سے ایک مسجد کی ملکیت کے حوالے سے اٹھنے والے سوالات نے اسے تنازعے کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے۔ اس مسجد سے متعلق تصاویر اس کی شاندار تاریخ اور اس وقت جاری قانونی معلومات کا جائزہ پیش کرتی ہیں۔ لیکن اس مسجد سے ملنے والی باقیات سے پتہ چلتا ہے کہ جب یہ مسجد بنائی گئی تھی تو ایک مندر کی باقیات استعمال کی گئی تھیں۔ اب یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ مندر یہاں موجود تھا یا اس کے قریب۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر ایم کے پنڈیر نے کہا کہ مغل حکمران شاہ جہاں کا تعمیر کردہ تاج محل جسے محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے، ایک نئے تنازع کی وجہ بن گیا ہے۔ تاریخی حقائق اور مذہبی دعوؤں کے درمیان کھینچی گئی لکیروں نے اس عالمی ورثے کو بحث کا موضوع بنا دیا ہے۔ اب انتظامیہ اور عدلیہ کو بھی اس معاملے کو حل کرنے کا چیلنج درپیش ہے۔ اگر تاریخ کے صفحات پر بات کریں تو تاج محل میں کسی بھی قسم کے مندر کی باقیات کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملتی۔ اے ایم یو کے مورخ نے کہا کہ متھرا کی مقدس سرزمین پر واقع شری کرشن جنم بھومی اور شہید گاہ مسجد سے متعلق تنازعہ کا معاملہ عدالت میں زیر غور ہے۔ یہ مذہبی اور تاریخی ورثے کے درمیان کشمکش کی علامت ہے۔ ان مقامات کی تصاویر نہ صرف ان کی مذہبیت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ اس تنازعہ میں جھانکنے کا موقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ اس تنازع کو بھی تاریخ میں گہرائی میں جاکر مطالعہ کرنے سے ہی کسی نتیجے پر پہنچا جاسکتا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر نے کاشی گیانواپی تنازعہ پر کہا کہ وارانسی کے کاشی وشوناتھ مندر اور گیانواپی مسجد کے درمیان تنازعہ ہندوستان کی مذہبی وراثت اور امیدوں کے درمیان ایک پیچیدہ تصادم کی عکاسی کرتا ہے۔ ماضی اور حال کی بحثوں کا شاندار سنگم پیش کرتا ہے۔ جو کہ اپنے آپ میں بہت پیچیدہ مسئلہ ہے۔ ایسے تمام معاملات کو حل کرنے کے لیے تاریخ کی گہرائی میں جانا بہت ضروری ہے اور تاریخ کی گہرائی میں جاکر ان تاریخی ورثوں کی باقیات کا جائزہ لینے سے ہی کسی نتیجے پر پہنچا جاسکتا ہے۔ باقی عدالت اس پر اپنا حکم دے گی۔

تروینی شگر مل دیوبند نے 29 کروڑ 70 لاکھ روپے کسانوں کو ادا کئے

دیوبند،14/ دسمبر (ایچ ایف خان) تروینی شوگر مل یونٹ دیوبند نے موجودہ گنا سیزن میں 3 دسمبر تک خریدے گئے گنے کے لئے 29 کروڑ 70 لاکھ روپے کسانوں کو ادا کردئے ہیں، ضلع میں دیوبند مل کسانوں کو گنے کی بروقت ادائیگی میں پہلے نمبر پر بنی ہوئی ہے۔ مل کے یونٹ ہیڈ پشکر مشرا نے بتایا کہ 3 دسمبر تک خریدے گئے گنے کی 29 کروڑ 70 لاکھ روپے کی ادائیگی کی جاچکی ہے۔ پشکر مشرا نے بتایا کہ قواعد کے مطابق 14 دنوں کے اندر کسانوں کو ان کے گنے کی بقایہ رقم کی ادائیگی کی جاچکی ہے۔ انہوں نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مل میں صرف صاف جڑوں اور مٹی کے بغیر گنا لے کر آئیں اور کھیتوں میں نئے قسم کے گنے کی فصل لگائیں۔

جیتے جی نہ ہو سکے ایک ساتھ، لڑکے اور لڑکی نے اٹھایا ایسا قدم، امر ہوگئی محبت کی یہ داستان

دیوبند:14 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے دیوبند میں نقاب پوش لڑکیوں پر حملہ کے معاملے میں پولیس میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ الزام ہے کہ بائک پر سوار نوجوان کو ہندو کہہ کر حملہ کیا گیا۔ وہ اسے نہیں جانتی، صرف اس سے ہدایت مانگی۔ پولس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

جمعرات کو مسلم کمیونٹی کے کچھ لوگوں نے دو برقع پوش لڑکیوں اور ایک نوجوان کو اسلامیہ ڈگری کالج روڈ پر موٹر سائیکل پر سوار کو پکڑ لیا۔ موٹر سائیکل سوار کو ہندو کہہ کر لڑکیوں کے ساتھ مار پیٹ کر رہے ہیں۔ یہی نہیں، بھیڑ میں ایک شخص لڑکی کا ماسک اتار کر اس کی تصویر لے رہا تھا۔ جمعہ کو کسی نے اس کا ویڈیو سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کیا، متاثرہ لڑکی نے پولیس میں شکایت درج کرائی کہ کئی لوگوں نے بغیر کسی وجہ کے اس پر حملہ کیا اور اس کا نقاب اتار دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ موٹر سائیکل پر ایک نامعلوم شخص سوار تھا، جوان سے سہارنپور کا راستہ پوچھ رہا تھا۔ کچھ لوگ وہاں پہنچ گئے اور اس پر طرح طرح کا الزام لگاتے ہوئے اس کی پٹائی شروع کردی، پولس کا کہنا ہے کہ جانچ کی جارہی ہے، معاملے کا انکشاف ہونے پر کارروائی کی جائیگی۔

جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت وارنٹی گرفتار: جیل رسید

دیوبند،14/ دسمبر (ایچ ایف خان) جرائم پیشہ افراد کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت دیوبند پولیس نے مخبر کی اطلاع پر ایک وارنٹی کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق صبح کے وقت انہیں مخبر کے ذریعہ اطلاع ملی کہ دیوبند کے محلہ فولاد پورہ شاہ جی لال کا رہنے والا صابر ولد نہا عرف اقبال دیوبند سے کہیں باہر جانے کی فراق میں ہیں مخبر سے اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے صابر کو اس کے گھر سے گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سنیل ناگر نے بتایا کہ ملزم صابر کے خلاف 19/144 ... 307 اور 7 سی ایل ایکٹ کے تحت عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، عدالت نے ملزم کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کئے ہوئے تھے، ملزم کو گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا گیا ہے۔

مسجدوں کے سروے پر سپریم کورٹ کی پابندی

معصوم مرادآبادی

سپریم کورٹ نے مسجدوں کے نیچے مندر تلاش کرنے کی شرانگیز مہم پر فی الحال روک لگادی ہے۔گزشتہ جمعرات کو عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق ایکٹ مجریہ 1991 پر سماعت کرتے ہوئے ملک کی سب سے بڑی عدالت نے نچلی عدالتوں سے کہا ہے کہ "جب تک عبادت گاہ ایکٹ کا فیصلہ نہیں ہوجاتا، اس وقت تک کسی بھی عبادت گاہ کے خلاف نہ تو کوئی نئی عرضی قبول کی جائے اور نہ ہی کسی سروے کے احکامات جاری کئے جائیں۔" عدالت نے یہ بھی کہا ہے کہ اس قسم کے احکامات ان مقدمات میں بھی جاری نہ کئے جائیں جو عدالتوں میں زیرالتواء ہیں۔سپریم کورٹ کی اس اہم رولنگ کے بعد ملک میں مسجدوں کے خلاف فسطائی طاقتوں پر فی الحال روک لگ گئی ہے جو ہر روز ایک تاریخی مسجد کے نیچے مندر ڈھونڈنے کی سازش کررہے تھے۔اسی سازش کے دوران گزشتہ دنوں اترپردیش کے سنبھل شہر میں صورتحال خاصی بگڑ گئی تھی۔وہاں ایک مقامی عدالت نے پانچ سو سالہ قدیم شاہی جامع مسجد کے سروے کی درخواست پر جس عجلت میں سروے کے احکامات جاری کئے تھے، اس سے واضح ہوگیا تھا کہ نچلی عدالتیں شرپسندوں کے آلہ کار کے طور پر استعمال ہورہی ہیں۔سروے کے دوران جب وہاں مسلمانوں نے احتجاج کیا تو پولیس نے ان پر گولیاں برسائیں اور پانچ مسلم نوجوان شہید ہوگئے۔اس واقعہ نے پورے ملک میں ہیجان پیدا کیا اور غم وغصے کی اونچی لہریں اٹھنے لگیں۔بعد کو یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچا جس نے سنبھل کی نچلی عدالت کے فیصلے پر روک لگائی۔اسی وقت سے یہ آوازیں اٹھ رہی تھیں کہ جب ملک میں عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق قانون موجود ہے تو پھر اس قسم کی عرضیاں عدالتیں کیوں قبول کررہی ہیں۔

مسجدوں کے سروے کا سلسلہ دوسال قبل سابق چیف جسٹس کی اس زبانی رولنگ کے بعد شروع ہوا تھا جو انھوں نے بنارس کی گیان واپی مسجد کے سروے پر روک لگانے کے لیے دائر کی گئی ایک عرضی پر دی تھی۔انھوں نے کہا تھا کہ "عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون کسی عبادت گاہ کے اصل کردار کا پتہ لگانے سے نہیں روکتا۔ دراصل چندر چوڑ کی یہ زبانی رولنگ شرپسندوں اور مسلم دشمن طاقتوں کے لیے ایک نظیر بن گئی اور وہ تاریخی مسجدوں کے نیچے مندروں کی تلاش میں نکل پڑیں۔نچلی عدالتوں نے جسٹس چندر چوڑ کے "زبانی جمع خرچ" کو نظیر بناکر مختلف تاریخی مسجدوں کے سروے کے لیے احکامات جاری کرنے شروع کردیئے۔ایسا محسوس ہوا کہ یہ عدالتیں اسی انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔حالانکہ جسٹس چندر چوڑ نے اب یہ وضاحت کی ہے کہ "ان کا تبصرہ عدالت میں ہونے والی بحث کا صرف ایک حصہ تھا اور یہ کوئی حتمی فیصلہ نہیں تھا۔" لیکن یہ وضاحت اتنی تاخیر سے آئی ہے کہ اس کی وجہ سے ملک کی فضا کافی خراب ہوچکی ہے۔

درحقیقت مسجدوں کے نیچے مندروں کی تلاش روکنے کا سب سے کارگر ہتھیار عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون ہی ہے، جسے روبہ عمل لانے کی سخت ضرورت تھی، جسے حکمراں بی جے پی کے ایک لیڈر نے سپریم کورٹ میں چیلنج کررکھا ہے۔لہٰذا اس معاملے میں بعض مسلم اور سیکولر جماعتوں نے سپریم کورٹ سے اپیل کی کہ وہ عبادت گاہوں سے متعلق ایکٹ کو چیلنج کرنے کے لیے دائر کی گئی عرضیوں پر سماعت کے دوران انھیں بھی سنے۔سپریم کورٹ نے ایسا ہی کیا تاکہ ملک کو کھودنے کی اس شرانگیز اور خطرناک مہم پر قابو میں پایا جاسکے۔اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء کے علاوہ مسلم لیگ، سی پی ایم، راشٹریہ جنتادل کے راجیہ سبھا ممبر منوج کمار جھا اور شرد پوار کی قیادت والی این سی پی کی طرف سے سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا تھا۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس وقت ملک کی مختلف عدالتوں میں دس مسجدوں کے خلاف اٹھارہ مقدمات زیر سماعت ہیں۔ان میں بنارس کی گیان واپی مسجد، متھرا کی شاہی عیدگاہ، دہلی کی مسجد قوت الاسلام، مدھیہ پردیش کی کمال مولا مسجد، سنبھل کی شاہی جامع مسجد، جون پور کی اٹالا مسجد، بدایوں کی شمسی جامع مسجد، لکھنؤ کی ٹیلے والی مسجد، منگلور کی ملالی جامع مسجد کے علاوہ ان میں اجمیر کی بین الاقوامی شہرت یافتہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ بھی شامل ہے۔

سپریم کورٹ نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ عدالتیں ان معاملوں میں کوئی بھی عبوری یا حتمی فیصلہ صادر نہ کریں اور نہ ہی سروے کے احکامات دیں۔عدالت کا کہنا ہے کہ اگلے حکم تک کوئی بھی نیا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی بنچ نے کہا کہ "سپریم کورٹ عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق ایکٹ کے دستوری جواز اور اس کے دائرے کا جائزہ لے رہا ہے، ایسے میں بھی عدالتیں اس معاملے میں کوئی بھی حکم جاری کرنے سے باز رہیں۔سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی حکومت سے بھی جواب مانگا ہے۔دیگر فریقین مرکز کی طرف سے جواب داخل کرنے کے چار ہفتوں کے بعد اپنا جواب دیں گے۔سپریم کورٹ نے اس معاملے میں مسلم فریق اور دیگر سے کہا ہے کہ ان کی مداخلت عرضیوں کو قبول کیا جاتا ہے اور ان پر بھی سماعت کی جائے گی۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ عبادت گاہوں سے متعلق ایکٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا کام خود ایک بی جے پی لیڈر اشونی اپادھیائے نے 2020 میں کیا تھا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ایکٹ کے خلاف خود حکمراں جماعت ہی میدان میں ہے، لیکن اس سلسلہ میں اب تک سپریم کورٹ نے حکومت کو جو نوٹس جاری کئے ہیں ان کا کوئی جواب داخل نہیں کیا گیا ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ عبادت گاہوں کے تحفظ کا ایکٹ 1991 میں نرسمہاراؤ کی سرکار نے اس وقت نافذ کیا تھا جب بابری مسجد تنازعہ اپنے عروج پر تھا۔مستقبل میں اس قسم کے خوفناک تنازعات کو روکنے کے لیے ہی یہ ایکٹ لایا گیا تھا۔اس ایکٹ میں کہا گیا تھا کہ ملک کی آزادی کے وقت یعنی 1947 میں جو عبادت گاہ جس پوزیشن میں تھی، اس کی وہی حیثیت برقرار رہے گی۔یعنی مسجد، مسجد رہے گی اور مندر مندر رہے گا اور کسی بھی صورت میں ان کی ہیئت تبدیل نہیں کی جائے گی۔اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ایودھیا تنازعہ کی وجہ سے ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور ہندو مسلم اتحاد کو جو نقصان پہنچا تھا، اس کی تلافی کی جاسکے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ بابری مسجد تنازعہ کو اس قانون سے اس لیے باہر رکھا گیا تھا کیونکہ اس وقت اس کا مقدمہ زیر سماعت تھا۔2019 میں سپریم کورٹ نے بابری مسجد کی اراضی رام مندر کے پیروکاروں کو دینے کے عجیب وغریب فیصلے میں کچھ ایسی باتیں بھی کہی تھیں جن سے منہ نہیں موڑا جاسکتا۔سب سے پہلی بات تو یہی تھی کہ بابری مسجد کسی مندر کو توڑ کر نہیں بنائی گئی تھی۔دوسری بات یہ کہ مسجد کا انہدام ایک مجرمانہ فعل تھا۔تیسری سپریم کورٹ نے اس فیصلے میں خود عبادت گاہوں سے متعلق ایکٹ کی اہمیت کو تسلیم کیا تھا تاکہ مستقبل میں ملک کو مزید تباہی سے بچایا جاسکے۔لیکن بابری مسجد کے حق میں تمام ثبوتوں کو تسلیم کرنے کے باوجود جو فیصلہ سنایا گیا وہ انصاف سے زیادہ اکثریت کے جذبات کو تسکین پہنچانے والا تھا۔تبھی سے فرقہ پرست اور فسطائی ذہنوں میں یہ بیماری سرایت کرگئی ہے کہ اس ملک میں دستور اور قانون کی کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ سب کچھ اکثریت کی مرضی سے ہی ہوگا۔اس بیماری کے جراثیم عدلیہ میں کس حد تک سرایت کرچکے ہیں، اس کا تازہ ثبوت الہ آباد ہائی کورٹ کے جج شیکھر کمار یادو کا وہ بیان ہے جو انھوں نے وشو ہندو پریشد جیسی خطرناک فرقہ پرست تنظیم کے ایک پروگرام میں دیا ہے۔انھوں نے یکساں سول کوڈ کے موضوع پر بولتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف خوب زہر اگلا ہے۔اطمینان بخش بات یہ ہے کہ مذکورہ جج کے خلاف پارلیمنٹ میں مواخذہ کی تحریک پیش کردی گئی ہے، جس پر 55 ممبران پارلیمنٹ نے دستخط کئے ہیں۔دراصل بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد نوکر شاہی اور عدالتی نظام کو جس انداز میں آلودہ کیا گیا ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ سیکولر جمہوری دستور کے نفاذ کا حلف لینے والوں کی ذہنیت بھی 'ہندتوا' کے رنگ میں رنگ گئی ہے۔

☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

عبادتگاہوں کا قانون: بی جے پی کے ہونٹ بھی اپنے دانت بھی اپنے

ڈاکٹر سلیم خان

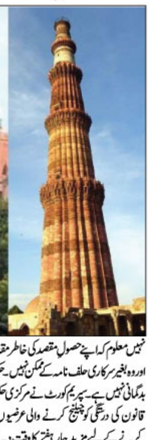

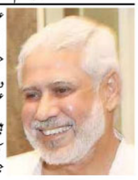

عبادت گاہوں کے قانون 1991 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستیں فی الحال عدالتِ عظمیٰ میں زیر سماعت ہیں۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن کی خصوصی بنچ میں یہ مقدمہ چل رہا ہے۔بی جے پی کے بدنام زمانہ وکیل اشونی کمار اپادھیائے نے یہ معاملہ تقریباً چار سال قبل درج کرایا تھا۔یہ وہی فتنہ پرور انسان ہے جو گیان واپی اور سنبھل کے معاملے بھی چلا رہا ہے۔اس نے مذکورہ قانون پر بے شمار اعتراضات درج کروائے ہیں۔حیرت کی بات یہ ہے ان کے جواب میں حکومتِ ہند نے کوئی جوابی حلف نامہ داخل کرنے کی زحمت نہیں کی۔یہ معاملہ عدالت میں زیرالتواء رہا مگر کسی نے سرکار سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ ایسے سنگین معاملے میں منہ کے اندر دہی جمائے کیوں بیٹھی ہے؟ جسٹس سنجیو کھنہ نے جب اس بار کاونٹر ایفی ڈیوٹ طلب کرلی تو عدالت میں سناٹا پسر گیا۔مرکزی حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا لاجواب ہوگئے۔انہوں نے عدالت کو بتایا کہ حکومت اس معاملے میں حلف نامہ داخل کرے گی مگر وقت چاہیے۔

چار سال کے بعد چار ہفتے کا وقت مانگنا ایک شرمناک عمل تھا مگر سوال یہ ہے کہ اس طرح کی رسوائی سے بچنے کا اہتمام پہلے کیوں نہیں کیا گیا؟ کیا ان لوگوں نے ساری عدلیہ کو جسٹس بوبڑے جیسا سمجھ لیا جو جب تک سی جی آئی رہے سرکار کے آگے سرہلاتے رہے اور سبکدوش ہوتے ہی بھاگوت کے پاس سر جھکانے پہنچ گئے۔مودی سرکار کی اس مجرمانہ بے نیازی یا تساہلی کے پیچھے عبادت گاہوں کے قانون 1991 سے متعلق موجودہ حکومت کے رویہ کا راز چھپا ہوا ہے۔یہ درحقیقت یہ مقدمہ موجودہ سرکار کا ایک بڑا دھرم سنکٹ ہے کیونکہ اس قانون کی مخالفت کرنے والا وکیل نما سیاستداں بی جے پی سے تعلق رکھتا ہے۔وہ کسی اور جماعت کا فرد ہوتا تو سرکار فوراً قانون کے تحفظ میں دوڑ پڑتی یا حکومت کسی اور جماعت کی ہوتی تب بھی اپادھیائے کی خبر لے لی جاتی مگر یہاں تو 'ہونٹ بھی اپنے اور دانت بھی اپنے'۔اس لیے بقول سید ریاض رحیم۔

ہونٹ اپنے ہیں دانت بھی اپنے
کیا شکایت کریں کسی سے ہم

اندر کی بات یہ ہے کہ مودی سرکار خود چاہتی اس فتنہ فساد کی راہ میں حائل رکاوٹ کو دور کرنا چاہتی ہے تاکہ اسے پورے ملک نفرت کی آگ پھیلا کر اپنی سیاست چمکانے کا بھرپور موقع میسر آئے لیکن وہ اس کو ختم کرنے کی بدنامی بھی اپنے سر لینا نہیں چاہتی۔سرکار دربار کے لوگ چاہتے ہیں کہ چندر چوڑ یا گوگوئی جیسے وفادار خدمتگار یہ بیگار لے کر اپنا دامن بچالیا جائے لیکن احمقوں اتنا بھی نہیں معلوم کہ اپنے حصولِ مقصد کی خاطر مقدمہ چلانا ضروری ہے اور وہ بغیر سرکاری حلف نامہ کے ممکن نہیں۔حکومت کی بابت یہ کوئی بدگمانی نہیں ہے۔سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو 1991 کے قانون کی درستگی کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر اپنا جواب داخل کرنے کے لیے مزید چار ہفتے کا وقت دینے کے ساتھ یہ حکم بھی دیا کہ مرکز کا جواب داخل ہونے اور اگلی سماعت تک کوئی نیا کیس داخل نہیں کیا جاسکتا تو سرکاری وکیل کی پریشانی بڑھ گئی۔

عدلیہ کی اس شرط نے جواب میں تاخیر کرکے معاملے کو ٹھنڈے بستے میں بھیجنے کا منصوبہ ناکام کردیا ورنہ ایسا ناقص حلف نامہ داخل کیا جاتا کہ جس میں کئی وضاحتیں مطلوب ہوتیں اور پھر تاریخ پہ تاریخ کے ذریعہ ٹال مٹول ہوتا رہتا۔اس دوران نچلی عدالتیں دھڑا دھڑا سروے کے احکامات جاری کرکے ماحول گرم رکھتیں لیکن اب معاملہ الٹ گیا۔عدالتِ عظمیٰ کی اس پابندی کو سن کر سرکاری وکیل کی آستین سے اچانک بلی اکود کر باہر آگئی اور راز فاش ہوگیا۔دورانِ سماعت سپریم کورٹ کے بنچ نے سوال کیا چونکہ یہ معاملہ اس عدالت میں زیر سماعت ہے تو کیا دوسروں کے لیے مناسب نہیں ہوگا کہ جب تک ہم معاملے کی تحقیقات نہیں کرلیتے تب تک نچلی عدالت میں کوئی موثر آرڈر یا سروے آرڈر پاس نہیں کیا جائے؟ اس کے ساتھ پرانے معاملات میں بھی نچلی عدالتوں کو فیصلہ کرنے سے روک دیا گیا۔یعنی نہ نئی درخواست اور نہ فیصلہ! اس طرح اپنا سارا کھیل بگڑتا دیکھ کر سرکاری وکیل بول پڑے یہ دیگر عدالتوں کے کام اور اختیارات میں مداخلت ہے۔

ویسے یہ حقیقت ہے کہ ملک میں ہائی کورٹس انتظامی حیثیت سے آزاد ادارے ہیں اور وہ اور سپریم کورٹ کے تحت نہیں بلکہ صدرمملکت کے تحت ہیں یہ اور بات ہے کہ صدر جمہوریہ خود سرکار کے زیراثر کام کرتی ہیں۔انتظامی امور سے قطع نظر قانون کی تشریح کے حوالے سے ساری عدالتیں اپنے سے بڑی عدالت یا آئینی بینچ کے فیصلے کو نظیر ماننے کے پابند ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس موقع پر جسٹس کے وشوناتھن نے یاددہانی کرائی کہ سروے کے احکامات بابری مسجد مقدمہ میں عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کی خلاف ورزی ہیں۔یعنی نچلی عدالتوں کی یہ حرکت بجائے خود خلافِ قانون ہے۔بابری مسجد اور رام مندر کے قضیہ میں جہاں مسجد کی زمین کو شواہد کے بجائے عقائد کی بنیاد مندر ٹرسٹ کے حوالے کیا گیا وہیں پانچ صفحات عبادت گاہوں کا ایکٹ (1991) کے تحفظ پر بھی صرف کیے گئے ہیں۔

سابق چیف جسٹس روہنٹن نریمن نے بھی ابھی حال میں اس کا حوالہ دے کر کہا تھا کہ نچلی عدالتوں اور عدالتِ عالیہ میں انہیں پڑھ کر سنایا جانا چاہیے۔ان اوٹ پٹانگ فیصلوں سے پرہیز کروانے کی راہ میں یہ تذکیر موثر ہوسکتی ہے لیکن ابن لاوت لوگوں پرُ کلام نرم ونازک بےاثر ہوتا ہے۔ان کا دماغ تو قانونی ڈنڈا ہی درست کرسکتا ہے۔جسٹس نریمن تو چونکہ سبکدوش ہوچکے ہیں اس لیے ان کے بیان کی اہمیت اب وعظ ونصیحت کے درجہ میں آتی ہے مگر جسٹس وشوناتھن تو ہنوز عدالتِ عظمیٰ میں جج کے منصب پر فائز ہیں اور انہوں نے یہ بات کسی عوامی مجلس یا انٹرویو میں نہیں کی بلکہ عدالت میں دورانِ سماعت کہی ہے۔عدالت کے کھیل بھی نرالے ہیں کہ جسٹس چندر چوڑ کے جس فیصلے کی وکالت دیگر جج حضرات کررہے ہیں خود انہوں نے اسے پامال کردیا۔وارانسی کے گیان واپی محلے میں واقع جامع مسجد کا سروے کروانے کی اجازت خود انہوں نے دی۔اب وہ اسے فیصلہ کے بجائے مشاہدہ کہہ رہے ہیں مگر نچلی عدالتوں کے حریص جج اسی کو نظیر بناکر اور سرکار کو خوش کرکے اپنے لیے مراعات جتا رہے ہیں۔

جسٹس چندر چوڑ کا یہ دعویٰ غلط تھا کہ محض سروے کردینے سے عبادت گاہوں کے ایکٹ (1991) کا نفاذ متاثر نہیں ہوتا اور ان کی 15/اگست 1947 والی حیثیت محفوظ رہتی ہے اور عبادتگاہوں کے استعمال میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔اول تو سروے کے دوران ہونے والی خرافات کو ساری دنیا نے کاشی اور سنبھل دونوں مقامات پر دیکھ لیا۔وارانسی کی سروے رپورٹ ابھی نہیں تھی کہ اس سے قبل ہندو فریق نے 'بابا مل گئے' کا اعلان کردیا۔اس کے بعد فوارے کو شیولنگ بتایا گیا تو افواہوں کی آندھی آگئی۔ مسجد کے طے خانے میں مورتی کے موجود ہونے کا دعویٰ کردینے کے بعد اس کی پوجا پاٹ کا حق پیدا ہوگیا۔آئین کے مطابق ہر انسان کو عبادت کا حق ہے اب مورتی جہاں ہے وہیں اس کی پوجا کا حق بھی نکل آیا۔ہندو عقیدے کے مطابق دیوتا جہاں مِیما ہو وہی اس کی مالک بھی ہے۔ان دونوں باتوں کو ملائیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسجد کی عمارت جس جگہ پر ہے اس کی ملکیت مورتی کی ہے اور وہاں روزآنہ نماز و پوجا پاٹ دونوں چل رہی ہے۔اس طرح کہاں گئی 15/اگست 1947 تک عبادت گاہوں کی حیثیت کو محفوظ رکھنے کی یقین دہانی؟ کیا چندر چوڑ اتنے بھولے تھے کہ یہ موٹی بات نہیں سمجھ سکے؟

سروے کی کہانی اگست 2021 میں پانچ ہندو خواتین کی وارانسی سول کورٹ میں گیانی واپی مسجد کے اندر گوری شرنگار مورتی کی روزانہ پوجا کی درخواست سے شروع ہوئی۔اس سے قبل سال میں ایک بار وہاں پوجا کی جاتی تھی۔مقامی عدالت نے ۸/ اپریل 2022 کو مسجد کے ویڈیوگرافک سروے کا حکم دے دیا۔اس کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا تو اس نے سماعت کرنے سے انکار کرکے معاملہ سول کورٹ سے ڈسٹرکٹ کورٹ میں منتقل کردیا۔محکمۂ آثارقدیمہ کے ماہرین کی ٹیم نے 24 جولائی 2023 کو سروے کرنے پہنچی تو اس حکم کے خلاف پھر سے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی۔چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی بنچ نے پھر الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا حکم دیتے ہوئے جو بلا طلب تبصرہ کیا جو آگے چل کر نظیر بن گیا۔وہ اگر اسی وقت عبادتگاہوں کے قانون کا حوالہ دے کر سروے روک دیتے تو آج یہ زہریلی ناگن پھن پھیلا کر کھڑی نہ ہوتی۔اس لیے دامن کا یہ داغ لیپا پوتی سے نہیں چھپے گا۔ چیف جسٹس چندر چوڑ اگر اس مشاہدے کے فوراً بعد سبکدوش ہوگئے ہوتے تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ انہیں موقع نہیں ملا لیکن وہ سال بھر سے زیادہ منہ میں دہی جمائے رہے اور غلط فہمی کو دور کرکے اصلاح نہیں کی تو شک ہوتا ہے 'کہیں پہ نگاہیں اور کہیں پہ نشانہ تو نہیں تھا' جو آگے چل کر چوک گیا۔☆

اپنی اپنی عبادت گاہیں دوبارہ حاصل کرنے کا سلسلہ چل پڑا تو کون بچ پائے گا؟

یوگیندر یادو

'جدھر دیکھو اُدھر کھدا ہے، جہاں نہیں ہے وہاں بھی کھد جائے گا'۔دہلی میں میٹرو کی تعمیر کے وقت پورے شہر میں چل رہی کھدائی کو لے کر یہ چٹکلا سنا تھا۔آج لگتا ہے پورا ملک اس چٹکلے کا شکار ہے۔جہاں دیکھو کھدائی چل رہی ہے، نہیں تو کھدائی کی تیاری چل رہی ہے، یا پھر کھدائی کا مطالبہ چل رہا ہے۔گڑے مردے اکھاڑے جارہے ہیں، تاریخ میں خندق تلاش کی جارہی ہے، جہاں تلاش سے بات نہ بنے، وہاں ایجاد کیا جارہا ہے۔پہلے معاملہ ایودھیا کی بابری مسجد تک محدود تھا۔پھر بتایا گیا کہ ایودھیا تو صرف جھانکی تھی، اور کاشی کی گیانواپی مسجد اور متھرا کی شاہی عیدگاہ مسجد کا معاملہ اٹھا۔اب تو جیسے پرنالا ہی کھل گیا ہے... سنبھل کی جامع مسجد، دھار (مدھیہ پردیش) کی کمال مولا مسجد، چک منگلور کی بابابدان گری درگاہ، تھانے کی حاجی ملنگ درگاہ اور اب اجمیر کی درگاہ شریف۔کوئی ایک درجن جگہ زمین کے اندر سروے چل رہے ہیں۔دل ودماغ کے اندر تو ہر جگہ چل رہے ہیں۔کہیں کالج میں مسجد تلاش کر بند کروائی جارہی ہے، کہیں سڑک پر اجتماعی نماز کو روکا جارہا ہے، تو کہیں تنہا شخص کو نماز پڑھنے سے۔حد تو یہ ہے کہ اب مرادآباد سے خبر ہے کہ ایک مسلم ڈاکٹر جوڑے کو ہاؤسنگ سوسائٹی میں قانونی طریقے سے خریدے ہوئے اپنے فلیٹ میں رہنے سے روک دیا گیا۔'اوپر' سے شروع کیا گیا فرقہ واریت پر مبنی ہنگامہ اب 'نیچے' اتر کر رقص کررہا ہے۔

ذرا غور کیجیے۔جہاں ایک طرف ہمارے یہاں اقلیت مسلمانوں کو ہر طرح سے اکھاڑنے کی مہم چھڑی ہوئی ہے، وہیں ہم سب بنگلہ دیش کے اقلیت ہندو طبقہ کی حالت زار پر آنسو بہا رہے ہیں۔یہاں اقلیتوں کی لنچنگ اور بلڈوزر پر تالیاں پیٹ رہے ہیں، وہاں ہندو اقلیتوں کے حقوق کے لیے کھڑے ہونے والوں کو ہیرو بتا رہے ہیں۔کوئی اور ملک ہندوستان کے اقلیتوں کی حالت پر بولے تو اسے خودمختاری پر حملہ بتاتے ہیں، بیرون ملکی سازش کی دُہائی دیتے ہیں، اور وہاں بنگلہ دیش میں اقلیتوں کی حالت پر حکومت ہند بیان دیتی ہے، بی جے پی کے لیڈران اس معاملے کو اقوام متحدہ میں لے جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔یہ پاکھنڈ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کیا ہمیں ایک بار رک کر سوچنا نہیں چاہیے؟ یہ راستہ ہمیں کہاں لے جائے گا؟ کہاں کہاں اور کس کس کو کھودیں گے ہم؟ سب کچھ کھودنے پر جو کچھ ملے گا، اس پورے سچ کا سامنا کیسے کریں گے ہم؟ آج ہم جو چاہے منمانی کرلیں، اس کا طویل مدتی نتیجہ کیا دیکھ بھی سکتے ہیں ہم؟

ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچیے۔گزشتہ 5000 سال سے اس ملک میں کس کس راجہ نے کس کس عبادت گاہ کو توڑا ہوگا؟ اگر اس سب کا حساب برابر کرنے پر آمادہ ہوگئے تو اس ملک میں کیا کچھ کھونا پڑے گا؟ بے شک آج ہمیں مسلم بادشاہوں کے ذریعہ ہندو مندروں کو توڑنے کی کہانی یاد رہتی ہے، چونکہ یاد دلائی جارہی ہے۔لیکن اس سے پہلے اور اس دوران بھی کتنے ہندو راجاؤں نے ہندو مندروں کو توڑا تھا، دوسرے راجہ کے 'کُل دیوتا' کی مورتی کو توڑ کر اپنے 'کُل دیوتا' کی پران پرتشٹھا کی تھی، ایک فرقہ کے مندر کو منہدم کراکے اپنے فرقہ کے مندر بنائے تھے۔ان سب کا حساب کریں گے ہم؟

تاریخ داں بتاتے ہیں کہ شُنگ نسل کے برہمن راجہ پشیہ متر شُنگ نے مشرق سے مغرب تک بے شمار بودھ اور جین عبادت گاہوں کو منہدم کیا تھا۔دورِ وسطیٰ میں بھی مراٹھا فوج نے شری رنگاپٹنم کے مندر کو منہدم کیا تھا۔تقسیم کے فسادات میں اگر سرحد کے اس پار مندر اور گرودوارے توڑے گئے تھے تو اس پار نہ جانے کتنی

> پاگل پن سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔سبھی ہندوستانی باشندے مل کر ایک لکیر کھینچ دیں اور طے کرلیں کہ فلاں تاریخ سے پرانے ہر تنازعہ پر ڈھکن لگا کر اسے بند کردیا جائے گا۔اور وہ تاریخ ایک ہی ہوسکتی ہے- 15 اگست 1947، جب ہم نے ایک آزاد ہندوستان کا سفر شروع کیا تھا۔یہی کام ہندوستان کی پارلیمنٹ کے ذریعہ پاس 'عبادت گاہ ایکٹ، 1991' نے کیا تھا۔اس وقت متنازعہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی تنازعہ کو چھوڑ کر ملک کی باقی سبھی عبادت گاہوں کے بارے میں یہ قانون بنا تھا کہ 15 اگست 1947 کے دن جو عبادت گاہ جس مذہب، طبقہ، فرقہ کا تھا ویسا ہی رہے گا۔اس سے پرانے تنازعہ کو کسی عدالت میں دوبارہ کھولا نہیں جاسکے گا۔

مساجد ٹوٹی تھیں۔تاریخ داں ڈی این جھا کے مطابق بھوبنیشور اور گوکرنیشور مندر غالباً ایک زمانے میں بودھ وہار رہے تھے۔مورخین کی چھوڑ بھی دیں تو خود سوامی وویکانند نے درج کیا ہے کہ پُری کا جگناتھ مندر بنیادی طور پر ایک بودھ مندر تھا۔آج بھلے ہی جین مذہب کو ماننے والے یہ دعویٰ نہ ٹھوکیں، آج بودھ لوگ ان عبادت گاہوں کو واپس مانگنے کی حالت میں نہ ہوں لیکن مستقبل میں ایسا نہیں ہوگا اس کی کیا گارنٹی ہے؟ آج بھلے ہی طاقت کا توازن ایک طرف ہے، لیکن آج سے 100 سال بعد کیا ہوگا یہ کون کہہ سکتا ہے؟ اگر تاریخی ناانصافی کا بدلہ لینے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں کو دوبارہ حاصل کرنے کا سلسلہ چل نکلا تو کون بچ پائے گا؟ اس کھدائی کے ہنگامہ میں مندر، مسجد، گرودوارے، بودھ وہار نکلیں یا نہ نکلیں، ہندوستان کی جڑ ضرور کھد جائے گی۔نہ مذہب بچے گا، نہ ملک۔

اس پاگل پن سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔سبھی ہندوستانی باشندے مل کر ایک لکیر کھینچ دیں اور طے کرلیں کہ فلاں تاریخ سے پرانے ہر تنازعہ پر ڈھکن لگا کر اسے بند کردیا جائے گا۔اور وہ تاریخ ایک ہی ہوسکتی ہے- 15 اگست 1947، جب ہم نے ایک آزاد ہندوستان کا سفر شروع کیا تھا۔یہی کام ہندوستان کی پارلیمنٹ کے ذریعہ پاس 'عبادت گاہ ایکٹ، 1991' نے کیا تھا۔اس وقت متنازعہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی تنازعہ کو چھوڑ کر ملک کی باقی سبھی عبادت گاہوں کے بارے میں یہ قانون بنا تھا کہ 15 اگست 1947 کے دن جو عبادت گاہ جس مذہب، طبقہ، فرقہ کا تھا ویسا ہی رہے گا۔اس سے پرانے تنازعہ کو کسی عدالت میں دوبارہ کھولا نہیں جاسکے گا۔گزشتہ 33 سال سے یہ قانون چل رہا ہے۔ایودھیا معاملے میں سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں اس قانون کی تصدیق کی۔لیکن پھر نہ جانے کیوں وہ فیصلہ لکھنے والے چیف جسٹس چندر چوڑ نے ہی خود گیانواپی معاملے میں یہ سہولت دی کہ پرانے معاملے کو کھولا بھلے ہی نہ جائے، سروے ضرور کیا جاسکتا ہے۔اسی افسوسناک سہولت کے سبب ملک میں لگاتار نئے سروے اور تنازعہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔یہ مضمون لکھے جانے کے وقت چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی صدارت والی ڈویژن بنچ نے 12 دسمبر کو معاملے کی سماعت شروع کردی ہے۔اس ملک کا بھلا چاہنے والا ہر شہری یہی امید کرے گا کہ سپریم کورٹ 1991 کے قانون کی تصدیق کرتے ہوئے گڑے مردے اکھاڑنے پر روک لگائے گا۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وہ نظموں کی نوک سے بادلوں میں چھید کرتا ہے

گلزار

پانی کی ایک عادت ہے۔ جاتی نہیں۔

ایک بوند ہو یا ایک جھیل۔ جو دیکھے اُس کا عکس اتار لیتا ہے۔ جتنا نظر آئے وہ ریفلیکٹ کرتا ہے۔

ایسی ہی ایک سمندر بھری بوند ہے جس کا نام نصیر احمد ناصر ہے۔ زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے لمحے کا عکس اتارتا ہے اور نظم کر لیتا ہے اور ان لمحوں میں بسی پوری زندگی محفوظ کر لیتا ہے۔ وہ اپنی نظموں کی نوک سے بادلوں میں چھید کرتا ہے۔ بارش ٹپکاتا ہے۔ اور کسی ایک ہرے پتے پر بارش کی بوند پکڑ کر، اُسے پورے جنگل کی کہانی سنا دیتا ہے۔ کچھ ایسی ہی نظمیں ہیں اُس کی۔ وہ ہم سب سے یہی سلوک کرتا ہے۔ میں اُسے پڑھتے ہوئے خود کو اُس کی ہتھیلی پر تیرتی ہوئی بوند محسوس کرتا ہوں۔

نصیر احمد ناصر کی نظموں سے گزرنا، احساسات کی ندی سے گزرنا ہے۔ اس میں آپ تیز قدم نہیں چل سکتے۔ اُسے پڑھتے ہوئے بار بار رکنا پڑتا ہے اور جب تک ایک نظم پڑھ کر، احساس میں پوری طرح جذب نہیں ہو جاتی، آپ صفحہ نہیں پلٹ پاتے۔ مَیں اُس کی نظموں کو ہونٹوں پر رکھ کر بہت دھیرے دھیرے سِپ کرتا ہوں۔ یہ سفید مونچھوں والا میرا دوست کمال کا شاعر ہے۔

میں ہمیشہ اُسے اُس کی تشبیہوں اور استعاروں سے پہچانتا تھا!

خدا، میرے لفظوں کا جگنو بنا دے
خدا، میری باتوں کو تتلی بنا دے
خدا، میرے قدموں کو رستہ بنا دے
خدا، مجھ کو پھولوں کی خوشبو بنا کر ہوا میں اُڑا دے
خدا موتیے کی طرح مسکرا دے
خدا، میری آنکھوں کو نظمیں بنا دے
خدا، میری نظمیں کہیں دُور دیسوں کو جاتے
پرندوں کی ڈاریں بنا دے

میں نے ان پرندوں کو دانہ دکھا کر اپنی چھت پر اتارا ہے۔ ان کے پروں کو سہلایا ہے اور چوما ہے۔ مگر دیکھیے تو یہ شخص کہاں کہاں جا کر نظم کو ڈھونڈتا ہے۔

نظم اُس کی خوبصورت ناک ہے
تربوز کی قاشوں سے دونوں ہونٹ اُس کے نظم ہیں
آنکھوں میں پھیلا صاف ستھرا آسماں بھی نظم ہے
نظم بچوں کی شرارت naseer ahmad nasir،
نظم بوڑھی عورتوں کی گفتگو ہے
نظم اچھے دوستوں کے ساتھ گزری شام ہے
نظم ویٹنگ لاؤنج میں بیٹھی مسافر لڑکیوں کے ہاتھ کا سامان ہے
ٹورچر چیمبر میں قیدی کی گھٹی سی چیخ بھی تو نظم ہے

ناصر اپنے دماغ کے سارے "این ٹیناز" کھلے رکھتا ہے۔ اُسے سب دکھائی دیتا ہے۔ سب سنائی دیتا ہے۔ جو آنکھ میں ہے اور جو آنکھ سے اوجھل ہے وہ بھی۔ ناصر اُن سطحوں پر سفر کرتا ہے جو نظر اور سوچ کے درمیان بہتی ہیں۔ وہ سطحیں کبھی نظر آتی ہیں، کبھی نہیں آتیں۔ پڑھتے ہوئے بس ایک کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔

ابھی نم گیر ہے مٹی،
درختوں کی جڑوں کو چوستی ہے
پانیوں کا دکھ
ابھی دیوار کے پیچھے کی مٹی تک نہیں پہنچا

> نصیر احمد ناصر کی نظموں سے گزرنا، احساسات کی ندی سے گزرنا ہے۔ اس میں آپ تیز قدم نہیں چل سکتے۔ اُسے پڑھتے ہوئے بار بار رکنا پڑتا ہے اور جب تک ایک نظم پڑھ کر، احساس میں پوری طرح جذب نہیں ہو جاتی، آپ صفحہ نہیں پلٹ پاتے۔ مَیں اُس کی نظموں کو ہونٹوں پر رکھ کر، بہت دھیرے دھیرے سِپ کرتا ہوں۔ یہ سفید مونچھوں والا میرا دوست کمال کا شاعر ہے۔

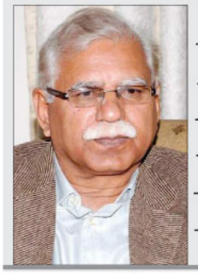

زمیں نے آسماں کا غم زدہ چہرہ نہیں دیکھا
ابھی دیوار کو رونا نہیں آیا!

یہ آج کی، اس دور کی، جدید ترین شاعری کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ احساس بھی نئے ہیں اور ان کا اظہار بھی نیا ہے۔

ناصر بڑے تحمل سے بات کرتے ہیں۔ بڑے دھیرے سے بات کی پرتوں کو کھولتے ہیں۔ وہ چونکتے نہیں، چونکا دیتے ہیں

'مجھ کو اپنی موت کی دستک نے زندہ کر دیا ہے'

اور اُسے زندہ رہنے کی جلدی پڑ گئی ہے۔ کس اُتاولی سے وہ اپنے سارے کام نپٹانے لگا ہے۔ وہ سارے کام اُس کی شاعری ہیں۔

دوڑتا پھرتا ہوں
سارے کام نپٹانے کی جلد ہے------
پہاڑوں اور جھیلوں کی خموشی سے
قدیمی گیت سننے ہیں، پرانے داستانی بھید لینے ہیں
درختوں سے نموکاری کی بابت پوچھنا ہے
نت نئی شکلیں بناتے بادلوں کو دیکھنا ہے
خوش نوا، اچھے پرندوں سے
اُڑن پھل کا پتا معلوم کرنا ہے------
عروسی بیل کے پھولوں کو چھونا ہے
درو دیوار سے باتیں بھی کرنی ہیں
ابھی کتنے ملاقی منتظر ہیں
ایک لمبی لِسٹ ہے آنکھوں میں نادیدہ نظاروں کی

ناصر کبھی کبھی سدھارتھ کی طرح بات کرتا ہے اور مجھے اُس پر گوتم ہونے کا شک ہونے لگتا ہے۔ وہ دونوں ایک نہیں ہیں۔ ایک تلاش میں ہے اور ایک نے کچھ درد حاصل کر لیے ہیں۔ لیکن وہ دونوں مجھے ایک ہی ناصر میں نظر آتے ہیں۔ ناصر کی شاعری میں چپ چاپ بہتا ایک اور عنصر ہے جو نظر نہیں آتا۔ لیکن کچھ دیر پڑھتے رہیے تو محسوس ہونے لگتا ہے۔ وہ وقت ہے۔ ناصر کی شاعری میں وقت چاروں طرف سفر کرتا ہے۔ دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے۔ کبھی آگے چلتے ہوئے پیچھے دیکھتا ہے۔ کبھی آگے دیکھتے ہوئے پیچھے چلنے لگتا ہے۔ لیکن ایک بات عجیب ہے جو مجھے ہر بار ناصر کو پڑھتے ہوئے محسوس ہوتی ہے۔ وہ ہو ناسٹلجیا ہے۔ تو ناسٹلجیا کا تعلق اکثر ماضی سے ہوتا ہے۔ لیکن اُس کے ہاں ایسا نہیں ہے۔ وہ کہیں بھی نظر آ جاتا ہے۔ حال ہو، ماضی ہو، یا سامنے کا سفر! مثال دوں؟

جب دکھ کی بوجھل شام ہیروں سے اترے،
دُور سے آنے والے رستوں پر
بانجھ مناظر آنکھ مچولی کھیلیں
اور طاقوں میں رکھی آنکھوں پر
خوابوں کی مٹی جم جائے------
تم کچھ مت لکھنا!!

تشبیہوں، استعاروں کا انداز نرالا ہے اور نہایت منفرد! الفاظ کا چناؤ روزمرہ کی زبان سے اٹھایا ہوا۔ خواہ وہ انگریزی ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں علاقائی زبانوں کا اثر بھی نظر آتا ہے اور بدلتی ہوئی جدید اردو کا بھی۔ بیک وقت اُس کا لہجہ جدید بھی ہے، روایتی بھی، اَربن بھی، رُورل بھی۔ اپنے وقت کی پوری تہذیب کو سمیٹے ہوئے۔

نظم کا ہر مصرع پوری طرح کسا ہوا ملتا ہے۔ کبھی کوئی لفظ ایسا نہیں کہ وزن پورا کرنے کے لیے بدھ رکھ دیا۔ ہر نظم اپنے قد پر پابند ہے۔ اور ورسیفنگ کا کبھی کوئی اندیشہ نہیں۔ کبھی نظم پڑھتے ہوئے کسی کاوش یا ایفرٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ لگتا ہے کہ یہ بات بس یوں ہی تھی، اور ایسے ہی کہی جا سکتی ہے۔ چاہے وہ کتنی بھی ایبسٹریکٹ کیوں نہ ہو:

ریل کی سیٹی
ہوا کے پیٹ میں
سوراخ کرتی جا رہی ہے

اور دیکھیے:

رات کی دیوار پر
چاک سے لکھ روشنی
شکل سورج کی بنا!

اردو میں ماڈرن شاعری کی اُس سے اچھی مثال نہیں مل سکتی۔ میں ہمیشہ سے مداح تھا اس شاعر کا۔ انہیں پڑھتا بھی رہا۔ خط و کتابت بھی رہی۔ اُن کے رسالے "تسطیر" میں لکھتا بھی رہا۔ کوئی امید نہیں تھی کہ کبھی ملاقات بھی ہوگی۔ میں وطن سے چھوٹا ہوا، اتنا ہی دُور اُن سے، جتنا میرا وطن! ایک بار وقت نے پہلو بدلا۔ میں لاہور گیا۔ اور پانچ گھنٹے کا سفر کر کے، جہلم کا پُل گزر کے، "دینہ" پہنچا۔ اپنا پیدائشی گھر دیکھنے۔ اپنے جنم کی مٹی چھونے۔ آٹھ سال کا تھا جب نکلا تھا۔ ستر سال کے بعد لوٹا۔ دینہ سٹیشن پر گیا۔ کچھ احباب ملے۔ ایک شخص نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑا۔

"مَیں نصیر احمد ناصر"۔ میں دیکھتا رہ گیا۔ اُس کے چہرے پر روشن سفید مونچھیں تھیں!

اس سے زیادہ خوبصورت سرپرائز مجھے زندگی میں کبھی نہیں ملا تھا! زندگی کتنی سخی ہے۔ جو ایسے دوست دیتی ہے اور ایسے شاعر!!

☆☆☆☆☆

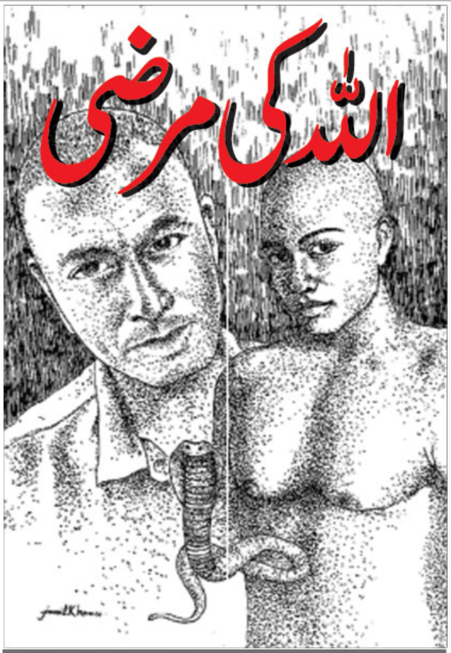

افریقی کہانی.............ترجمہ: خورشید اقبال

ویسے تو چاندنی رات تھی لیکن اس وقت اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ڈوگو نے اپنی نگاہیں اوپر اٹھا کر آسمان کو دیکھا۔ سیاہ بادلوں نے چاند کو پوری طرح ڈھک لیا تھا۔ اس نے کھنکھار کر اپنا گلا صاف کیا اور بڑبڑایا "آج رات بارش ہوگی۔" اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا۔ اس کے ساتھی سُولے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ایک لمبا اور مضبوط جسم کا آدمی تھا۔ اس کے اور اس کے ساتھی کے چہروں سے بیوقوفی بھری جہالت ٹپک رہی تھی۔ چوری ان دونوں کا پیشہ تھا۔ اس وقت وہ تھوڑا لنگڑا کر چل رہا تھا۔

"ایسا کہنا غلط ہوگا" سُولے نے تھوڑی دیر کے بعد کہا۔

اس کی انگلیاں لمبے اور خمدار خنجر کو چھو رہی تھیں جو اس کے بائیں بازو کے اوپری حصے پر بندھا ہوا تھا۔ اس کے اپنے الفاظ میں "وہ جب بھی 'ڈیوٹی' پر ہوتا ہے تو وہ خنجر اس کے بازو پر ضرور بندھا ہوتا ہے۔" ایسا ہی ایک خطرناک ہتھیار اس کے ساتھی کے بازو پر بھی بندھا ہوا تھا۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟"

"میں پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔" ڈوگو بولا۔ اس کے لہجے میں غصہ اور جھنجھلاہٹ تھی۔ مقامی زبان میں ڈوگو کا مطلب 'لمبا' ہوتا ہے لیکن یہ شخص کوتاہ قد اور تندرست تھا۔ لمبا تو کسی صورت نہیں کہا جا سکتا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیزی سے بھاگتے بادلوں کی جانب اٹھاتے ہوئے کہا "تمھیں بس صرف اوپر دیکھنے کی ضرورت ہے تم خود سمجھ جاؤ گے۔ میں نے اپنی زندگی میں بہت بارشیں دیکھی ہیں۔ وہ جو اوپر بادل ہیں وہ بارش والے ہی ہیں۔"

تھوڑی دیر تک وہ خاموشی سے چلتے رہے۔ بڑے قصبے کی روشنیاں ان کے پیچھے ہلکے سرخ رنگ کی خمیدہ لکیر کی طرح پھیلی ہوئی تھیں۔ دو چار لوگ ہی باہر دکھائی دے رہے تھے کیوں کہ رات نصف سے زیادہ بیت چکی تھی۔ رات کی تاریکی میں، تقریباً آدھے میل کی دوری پر، اگلے قصبے کی روشنیاں بے ترتیب پھیلی دکھائی دے رہی تھیں، یہی ان کی منزل تھی۔ ٹیڑھی میڑھی گلیوں میں ایک بھی اسٹریٹ لیمپ جلتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ عام لوگوں کے لیے بھلے ہی یہ پریشانی کی بات ہو لیکن ان دونوں کے پیشے کے مطابق یہ ایک اچھی بات تھی۔

"تم اللہ نہیں ہو۔" آخرکار سُولے نے کہا "تم اتنے یقین سے یہ بات کیسے کہہ سکتے ہو۔"

سُولے ایک چھٹا ہوا مجرم تھا۔ جرم اس کی روزی روٹی تھا۔ پچھلے مقدمے کے دوران، جس میں اسے ہلکی سی سزا ہوئی تھی، اس نے جج سے یہی جملہ کہا تھا۔

اسے یاد ہے، عدالت میں موجود لوگوں کی بھنبھناہٹ کے درمیان، جج نے بے حد سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا تھا "سماج کو تم جیسے لوگوں سے نجات دلانا چاہیے....." سولے کٹہرے میں بالکل سیدھا کھڑا تھا، اسے اپنے جملے اور لہجے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی۔ جج کے جملے اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔ وہ پہلے بھی کئی بار یہ سب سن چکا تھا..... "تم اور تمھارے جیسے لوگ عام انسانوں کی جان و مال کے لیے خطرہ ہیں..........اور یہ عدالت ہمیشہ اس بات کا خیال رکھے گی کہ تمھیں قانون کے مطابق بھرپور سزا ملے.....اور صحیح سزا ملے۔"

جج نے اس کی طرف نہایت سخت نگاہوں سے دیکھا تھا، جواب میں سُولے نے بھی اسے ویسی ہی نگاہوں سے دیکھا..... یہ کوئی نئی بات نہ تھی، اس سے قبل بھی وہ کئی نام نہاد ججوں کی آنکھوں میں جھانک چکا تھا۔ وہ دنیا کی کسی چیز سے اور کسی انسان سے نہیں ڈرتا تھا..... ڈرتا تھا تو صرف اللہ سے!

جج نے اپنی تھوڑی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "کیا یہ سیدھی سی بات تمھاری سمجھ میں نہیں آتی کہ جرم کا راستہ تمھیں ہمیشہ مصیبتوں، دکھوں اور سزا کی جانب ہی لے جائے گا..... تم ہر قسم کے کام کے لیے موزوں دکھائی دیتے ہو..... تو پھر ایمانداری کی روزی کمانے کا ایک تجربہ کیوں نہیں کرتے؟..... تمھیں اچھا لگے گا۔"

سولے اپنے چوڑے کاندھوں کو اچکاتے ہوئے بولا "میں نے روزی کمانے کا بس ایک ہی طریقہ سیکھا ہے..... بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میں نے ایک ہی طریقہ چنا ہے۔"

اسے سمجھانے کی کوشش میں ناکام ہو کر جج مایوس ہو چکا تھا۔ پھر بھی اس نے ایک اور کوشش کرتے ہوئے، آگے کی طرف جھک کر اس سے کہا "کون سا طریقہ؟..... جرم کا؟"

ایک بار پھر سُولے نے اپنے کاندھوں کو اچکایا اور بولا "میں جس طریقے سے روزی کماتا ہوں، اس سے پوری طرح مطمئن ہوں۔"

"مطمئن؟" جج نے حیرت سے کہا اور عدالت کے کمرے میں لوگوں کی دھیمی دھیمی بھنبھناہٹ گونج اٹھی جسے جج نے اپنا ہتھوڑا بجا کر روکا۔ "کیا تم قانون توڑنے کا جرم کرنے کے بعد بھی مطمئن رہتے ہو؟"

"میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔" سُولے نے کہا "قانون ایک واہیات چیز ہے جو ہمیشہ لوگوں کے راستے میں آتا رہتا ہے۔"

"بار بار کی گرفتاری اور قید کی سزا..... کیا جیل جانا تمھیں اچھا لگتا ہے؟" جج نے اپنی پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے بڑی حیرت سے اس سے پوچھا۔

"ہر پیشے میں کوئی نہ کوئی جوکھم تو اٹھانا ہی پڑتا ہے۔" سُولے نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

جج نے اپنا چہرہ رومال سے پوچھتے ہوئے کہا "لیکن بھلے آدمی تم قانون کو توڑ نہیں سکتے..... تم صرف اسے توڑنے کی کوشش کرتے ہو..... اور اس کوشش میں تم خود ہی ٹوٹ جاتے ہو۔"

سُولے نے اثبات میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا "ہاں اس سلسلے میں ایک محاورہ بھی مشہور ہے..... وہ جو ایک کھمبے کو ہلانے کی کوشش کرتا ہے دراصل وہ خود ہل کر رہ جاتا ہے۔" اس نے چیں بہ جبیں جج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "آپ کا قانون..... موٹے کھمبے جیسا ہے..... ہہہ۔"

جج نے اسے تین ماہ کی سزا سنائی۔ سُولے نے اپنے کاندھوں کو اچکایا اور بولا "اللہ کی مرضی پوری ہو کر رہتی ہے۔"

●●●

آسمان پر بجلی کا ایک کوندا لپکا۔ سُولے نے آسمان کی طرف دیکھا اور بولا "بہت ممکن ہے کہ بارش ہو..... لیکن تم پورے یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ بارش ہوگی..... تم صرف ایک فانی انسان ہو..... تمھیں صرف اتنا کہنا چاہیے..... اگر اللہ کی مرضی ہوئی تو بارش ہوگی۔" سُولے ایک انتہائی مذہبی انسان تھا۔ اس کا مذہب اسے مستقبل کے بارے میں کوئی بھی بات یقین کے ساتھ کہنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس کے دل میں خوف الٰہی تھا جو بالکل اصلی تھا..... اس میں کوئی بناوٹ نہیں تھی..... روزی حاصل کرنے کے بارے میں اس کا عقیدہ بڑا عجیب تھا۔ اس کا خیال تھا کہ رزق کے حصول کا طریقہ اللہ نے ہر انسان کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ اللہ نے بعض لوگوں کو ان کی ضرورت سے زیادہ دولت دی ہے اور وہ لوگ جن کے پاس کم ہے وہ ان سے اپنا حصہ لے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ یہ نہیں چاہے گا کہ کچھ پیٹ خالی رہیں اور کچھ ضرورت سے زیادہ بھرے ہوں۔

ڈوگو غرایا۔ وہ ملک کے تقریباً سبھی شہروں کی جیلوں میں قید رہ چکا تھا۔ جیل اس کے لیے دوسرے گھر کی طرح تھا۔ اپنے ساتھی سُولے کی طرح وہ بھی دنیا کے کسی آدمی سے نہیں ڈرتا تھا لیکن اس کے بالکل برخلاف اس کا کوئی مذہب نہیں تھا..... اگر اس کی نظر میں کچھ تھا تو وہ بس اپنی حفاظت کا جذبہ تھا۔

"تم اور تمھارا مذہب....." اس نے برا سا منہ بنا کر کہا "تمھیں اس نے بہت فائدہ پہنچایا ہے....."

سُولے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ڈوگو جانتا تھا کہ سُولے مذہب کے معاملے میں بہت حساس ہے اور اس سلسلے میں غصہ آنے پر اس کا پہلا جواب سر پر پڑنے والے زبردست گھونسے کی صورت میں ہوتا ہے۔

وہ دونوں یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کے درمیان پیار یا دوستی کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔ دونوں جب بھی جیل سے باہر ہوتے، ایک دوسرے کے ساتھ کام کرتے..... صرف اس لیے کہ اس طرح دونوں کو بہت آسانی ہوتی تھی۔ ایک ایسی پارٹنرشپ جس میں ہر پارٹنر کو صرف اپنے فائدے سے غرض تھی..... کوئی بھی کسی اصول کا پابند نہیں تھا۔

"کیا تم اس عورت سے آج ملے تھے؟" ڈوگو نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا، اس لیے نہیں کہ وہ سُولے کی ناراضگی سے ڈرتا تھا بلکہ اس کے جھینگر جیسے دماغ نے اچانک ایک نئی سمت میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔

"ہوں......" سُولے نے ہنکارا بھرا۔

"کیا ہوا؟" ڈوگو نے سُولے کو خاموش دیکھ کر پوچھا۔

"کمبخت!" سولے نے جذبات سے عاری لہجے میں کہا۔

"کون؟......میں؟" ڈوگو نے پوچھا۔

"ہم لوگ اس عورت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔" سُولے نے جواب دیا۔

وہ ایک چھوٹے سے چشمے کے قریب پہنچ گئے تھے۔ سولے رک کر اپنے ہاتھ، پیر اور منڈے ہوئے سر کو دھونے لگا۔ ڈوگو چشمے کے کنارے بیٹھ گیا اور ایک پتھر پر اپنے خنجر کی دھار تیز کرنے لگا۔

"تمھارا کیا خیال ہے؟..... کہاں چلنا ہے؟....." سُولے نے سر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"یونڈر گاؤں..... مجھے پتا ہے، وہاں تمھاری ایک محبوبہ رہتی ہے۔" ڈوگو نے جواب دیا۔

"میں کسی عورت کے پاس نہیں جا رہا ہوں....." سُولے نے کہا "میں کچھ بے کار پڑی چیزیں حاصل کرنے جا رہا ہوں..... اگر اللہ نے چاہا۔"

"تمھارا مطلب ہے..... چوری کرنے۔" ڈوگو نے تصحیح کی۔

"ہاں....." سُولے نے اعتراف کیا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے سیاہ فام بازو کو ڈوگو کی طرف اٹھاتے ہوئے بولا "تم بھی تو ایک چور ہو لیکن ساتھ ہی بہت بڑے کمینے بھی۔"

ڈوگو نے خنجر کی نوک کو اپنے بازو پر ہلکے سے آزماتے ہوئے سر ہلایا "کیا یہ تمھارے مذہب میں شامل ہے..... آدھی رات کو چشمے پر ہاتھ منہ دھونا۔"

سولے نے کوئی جواب نہیں دیا جب تک وہ کنارے پر چڑھ نہ گیا "جب کوئی چشمہ ملے تو ضرور دھو لینا چاہیے..... کیوں کہ اگلا چشمہ تمھیں کب ملے گا یہ صرف اور صرف اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔" وہ لنگڑاتا ہوا چل پڑا۔ ڈوگو بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

"تم نے اسے کمبخت کیوں کہا تھا؟" ڈوگو نے پوچھا۔

"کیوں کہ وہ وہی ہے۔"

"کیوں؟"

"اس نے مجھ سے کہا کہ اس نے وہ کوٹ اور وہ سیاہ بیگ صرف پندرہ شیلنگ میں فروخت کیے ہیں۔" اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور بولا "میرا خیال ہے کہ مجھ سے پہلے تم اس کے پاس گئے تھے اور اسے اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ اسے کیا کہنا ہے......کیوں؟"

"میں نے ایک ہفتے سے اسے دیکھا تک نہیں ہے" ڈوگو نے احتجاج کیا "کوٹ کافی پرانا تھا...... میرا خیال ہے کہ پندرہ شیلنگ ٹھیک ہی ہیں.......... اس نے بالکل صحیح کام کیا تھا"

"بے شک" سولے نے کہا۔ اسے ڈوگو کی بات پر بالکل یقین نہیں تھا "میں بھی ایسا ہی کہتا اگر میں نے بھی اس کے ساتھ حصے داری کی ہوتی......"

ڈوگو نے کچھ نہیں کہا۔ سُولے ہمیشہ اس کی جانب سے مشکوک رہتا تھا اور اسی لیے ایسی باتیں اس کی زبان پر آ جاتی تھیں۔ کبھی کبھی ان کا ایک دوسرے پر شک بالکل بے بنیاد ہوتا تھا اور کبھی کبھی ٹھیک بھی۔

ڈوگو نے اپنے کاندھے اچکائے "میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے، تم یہ کیا باتیں کر رہے ہو"

"نہیں......... تم سمجھو گے بھی نہیں۔" سولے انتہائی خشک لہجے میں بولا۔

"مجھے صرف اپنے حصے سے مطلب ہوتا ہے" ڈوگو بولا۔

"تمھارا مطلب ہے .... تمھارا دوسرا حصہ؟" سُولے نے کہا "تم دونوں اس میں حصہ لگاؤ گے......... تم......... بن باپ کے، دھوکے باز بیٹے......اور وہ.......... چڑیل عورت۔" وہ ایک لمحے کو رکا، پھر بولا "اس کتیا نے میری ران پر چاقو مارا تھا......"

"اوہو! میں سوچ رہا تھا کہ تم لنگڑا کیوں رہے ہو؟" ڈوگو نے کہا "اس نے تمہاری ران میں چاقو اتار دیا؟......... سچ میں؟......عجیب بات ہے نا؟"

"اس میں عجیب کیا ہے؟" سولے اس کی طرف چبھتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے تمھیں چاقو مار دیا...... صرف اس لیے کہ تم نے اس سے رقم کے لیے درخواست کی تھی؟"

"کوئی بے وقوف ہی اس بات پر اعتبار کرے گا کہ وہ کوٹ اور بیگ صرف پندرہ شیلنگ مالیت کے تھے۔" سولے نے کہا۔

"اور ظاہر ہے کہ تم بیوقوف نہیں ہو...... کیوں؟" ڈوگو چٹخارہ لے کر بولا۔ "تو تم نے کیا کیا؟"

"میں نے اسے بری طرح پیٹ ڈالا" سولے دانت پیس کر بولا۔

"چلو ٹھیک ہے" ڈوگو بولا "لیکن افسوس یہ ہے کہ تم نے اسے جتنی چوٹ پہونچائی، اس نے تمھیں اس سے کہیں زیادہ واپس کر دیا" اس نے پھر چٹخارہ لیا۔

"ایک خون اگلتا زخم مذاق نہیں ہوتا" سُولے نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تو مذاق کون کر رہا ہے؟........ مجھے بھی چاقو کے زخم لگ چکے ہیں...... اگر تم رات میں چاقو لے کر نکلتے ہو تو تمہیں خود بھی چاقو کا زخم کھانے کے لیے تیار رہنا ہوگا..........

ہمیں ایسی باتوں کو اپنا پیشہ ورانہ خطرہ سمجھنا چاہیے۔"

"بے شک" سولے نے کہا "لیکن ایسا سوچ لینے سے زخم اچھا تو نہیں ہو جاتا؟"

"نہیں .... اس کے لیے ہسپتال موجود ہے ...." ڈوگو نے کہا۔

"مجھے پتا ہے......لیکن ہسپتال میں علاج سے پہلے زخم لگنے کی وجہ پوچھی جاتی ہے۔"

تھوڑی ہی دیر بعد وہ لوگ گاؤں میں داخل ہو رہے تھے۔ ان کے سامنے چوڑا راستہ کئی پتلی پتلی گلیوں میں تقسیم ہو کر گھروں کی طرف جا رہا تھا۔ سُولے ایک لمحے کو رکا، پھر ایک راستے پر چل پڑا۔ دونوں اپنے اردگرد محتاط نگاہیں ڈالتے، خاموش قدموں سے چلے جا رہے تھے۔ مٹی کے ان گنت مکانوں میں سے کسی میں بھی روشنی کی کوئی کرن دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ تمام کھڑکیاں اور سوراخ بند تھے..... شاید طوفان کی آمد کے ڈر سے۔ مشرق کی جانب سے بجلی کی گرج بار بار سنائی دے رہی تھی۔ گاؤں کے راستوں پر ان کے سوا اگر کوئی تھا تو وہ چند بھیڑیں اور بکریاں تھیں جو ان کی آہٹ پر چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ ہر تھوڑی دیر بعد سُولے کسی مکان کے پاس رکتا، دونوں آس پاس ایک بھرپور نگاہ ڈالتے، وہ اپنے ساتھی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا، وہ اپنا سر نفی میں ہلاتا اور پھر دونوں آگے بڑھ جاتے۔

وہ دونوں پندرہ منٹ تک چلتے رہے۔ اچانک بجلی کی ایک انتہائی تیز کوندے نے جیسے ان کی آنکھیں اچک لیں۔

"ہمیں جلدی کرنی چاہیے۔" ڈوگو نے سرگوشی کی "طوفان قریب آ چکا ہے۔"

سُولے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان سے چند گز کے فاصلے پر ایک بوسیدہ سا مکان تھا۔ وہ اس کے قریب گئے۔ مکان کی حالت سے انھیں کوئی مطلب نہیں تھا۔ ان کا یہ برسوں پرانا تجربہ تھا کہ مکان کی ظاہری حالت کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں، کہ اس میں کتنا مال ملے گا۔ کئی بار بوسیدہ جھونپڑیوں میں انھیں کافی دولت مل چکی تھی۔ ڈوگو نے سُولے کی جانب دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

"تم باہر ٹھہرو......اور...... جاگتے رہنا" سُولے نے کہا۔ اس نے ایک بند کھڑکی کی جانب اشارہ کیا "تم وہاں کھڑے رہ سکتے ہو۔"

ڈوگو اپنی جگہ پر چلا گیا۔ سُولے لکڑی کے ایک بوسیدہ دروازے پر قسمت آزمائی کرنے لگا۔ ڈوگو کے آزمودہ کار کانوں نے بھی کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنی اور اسے پتا بھی نہ چلا کہ کب سُولے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ حالاں کہ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے لیکن اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے وہاں کھڑے صدیاں بیت گئی ہوں۔ اچانک اس نے دیکھا کہ اس کے قریب موجود کھڑکی نہایت آہستگی کے ساتھ کھل رہی ہے۔ وہ دیوار سے چپک گیا۔ مگر یہ سُولے کے موٹے ہاتھ تھے جو کھڑکی سے باہر آئے تھے۔ ان میں ایک بڑا سا تونبا (کھوکھلا کیا ہوا کدو جس میں سامان رکھتے ہیں) تھا۔ ڈوگو نے تونبا تھام لیا۔ اس کے وزن سے اسے حیرت ہوئی۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ یہاں کے لوگ تونبوں پر بینک سے زیادہ بھروسا کرتے تھے اور اپنا سارا مال انھی میں رکھتے تھے۔

"چشمے کے کنارے....." سولے نے کھلی ہوئی کھڑکی سے سرگوشی کی۔

ڈوگو سمجھ گیا۔ تونبے کو اپنے سر پر اٹھائے وہ بڑی تیز رفتاری سے چشمے کی جانب چل پڑا۔ سولے مکان سے نکل کر اس کے پاس آ جائے گا۔

چشمے کے پاس پہنچ کر اس نے تونبے کو احتیاط سے زمین پر رکھ دیا۔ اس نے اس کے اوپر لگے ہوئے ڈھکن کو ہٹایا۔ اگر اس کے اندر کوئی قیمتی چیز ہے تو پھر اسے اور سُولے کو اس کے دو برابر حصے کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس نے سوچا۔ اگر وہ اس میں سے کچھ نکال لے گا تو سولے کو پتا کیسے چلے گا۔ اس نے یہ تونبا کھڑکی سے اس کے حوالے کرنے سے قبل اس میں موجود اشیا کو دیکھا ہی کب ہوگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تونبے کے اندر ڈالا۔ اچانک اسے اپنی کلائی پر تیز ٹیس کا احساس ہوا۔ اس کے منھ سے ایک حیرت زدہ چیخ نکلی اور اس نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے باہر کھینچ لیا۔ اس نے اپنی کلائی کا قریب سے معائنہ کیا اور پھر بڑی تیز رفتاری وہ کوسنے اور گالیاں بکنے لگا۔ وہ دنیا کی ہر چیز کو وہ زبانوں میں، جنھیں وہ جانتا تھا، بے تحاشہ گالیاں بک رہا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کو پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا اور ہلکی آواز میں گالیاں بکنے لگا۔ اس نے سولے کے قدموں کی آہٹ سنی اور خاموش ہو گیا۔ اس نے تونبے کا ڈھکن بند کر دیا اور انتظار کرنے لگا۔

"کوئی مشکل تو نہیں پیش آئی۔"

"نہیں..... ایسا کچھ نہیں ہوا۔" سُولے نے جواب دیا۔

وہ دونوں تونبے پر جھک گئے۔ ڈوگو نے اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں کلائی کو دبا رکھا تھا لیکن سُولے نے اس بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔

"تم نے اسے کھولا تھا؟" سُولے نے پوچھا۔

"کون؟ میں نے؟..... ارے نہیں!" ڈوگو نے جواب دیا۔

سُولے کو اس پر اعتبار نہیں آیا اور یہ ڈوگو کو بھی پتا تھا۔

"اس میں اتنا بھاری کیا ہے۔" ڈوگو کے لہجے میں تجسس تھا۔

"دیکھتے ہیں....." سولے نے کہا۔

اس نے ڈھکن ہٹایا اور اپنا ہاتھ تونبے کے کھلے منھ کے اندر داخل کیا۔ اسے اپنی کلائی پر تیز ٹیس کا احساس ہوا۔ اس نے فوراً اپنا ہاتھ تونبے سے باہر کھینچ لیا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ ڈوگو بھی کھڑا ہو گیا۔ پہلی بار سُولے نے دیکھا کہ ڈوگو اپنی کلائی کو دوسرے ہاتھ سے تھامے ہوئے ہے۔ کافی دیر تک دونوں ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے خاموش کھڑے رہے۔

"جیسا کہ تم ہر بار یہ ضد کیا کرتے ہو کہ ہمیں ہر چیز میں برابر کا حصہ دار ہونا چاہیے۔" ڈوگو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

بڑی ہی دھیمی آواز میں سُولے نے بولنا شروع کیا..... وہ ڈوگو کو ہر وہ گالی دے رہا تھا جو اسے یاد تھی۔ جواب میں ڈوگو بھی اسے ویسی ہی گالیاں دے رہا تھا۔ دونوں اس وقت خاموش ہوئے جب ان کے پاس گالیوں کا ذخیرہ ختم ہو گیا۔

"میں گھر جا رہا ہوں۔" ڈوگو نے کہا۔

"رکو....." سُولے نے کہا۔ اپنے دوسرے ہاتھ کو جیب میں ڈال کر اس نے ماچس نکالی۔ بڑی دقتوں سے اس نے ماچس جلائی اور تونبے کے منھ کے پاس لے جا کر اس کے اندر جھانکا۔

"گھر جانا ضروری نہیں ہے۔" اس نے ڈوگو سے کہا۔

"کیوں.....؟" ڈوگو نے پوچھا۔

"اس کے اندر ایک غصے میں بھرا کوبرا سانپ موجود ہے" سُولے بولا۔

ڈوگو کو اچانک اپنا ہاتھ بہت بھاری ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ درد بہت تیز تھا۔ وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

"میں ابھی بھی نہیں سمجھا کہ میں گھر کیوں نہیں جا سکتا؟" اس نے پوچھا۔

"کیا تم نے کبھی وہ کہاوت نہیں سنی، کہ جسے کوبرا کاٹ لیتا ہے، وہ کوبرے کے قدموں ہی میں دم توڑتا ہے؟..... اس کا زہر نہایت سریع الاثر ہوتا ہے..... تم جیسے سور کی اولاد کے لیے بالکل مناسب..... تم گھر تک پہنچ ہی نہیں پاؤ گے..... بہتر ہے کہ بیٹھ جاؤ اور یہیں مرو۔"

ڈوگو یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا لیکن بڑھتے ہوئے درد نے اسے وہیں بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔

وہ لوگ کئی منٹوں تک خاموش بیٹھے رہے..... ان کے اردگرد بجلیاں کوندتی رہیں۔

آخر ڈوگو نے کہا "کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ تمھاری آخری لُوٹ ایک سپیرے کا تونبا تھا۔"

"میرے خیال میں اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز، بات یہ ہے کہ اس میں کوئی اور سانپ نہیں، بلکہ کوبرا تھا..... تمھارا کیا خیال ہے؟" سُولے نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ساری مضحکہ خیز باتیں اس رات کے بیتنے سے قبل ہی انجام پا جائیں گی۔" ڈوگو بولا۔ وہ درد سے برے برے منھ بنا رہا تھا۔

"ہاں..... مثال کے طور پر دو بے ضرر سی موتیں....." سُولے بولا۔

"ہمیں اس کمبخت سانپ کو بھی مار ڈالنا چاہیے" ڈوگو نے مشورہ دیا۔

اس نے اٹھ کر چشمے کے کنارے سے ایک پتھر اٹھانے کی کوشش کی لیکن اٹھا نہیں سکا۔ "آہ..... ٹھیک ہے" وہ زمین پر لیٹتا ہوا بولا، "کوئی فرق نہیں پڑتا......"

بارش شروع ہو گئی۔

"لیکن بارش میں کیوں مریں؟" ڈوگو غصے سے بولا۔

"بارش میں بھیگ کر مرو تو تمھارے لیے بہتر ہے کیوں کہ یہاں سے تمھیں سیدھے جہنم میں جانا ہے۔" سُولے نے کہا۔

اپنے دانتوں کو بھینچے ہوئے وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے تونبے تک پہنچا۔ وہ اپنے غیر زخمی ہاتھ میں خنجر تھامے ہوئے تھا۔ اپنی آنکھیں بھینچ کر اس نے خنجر اور اپنا ہاتھ تونبے کے اندر داخل کیا اور سانپ کے بل کھاتے جسم پر خنجر کے ان گنت وار کیے۔ اس دوران وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ چند منٹ کے بعد جب وہ رینگتا ہوا وہاں سے ہٹ کر زمین پر لیٹا تو اس کی سانسیں اس کی ناک سے سیٹیوں کی طرح نکل رہی تھیں..... اس کا بازو سانپ کے دانتوں کے نشانات سے بھرا پڑا تھا..... لیکن..... سانپ مر چکا تھا۔

کئی منٹ خاموشی سے گزر گئے۔ زہر نے انھیں اپنے خونی پنجے میں بری طرح جکڑ لیا تھا..... خاص طور پر سُولے کو..... جو اپنی کراہوں کو روک نہیں پا رہا تھا۔ اب صرف چند لمحوں کی دیر تھی۔

"اس طرح اپنے انجام کو پہنچنا کتنا درد ناک ہے۔" ڈوگو بدبدایا۔

"جو بھی ہو..... تمھارے لیے یہ اتنا برا بھی نہیں تھا..........خبیث کہیں کے۔" سُولے نے بڑی مشکل سے کہا "یہ تمھاری زندگی کا اختتام ہے..........لیکن تمھیں پتا ہونا چاہیے کہ تم جیسوں کی زندگی کا ایک نہ ایک دن ایسا ہی اختتام ہوتا ہے..... تم سڑے ہوئے کتے۔" اس نے ایک بڑی گہری سانس لی۔ "آہ.....!" اس نے آخری سانس لیتے ہوئے کہا "اللہ کی مرضی پوری ہو کر رہتی ہے۔"

بارش تیزی سے ہو رہی تھی۔

Original Story : Will Of Allah
By : David Owoyele (Nigeria)

www.avadhnama.com
AVADHNAMA

اپنا وطن

اودھ نامہ
لکھنؤ۔اتوار ۱۵-دسمبر ۲۰۲۴ء

جمہوریت کی حفاظت کیلئے ہم کانگریس کے ساتھ ہیں: ڈی ایم کے

آئین نے چھوا چھوت کو ختم کیا، سماجی انصاف، خواندگی اور معاشی ترقی کو فروغ دیا ہے، تمام تر کامیابیوں کے باوجود چیلنجز بھی ہیں، لوک سبھا میں لیڈروں کا بیان

نئی دہلی۔ (یو این آئی) دراوڑ منیتر کزگم (ڈی ایم کے) کے اے راجہ نے آج کہا کہ ان کی پارٹی کو یقینی طور پر کانگریس سے شکایات ہیں لیکن آج وہ ملک میں جمہوریت، سوشلزم اور سیکولرازم کے تحفظ کے لیے اس کے ساتھ بیٹھی ہے۔ آئین کے 75 سال کے شاندار سفر پر لوک سبھا میں دو روزہ بحث کے دوسرے دن بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے مسٹر راجہ نے کہا ان کی پارٹی کو کانگریس سے ضرور شکایات ہیں لیکن ہمیں آئین، جمہوریت، سیکولرازم اور سوشلزم کے بارے میں فکر ہے۔ اس لیے ان کی پارٹی کانگریس کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس وقت جمہوریت، سوشلزم اور سیکولرازم کو دبا دیا گیا ہے، اسی لیے میں کانگریس کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیسوانند بھارتی کیس میں سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے واضح کر دیا تھا کہ آئین میں ترمیم کی جاسکتی ہے لیکن اس کی بنیادی روح کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ مسٹر راجہ نے کہا کہ دامودر ونائک ساورکر سب سے پہلے ہندو قوم کی بات کرنے والے تھے، محمد علی جناح نے ان کے بعد دو قوموں کی بات شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے ہندو قوم کے اصول کو قبول نہیں کیا تھا۔ بحث میں شامل ہوتے ہوئے تلگو دیشم کے ایل سری کرشنا دیوریالو نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ایک بہت ہی شاندار آئین بنایا، لیکن دستور ساز اسمبلی کے دیگر اراکین نے بھی اسے بنانے میں بہت مدد کی۔ مسٹر دیوریالو نے کہا کہ جب سابق وزیر اعلیٰ این ٹی راؤ چیف منسٹر تھے اور علاج کے لئے امریکہ گئے تھے تو آندھرا پردیش میں ان کی حکومت گرا دی گئی، کیا یہ آئین کے مطابق تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہماری جمہوریت ڈاکٹر امبیڈکر کے بنائے ہوئے بہت اچھے آئین کی وجہ سے زندہ ہے، ہم سب مل کر آئین کو برقرار رکھیں گے۔

راشٹریہ جنتا دل کے سدھا کر سنگھ نے کہا کہ آئین ایک زندہ دستاویز ہے جو سانس لیتا ہے اور وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ 2014 سے ہماری آئینی اقدار ختم ہو رہی ہیں۔ شفافیت اور انصاف کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وائی ایس آر کانگریس پارٹی کے ایم گرومورتی نے کہا کہ آئین نے چھوا چھوت کو ختم کیا، سماجی انصاف، خواندگی اور معاشی ترقی کو فروغ دیا ہے۔ تمام تر کامیابیوں کے باوجود چیلنجز بھی ہیں۔ کل دو لیڈروں نے ہمارے لیڈر پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی۔ آزاد رکن راجیش رنجن عرف پپو یادو نے کہا کہ ہمارے ملک کا آئین گیتا کی طرح ہے جس کی بنیاد واسدھیو کٹمبکم اور تمام مذاہب کی مساوات پر مبنی ہے۔ ایک شخص نے جدوجہد شروع کی۔ مسٹر راہل گاندھی نے مدد کی۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے اسے پکڑ لیا۔ کل اس کے والدین نے خودکشی کر لی۔ انہوں نے کہا کہ اس نے 80 لاکھ کروڑ روپے کے میڈیکل مافیا اور 40 لاکھ کروڑ روپے کے تعلیمی مافیا کو جنم دیا۔ انہوں نے ریزرویشن اور آبادی کے بارے میں بات کی۔ کانگریس کے سکھ دیو بھگت نے کہا کہ کل حکمراں جماعت نے پنڈت جواہر لال نہرو کو گالی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے لیڈروں نے آئین پر سوالات اٹھائے ہیں اور اسے ہندوستانی اقدار کے منافی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قبائلیوں کے حقوق چھینے جا رہے ہیں۔ ان کی شناخت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ پریزائیڈنگ آفیسر جگدمبیکا پال کی مداخلت سے ناراض ہو کر انہوں نے الزام لگایا کہ قبائلیوں کی آواز کو دبایا جا رہا ہے۔

جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے وجے کمار ہنسدک نے کہا کہ آئین نے ریزرویشن کا حق دیا ہے اور آئین کا مقصد کمزوروں کو آگے لانا رہا ہے، لیکن آج سرکاری نوکریوں کو ختم کر کے پچھلے دروازے سے آئین کو ختم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بی جے پی پر ہنگامی حالات پیدا کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ کو پانچ ماہ تک جیل میں رکھا گیا۔ بی جے پی والے انتخابات کے دوران جھوٹ بولتے ہیں اور عوام سے جو وعدے کرتے ہیں وہ پورے نہیں کرتے۔ بی جے پی کے انوراگ ٹھاکر نے کہا ہے کہ کانگریس نے ہمیشہ آئین کی خلاف ورزی کی ہے اور اس نے آئین کو تباہ کرنے کا کام کیا ہے۔ کانگریس کے لیڈر آج آئین کو بچانے کی بات کرتے ہیں، لیکن سچائی یہ ہے کہ کانگریس نے آزادی کے بعد سے ہی آئین کو تباہ کرنے کا کام کیا ہے۔ شیوسینا کے ڈاکٹر شری کانت ایکناتھ شنڈے نے کہا کہ کانگریس کے لیڈر ابھے مدرا کی بات کرتے ہیں۔ ابھے مدرا عدم تشدد کی علامت ہے لیکن کانگریس کے دور میں 1984 میں سکھوں کی نسل کشی کی گئی۔ کانگریس کے دور میں ہی 1070 پر تشدد واقعات ہوئے، کار سیوکوں کو گولی ماری گئی۔ ویر ساورکر پر مسٹر گاندھی کے حملے پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ایک بہادر جنگجو تھے اور پورا ملک ان کی پوجا کرتا ہے۔ کانگریس آئین مخالف ہے اور اس آئین کی وجہ سے کانگریس 400 سے 40 اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ پارلیمنٹ میں پہنچی ہے۔ اس آئین کی مضبوطی نے کانگریس کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ وہ مہاراشٹر میں اپوزیشن لیڈر بن سکے۔ جب کانگریس اور اپوزیشن لیڈروں کے بارے میں مسٹر شنڈے کے تبصروں پر ایوان میں ہنگامہ ہوا تو پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ پریزائیڈنگ آفیسر نے کہا ہے کہ مسٹر گاندھی کو ان پر کئے گئے تبصروں کا جواب دینے کا موقع دیا جائے گا۔ اپوزیشن اراکین نے ہنگامہ آرائی جاری رکھی۔ ہنگامے کے درمیان مسٹر شنڈے نے اپنی تقریر جاری رکھی اور کانگریس پر حملہ جاری رکھا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ آئین کو کمزور کرنے کا کام کیا ہے اور آئین بنانے والے بابا صاحب امبیڈکر اس کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور انہیں پارلیمنٹ میں داخل ہونے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔ انہوں نے ایک کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر ڈاکٹر امبیڈکر کو پارلیمنٹ سے بے دخل کرنے کا کام کیا تھا۔

بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے تیجسوی سوریا نے کہا کہ آئین ہماری تہذیب کا ایک تعارف ہے جو مذہب پر مبنی ہے۔ بابا صاحب امبیڈکر نے اپنشد کا حوالہ دیا تھا کہ اگر ہر کوئی برہما بن جائے تو پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ہندوستان کو ایک قوم کے طور پر پوجتی ہے جب کہ کانگریس اسے ریاستوں کا ایک متضاد اتحاد سمجھتی ہے۔

پرینکا گاندھی اور دیگر اراکینِ پارلیمنٹ کا پارلیمنٹ میں احتجاج

وائناڈ کے لیے ریلیف پیکیج کا مطالبہ، مرکز پر سیاسی بنیادوں پر امداد روکنے کا الزام

نئی دہلی: کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی اور کیرالہ کے کئی اراکینِ پارلیمنٹ نے ہفتے کو پارلیمنٹ کے احاطے میں وائناڈ میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ سے متاثرہ افراد کے لیے ریلیف پیکیج کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا۔ پرینکا گاندھی اور دیگر اراکینِ پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کے مکر دوار کے قریب جمع ہو کر 'وائناڈ کے ساتھ بھید بھاؤ بند کرو' کے نعرے لگائے۔ وائناڈ سے لوک سبھا کی ممبر پرینکا گاندھی نے کہا کہ مرکزی حکومت وائناڈ کو خصوصی پیکیج دینے سے انکار کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں انہوں نے وزیر داخلہ امت شاہ سے درخواست کی اور وزیر اعظم کو بھی خط لکھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی طرح ہماچل پردیش میں بھی بڑی تباہی ہوئی ہے اور وہاں کے لئے بھی مرکزی حکومت سے مدد مانگی جا رہی ہے۔ پرینکا گاندھی نے مرکز پر الزام لگایا کہ سیاسی وجوہات کی بنا پر متاثرین کو ان کے حق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان کے تمام شہری مساوی سلوک کے مستحق ہیں اور قدرتی آفات کے معاملے میں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔" پرینکا گاندھی نے اس معاملے پر پہلے بھی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کی تھی۔ اس احتجاج کے پس منظر میں مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نیتیا نند رائے نے جمعرات کو لوک سبھا میں کہا تھا کہ وائناڈ کی لینڈ سلائیڈنگ کے حادثے پر سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت نے اس حادثے کے بعد فوری اقدامات کیے اور ریاست کو مکمل مدد فراہم کی۔ رائے نے کہا کہ اپوزیشن کو مودی حکومت کے تعاون کو تسلیم کرنا چاہیے اور اس معاملے پر سیاست کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ (ترمیمی) بل 2024 پر بات چیت کے دوران یہ بھی کہا کہ حکومت ہر متاثرہ علاقے کی مدد کے لیے پر عزم ہے۔

نتیش اپنی شبیہ کو بہتر بنانے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کریں گے: تیجسوی

پٹنہ۔ (یو این آئی) بہار اسمبلی میں اپوزیشن اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار اپنی شبیہ کو بہتر بنانے کے لیے مہیلا سمواد یاترا میں کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو مجوزہ مہیلا سمواد یاترا کے حوالہ سے نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت مسٹر نتیش کمار کے دورہ کے دوران صرف تشہیر اور چائے پانی پر کروڑوں روپے خرچ کرنے جا رہی ہے۔ مسٹر یادو نے ہفتہ کے روز محکمہ دیہی ترقی کی طرف سے 20 نومبر کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کی کاپی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر شیئر کی۔ اس میں سے 104 کروڑ 10 لاکھ 93 ہزار روپے خواتین کو با اختیار بنانے کی اسکیموں کی تشہیر پر خرچ کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ان پروگراموں میں آنے والی خواتین کے لیے ریفریشمنٹ اور چائے پانی کے لیے 114 کروڑ، تین لاکھ 27 روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تیجسوی یادو نے ایکس پر لکھا، وزیر اعلیٰ نتیش کمار یاترا کے لیے 104 کروڑ روپے اور خواتین کے نام پر سوشل میڈیا پر تشہیر اور داغدار امیج کو بہتر کرنے کے لیے سرکاری خزانے سے 114 کروڑ روپے خرچ کریں گے۔

دہلی کے اسکولوں کو پھر دھمکی بھرے ای میل، پولیس ٹیم جانچ کے لیے اسکول پہنچی

نئی دہلی۔ دہلی کے کئی اسکولوں میں 7 دن کے اندر تیسری بار بم کی دھمکی ملی ہے۔ دھمکی کی خبر کے بعد ڈی پی ایس آر کے پورم میں پولیس کی ٹیم اسکول میں پہنچ گئی ہے اور جانچ شروع کر دی ہے۔ دھمکی والا ای میل صبح 6 بجے آیا تھا۔ دہلی کے اسکولوں میں دھمکی سے جڑا دو دن میں یہ دوسرا معاملہ ہے۔ حالانکہ ابھی تک جتنے بھی دھمکی کے ای میل آئے ہیں سبھی فرضی ثابت ہوئے ہیں۔ اے این آئی نے پولیس کے حوالے سے بتایا کہ آر کے پورم کے دہلی پبلک اسکول سمیت دہلی کے کئی اسکولوں کو ہفتہ کو ایک بار پھر ای میل کے ذریعہ بم کی دھمکی ملی۔ پولیس افسر اور دیگر ٹیمیں ان اسکولوں میں موجود ہیں۔ افسروں نے ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ یہ بم کی دھمکیاں جھوٹی ہیں یا نہیں۔ ویسے دھمکی بھرے ای میل میں کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ جمعہ کو بھی دہلی کے 30 اسکولوں کو دھمکی ملی تھی۔ اسکولوں میں ای میل بھیجنے والے نے لکھا تھا کہ 13 سے 14 دسمبر کو پیرینٹس میٹنگ اور اسپورٹس ڈے پر بم دھماکے ہوں گے۔ جانچ میں پتہ چلا تھا کہ ای میل ملک کے باہر سے آئے تھے۔ شرینواس کے کیمبرج اسکول کی پرنسپل مادھوی گوسوامی نے کہا تھا کہ صبح 5:50 بجے دھمکی بھرا ای میل دیکھا تو پولیس اور پیرینٹس اور اسکول بس کے ڈرائیورس کو خبر دی تھی۔ 13 دسمبر کو پچھم وہار کے بھٹناگر انٹرنیشنل اسکول، شری نواس پوری کے کیمبرج اسکول، ڈی پی ایس امر کالونی، ڈیفنس کالونی کے ساؤتھ دہلی پبلک اسکول، صفدر جنگ کے دہلی پولیس پبلک اسکول اور روہنی کے وینکٹیشور گلوبل اسکول میں فون آئے تھے، جس کے بعد جانچ ٹیم پہنچی لیکن کچھ بھی مشتبہ نہیں ملا۔ اس سے پہلے 9 دسمبر کو صبح میں دہلی کے 40 اسکولوں کو ای میل کے ذریعہ بم سے اڑانے کی دھمکی ملی تھی۔ ان میں مادر میری اسکول، برٹش اسکول، سلوان پبلک اسکول، کیمبرج اسکول شامل تھے۔ دھمکی ای میل کے ذریعہ دی گئی۔ میل بھیجنے والے نے بم دھماکہ نہ کرنے کے بدلے 30 ہزار امریکی ڈالر مانگے تھے۔ اس کے بعد پولیس، ڈاگ اسکواڈ، سرچنگ اسکواڈ اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں وہاں بھیجی گئیں۔ حالانکہ تلاشی میں کچھ بھی مشتبہ نہیں ملا ہے۔

کیجریوال نے وعدے پورے نہ کرنے کا اعتراف کیا

میرے پاس دوسرا پلان ہے، پیسہ ہے، ایک موقع اور دیجیے، اگلے پانچ سال میں ضرور پورا کردوں گا

نئی دہلی۔ دہلی میں اسمبلی انتخابات سے قبل سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے یہ قبول کر لیا ہے کہ 2020 میں کیے گئے اپنے تینوں وعدوں کو وہ پانچ سال میں مکمل نہیں کر پائے ہیں۔ کیجریوال کے ذریعہ کیے گئے وعدے میں یمنا کی صفائی بھی شامل ہے۔ گزشتہ انتخاب میں انہوں نے کئی مواقع پر خود کو یہ چیلنج دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر وہ پانچ سال میں یمنا کو ڈبکی لگانے لائق نہیں بنا پائے تو 2025 میں انہیں ووٹ نہیں دیا جائے۔ کیجریوال نے کہا کہ وہ عوام کے سامنے قبول کریں گے کہ وعدہ پورا نہیں ہو پایا ہے اور اس کے لیے انہیں ایک موقع اور دیا جائے۔ انڈیا ٹوڈے کی ایک تقریب میں عاپ کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے اپنے ادھورے وعدوں کی بات قبول کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے گارنٹی دی تھی کہ یمنا صاف کر دیں گے اور نہ کر سکے تو 2025 میں ووٹ مت دینا۔ اس پر کیجریوال نے کہا، جی میں مانتا ہوں، میں نے گزشتہ انتخاب میں تین وعدے کیے تھے۔ میں نے کہا تھا یمنا صاف کر دوں گا، میں نے کہا تھا ہر گھر میں ٹوٹی سے صاف پانی آئے گا اور تیسرا میں نے کہا تھا کہ دہلی کی سڑکوں کو یورپ کی سڑکوں جیسی بنا دیں گے، میں ایسا نہیں کر سکا۔

کیجریوال نے آگے کہا کہ وہ عوام کے درمیان جا کر قبول کریں گے کہ وہ ان تینوں کاموں کو پورا نہیں کر پائے۔ انہوں نے کہا لیکن میرے پاس دوسرا پلان ہے، پیسہ ہے، ایک موقع اور دیجیے، اگلے پانچ سال میں ضرور پورا کر دوں گا۔" انہوں نے کہا کہ پہلے کورونا اور پھر پارٹی کے بڑے رہنماؤں کے جیل جانے کی وجہ سے وہ ان وعدوں کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ غور طلب ہے کہ 2020 کے اسمبلی انتخابات میں اروند کیجریوال نے جن وعدوں پر لوگوں سے ووٹ مانگا تھا اس میں یمنا صفائی اور 24 گھنٹے گھر۔گھر پینے کا صاف پانی پہنچانے کا وعدہ سب سے اہم تھا۔ اروند کیجریوال نے یمنا صفائی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر وہ پانچ سال میں یمنا صاف نہیں کر پائے تو 2025 میں انہیں ووٹ نہ دیا جائے۔ ایک ٹی وی پروگرام میں انہوں نے کہا تھا "جیسے ابھی کوئی کہہ رہا ہے تھا کہ یمنا صاف نہیں کی میں نے، 2025 تک نہ کروں تو ووٹ مت دینا۔ 5 سال کا ٹائم چاہیے۔ 5 سال میں نہ کریں تو اگلی بار ووٹ مت دینا۔ میں نے دہلی میں 10 بار کہا ہے- اگر میں 2025 تک یمنا صاف نہ کروں، اگلی بار مجھے ووٹ مت دینا۔" ایک دیگر چینل پر انہوں نے کہا تھا کہ وہ 2025 میں انتخاب سے قبل یمنا میں ڈبکی لگا کر دکھائیں گے اور اگر ایسا نہ کریں تو انہیں ووٹ نہ دیا جائے۔

دہلی میں ووٹر لسٹ پر تنازع

انتخابی کمیشن نے شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کیں

نئی دہلی: دہلی میں 2025 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کے دوران عام آدمی پارٹی (عاپ) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے بعد انتخابی کمیشن نے دہلی کے چیف الیکشن آفیسر (سی ای او) کو ہدایات جاری کی ہیں۔ ان ہدایات میں زور دیا گیا ہے کہ ووٹر لسٹ کی تیاری میں مکمل شفافیت کو یقینی بنایا جائے اور سیاسی جماعتوں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کو دور کیا جائے۔ عاپ کے ایک وفد نے انتخابی کمیشن سے ملاقات کے دوران یہ دعویٰ کیا تھا کہ دہلی میں بڑی تعداد میں درست اور قانونی ووٹرز کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے جا رہے ہیں اور اس عمل میں بی جے پی کے دباؤ کا کردار ہے۔ دوسری طرف، بی جے پی نے مطالبہ کیا تھا کہ ووٹر لسٹ سے غیر قانونی تارکین وطن اور گھوسٹ ووٹرز کے نام فوری طور پر ہٹائے جائیں۔ ان شکایات کے پیش نظر الیکشن کمیشن نے دہلی کے چیف الیکشن آفیسر کو حکم دیا ہے کہ وہ انتخابی قوانین اور ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ ووٹر لسٹ سے کسی کا نام ہٹانے کا عمل صرف انتخابی رجسٹریشن افسر (ای آر او) کے مقررہ تصدیقی عمل کے ذریعے ہی ممکن ہوگا۔ خاص طور پر ان پولنگ مراکز پر جہاں ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے کی شرح 2 فیصد سے زیادہ ہو یا جہاں کسی ایک فرد کی طرف سے 5 یا اس سے زیادہ اعتراضات درج کیے گئے ہوں۔ انتخابی کمیشن نے دہلی کے الیکشن آفس کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ دعوؤں اور اعتراضات کی فہرستیں سیاسی جماعتوں کے ساتھ باقاعدگی سے شیئر کی جائیں اور ان فہرستوں کو دہلی کے سی ای او کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جائے تاکہ عوام اور سیاسی جماعتوں کو مکمل معلومات تک رسائی حاصل ہو۔ انتخابی کمیشن کا مقصد ہے کہ ووٹر لسٹ میں موجود فہرست کو درست اور شفاف بنایا جائے۔ اس عمل کے تحت، غیر قانونی یا غلط اندراجات کو کم سے کم کرنے اور اہل ووٹرز کے نام کسی غلطی کے تحت حذف ہونے سے بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انتخابی کمیشن کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات اس لیے ضروری ہیں تاکہ دہلی اسمبلی انتخابات سے قبل ووٹر لسٹ میں کسی قسم کی بے ضابطگی نہ ہو۔ کمیشن نے یہ یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ تمام اعتراضات کو شفاف طریقے سے حل کیا جائے گا اور ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ ووٹر لسٹ کو کسی بھی سیاسی دباؤ یا جانبداری سے آزاد رکھا جائے۔

اضافی زرعی قرضے کی حد بڑھا کر 2 لاکھ روپے کر دی گئی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) ریزرو بینک آف انڈیا نے زرعی معاون کام کاج کے لیے زرعی قرض کی حد کو 1.6 لاکھ روپے سے بڑھا کر 2 لاکھ روپے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ زرعی شعبے کی حمایت کے ایک قدم کے طور پر اور بڑھتی ہوئی لاگتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، بھارتیہ ریزرو بینک نے بغیر ضمانت کے زرعی قرضوں کی حد میں اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس میں منسلک زرعی سرگرمیوں کے لیے بھی قرضے شامل ہیں۔ موجودہ قرض کی حد ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے سے بڑھا کر فی قرض دہندہ دو لاکھ کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ افراط زر اور زرعی اخراجات میں اضافے کے اثرات کو تسلیم کرتا ہے اور کسانوں کو مالیاتی سہولت فراہم کرنے کا مقصد رکھتا ہے تاکہ وہ بغیر ضمانت قرض حاصل کر کے اپنی عملی اور ترقیاتی ضروریات پوری کر سکیں۔

زرعی قرضوں اور اس سے منسلک سرگرمیوں کے قرضے، جو 2 لاکھ روپے تک فی قرض دہندہ ہیں، کے لیے ضمانتی سیکورٹی اور مارجن کی شرائط ختم کر دیں۔ نظر ثانی شدہ رہنما خطوط کو فوری طور پر نافذ کریں تاکہ کسان برادری کو بروقت مالی امداد فراہم کی جا سکے۔ ان تبدیلیوں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں تاکہ کسانوں اور متعلقہ علاقوں کے سبھی متعلقین کے درمیان زیادہ سے زیادہ رسائی اور آگاہی کو یقینی بنایا جا سکے۔

یہ اقدام خاص طور پر چھوٹے اور حاشیہ پر موجود کسانوں کے لیے (جو شعبہ کا 86 فیصد سے زیادہ حصہ ہیں) قرضوں تک رسائی میں اضافہ کرتا ہے، جنہیں قرض لینے کے اخراجات میں کمی اور ضمانتی شرائط کے خاتمے سے فائدہ ملتا ہے۔

بی جے پی کا انتخابی ہندوتوا بے نقاب، ماضی کی جگہ مستقبل پر ہونی چاہیے بحث: آدتیہ ٹھاکرے

ممبئی۔ لوک سبھا میں 13 اور 14 دسمبر کو ہندوستانی آئین پر بحث ہوئی، جس میں برسراقتدار طبقہ اور حزب اختلاف کے لیڈران نے اپنی اپنی باتیں رکھیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز لوک سبھا میں آئین اور منوسمرتی کی کاپی دکھاتے ہوئے مودی حکومت پر حملہ کیا جس پر بیان بازیوں کا دور شروع ہو گیا ہے۔ اس معاملے میں شیوسینا یو بی ٹی رکن اسمبلی آدتیہ ٹھاکرے کا رد عمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے خصوصی طور پر بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا۔ آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ آئین اور ہمارے مستقبل پر بات ہونی چاہیے۔ آج آئین اگر دھوکے میں ہے تو اسے مہاراشٹر میں دیکھا گیا۔ آئین کی بے عزتی مہاراشٹر میں ہوئی تھی۔ 50 سال یا ہزار سال پہلے کیا ہوا، اس موضوع پر بی جے پی یا کانگریس کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں آج کے ایشوز پر بات کرنی چاہیے۔ انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ بی جے پی صرف انتخابات کے لیے ہندوؤں کا استعمال کرتی ہے اور پھر فرضی خبریں نشر کرنا شروع کر دیتی ہے۔ کچھ سدھی ونا ایک مندر کی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ سچائی یہ ہے کہ اگر آپ ملک بھر میں دیکھیں تو سب سے زیادہ ہندو اور ہندو مندر بی جے پی حکمراں ریاستوں میں ہی خطرے میں ہیں۔ آدتیہ ٹھاکرے کا کہنا ہے کہ دادر علاقہ میں 80 سال قدیم ہنومان مندر کو ہٹانے کا نوٹس بھیجا گیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ "ہماری مخالفت کے بعد بی جے پی کے کئی لیڈران ہنومان مندر پر ڈرامہ کرنے پہنچے تھے۔ اگر اتنی ہی ہمت ہے تو بنگلہ دیش میں ہندوؤں کو بچاؤ۔" انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا مطالبہ تھا ہنومان مندر کو بھیجے گئے نوٹس پر اسٹے لگانا چاہیے۔ کل ادھو ٹھاکرے نے بی جے پی کے نقلی ہندوتوا اور بی جے پی کے انتخابی ہندوتوا سے پردہ اٹھا دیا۔ آخر کار ریلوے نے دادر مندر کو دیے گئے نوٹس کو خارج کر دیا۔ آدتیہ ٹھاکرے نے یہ بھی کہا کہ وہ آج دادر مندر جا رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مہاراشٹر کے دادر ریلوے اسٹیشن کے باہر بنے ہنومان مندر کو اب نہیں ہٹایا جائے گا۔ ریلوے نے مندر کو دیے گئے نوٹس پر روک لگا دی ہے۔ سنٹرل ریلوے کی طرف سے کہا گیا ہے کہ بی جے پی لیڈر آشیش شیلار اور منگل پربھات لوڑھا کی گزارش پر ہنومان مندر کے خلاف ریلوے کے نوٹس پر فی الحال روک لگا دی گئی ہے۔

پرالی جلانے کے مسئلے کا ایک نظام پر مبنی حل تلاش کرنا ضروری: دھنکھڑ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ ہند جگدیپ دھنکھڑ نے پرالی جلانے کے مسئلے کے حل کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلے پر لاپرواہی خطرناک نتائج کا سبب بن رہی ہے۔ مسٹر دھنکھڑ نے قومی توانائی تحفظ دن 2024 کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پرالی جلانے کے مسئلے کا ایک نظام پر مبنی حل نکالا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ذمہ داری صرف چند افراد پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ انہوں نے کہا، "ہر سال راجدھانی دہلی پرالی جلانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خطرناک ماحولیاتی صورتحال سے متاثر ہوتی ہے۔ اس مسئلے کا ایک نظام پر مبنی حل تلاش کرنا ضروری ہے، اور اسے صرف چند افراد کی ذمہ داری نہیں سمجھا جا سکتا۔"

ہمارا ہندوتو ووٹ کے لیے نہیں ہے، یہ ہماری زندگی ہے: سنجے راوت

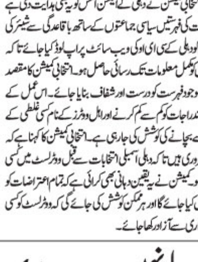

ممبئی۔ (یو این آئی) شیوسینا (ٹھاکرے) کے رہنما اور رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے مہاراشٹر کابینہ کی توسیع میں ہو رہی دیری پر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ نتیجہ کو 20 دن ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ ای وی ایم کے ذریعے بھاری اکثریت حاصل کرنے کے بعد بھی حکومت نہیں بنا پائے ہیں۔ کابینہ میں توسیع نہیں کی گئی۔ ریاست میں حکومت نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز قتل و غارت گری، ڈکیتی کی وارداتیں جاری ہیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ ناگپور میں وزیر اعلیٰ کا جلوس نکالا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ بادشاہ تقریبوں میں مگن ہے۔ ریاست میں کوئی وزیر داخلہ نہیں، وزیر صحت نہیں، وزیر تعلیم نہیں ...... یہ کیسی ریاست ہے؟ تینوں جماعتوں میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ اسی لیے ہم اس ریاست کے بارے میں فکر مند ہیں۔ آج صبح میڈیا سے بات کرتے ہوئے سنجے راوت نے کہا، "چاہے مہایوتی کسی کو وزیر بنائے، صرف تین پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف فائلیں نکالنے کرلانے والی ہیں۔ ایسی فائلیں اب باہر آنے لگی ہیں۔ ان تینوں کے آپسی مسائل کی وجہ سے مہاراشٹر کو نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ قانون ساز اسمبلی میں ہمارے قائد حزب اختلاف امباداس دانوے یقیناً اہم مسائل پر بات کریں گے۔ شیوسینا سربراہ ادھو ٹھاکرے بھی ناگپور کنونشن میں جا رہے ہیں۔ اس لیے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس سیشن کے دوران کوئی دھماکہ ہو سکتا ہے۔ دادر میں ہنومان مندر کے معاملے پر شیوسینا اور بی جے پی میں تنازع شروع ہو گیا ہے۔ کل، ادھو ٹھاکرے نے ایک پریس کانفرنس میں اس مسئلے کو آگے لایا۔ جس کے بعد بی جے پی کی جانب سے ان پر تنقید کی جا رہی ہے۔ اس تنقید کا جواب دیتے ہوئے سنجے راوت نے آج کہا، کیا بی جے پی کے سر میں سڑے ہوئے پیاز اور آلو ہیں؟ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہندوتوا کی اجارہ داری بی جے پی کے نام پر ہے؟ شیوسینا نے ہندوتوا کو بی جے پی میں متعارف کروایا۔ ہندوؤں کے دلوں پر راج کرنے والے بالا صاحب ٹھاکرے نے بی جے پی کی انگلی پکڑ کر انہیں ہندوتوا کی راہ پر گامزن کیا۔ اب ان لوگوں نے (بی جے پی والوں نے) اس سڑک پر بھی گڑھے کھود لیے ہیں۔ ہمارا ہندوتوا ووٹ کے لیے نہیں ہے۔

ہمارا آئین سب سے بڑا اور خوبصورت ہے: رجیجو

نئی دہلی۔ (یو این آئی) مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجیجو نے مساوات کو آئین کی روح قرار دیتے ہوئے آج لوک سبھا میں کہا کہ یہ تمام شہریوں کو مساوی حقوق اور مواقع فراہم کرتا ہے، اس لیے یہ دنیا میں ملک کا سب سے بڑا اور خوبصورت آئین ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے آئین کو اپنانے کے 75 سال کے شاندار سفر پر آج دوسرے دن بحث شروع کرتے ہوئے کہا کہ آئین کی روح کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس کے فلسفے کے ساتھ حکومت چلائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی وجہ سے آج ایک قبائلی خاتون ملک کے اعلیٰ ترین عہدے پر فائز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین نہ صرف دنیا کا سب سے بڑا ہے بلکہ سب سے خوبصورت بھی ہے، جس میں سب کے لیے دفعات موجود ہیں۔ ہمیں اس آئین پر فخر ہے۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ ہمارے ملک میں اقلیتی کمیشن ہے، جب کہ دوسرے ممالک میں ایسا نہیں ہے۔ اقلیتوں کے لیے خصوصی قانون بنایا گیا ہے۔ اقلیتوں کے لیے بہت سی اسکیمیں بنائی گئی ہیں، جن سے انہیں فائدہ مل رہا ہے۔ کانگریس کی حکومت ہو یا ہماری حکومت، سب نے اپنے اپنے طریقے سے کام کیا ہے۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ یہاں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے ملک کا امیج خراب ہو۔ ملک میں اقلیتیں محفوظ ہیں، اسی لیے دوسرے ممالک سے متاثرین یہاں آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بابا صاحب امبیڈکر نہ ہوتے تو ہم جیسے لوگ یہاں منتخب ہو کر ایوان میں نہ آتے۔ کچھ لوگوں نے بابا صاحب کی بات کی غلط تشریح کی اور کہنا شروع کر دیا کہ وہ ہندو مخالف بات کرتے ہیں، جبکہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ بابا صاحب نے کسی ایک مذہب کی بات نہیں کی۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ ملک کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے اس وقت کے تمام وزرائے اعلیٰ کو خط لکھ کر کہا تھا کہ اگر ریزرویشن کو فروغ دیا جائے گا تو ہنرمندوں کو نقصان پہنچے گا۔ پنڈت نہرو نے بھی کئی اجلاسوں میں اس قسم کی بات کہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس ہم باصلاحیت افراد کو بھی فروغ دینا چاہتے ہیں، لیکن غریب، پسماندہ اور محروموں کو کچل کر نہیں۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ بابا صاحب 1952 میں دوبارہ ایوان میں منتخب ہونا چاہتے تھے، لیکن کانگریس نے انہیں ہرانے کی سازش کی۔ کانگریس کو اس کے لیے ہم وطنوں سے معافی مانگنی چاہیے۔ کانگریس نے اپنے دور حکومت میں بابا صاحب کو بھارت رتن نہیں دیا۔ انہیں ایک ایسے وقت میں بھارت رتن سے نوازا گیا جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حمایت یافتہ حکومت اقتدار میں آئی تھی۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ ملک کو آگے لے جانے کے لیے سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ جب ہندوستان کو آزادی ملی تو کئی دوسرے ممالک کو بھی آزادی ملی۔ ہندوستان میں جمہوریت سب سے مضبوط ہے، لیکن یہ معیشت میں پیچھے رہ گئی، اسی لیے وزیر اعظم مودی نے ایک ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کا عزم کیا ہے۔

رام دیو پاسی اور شیام لال پال کے قتل کے قصوروار پولس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے

رائے بریلی، /۔سماج وادی پارٹی اور اتر پردیش کے قومی صدر۔ حکومت کے سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے 11 دسمبر 2024 کو ضلع جیل میں نظر بند قیدی رام دیو پاسی عرف گڈو ولد سنتو کی موت کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ریاستی صدر شیام لال پال کی قیادت میں سماج وادی پارٹی کے 9 رکنی وفد نے 11 دسمبر 2024 کو ضلع جیل میں نظر بند متوفی رام دیو پاسی کے لواحقین سے ملاقات کی، صورت حال سے آگاہی اور تعزیت کے لیے اسے گاؤں موہن پور، ماجرے لودی پور، تھانہ کھیرون روانہ کیا گیا، جہاں متوفی کی والدہ۔ مسز سکھانہ نے بتایا کہ 5 دسمبر کو سادہ وردی میں پولیس والے میرے گھر آئے اور میرے بیٹے رام دیو اور مجھے مارا پیٹا، ہمیں گاڑی میں بٹھا کر کھیرون تھانے لے گئے، جہاں میرے بیٹے کو بے دردی سے لاتیں، گھونسے اور مارا پیٹا۔ جب میں نے انکار کیا تو انہوں نے مجھے گالیاں دیں اور 6 دسمبر کو مجھے اور میرے بیٹے کو جھوٹے مقدمے میں جیل بھیج دیا۔ متوفی کی اہلیہ مسز مینا اور بہن نیلم نے وفد کے سامنے بتایا کہ 9 دسمبر کو جب وہ جیل جانے کے لیے گئے تو رام دیو نے بتایا کہ تھانے میں ان کی بری طرح پٹائی کی گئی، جس کی وجہ سے ان کی طبیعت بہت خراب ہے اور وہ اس قابل نہیں ہیں۔ مجھے جیل میں مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے، پھر 11 دسمبر کو مجھے اطلاع ملی کہ میرے شوہر کا جیل میں ہی انتقال ہو گیا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر شیام لال پال اور وفد نے متاثرہ خاندان کو تسلی دی اور کہا کہ یو۔پی۔ سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو اور سماج وادی پارٹی دکھ کی اس گھڑی میں انصاف دلانے کے لیے خاندان کے ساتھ ہیں۔ سماج وادی پارٹی خاندان کو ہر ممکن مدد فراہم کرتی رہے وفد میں ریاستی صدر کے ساتھ سی ایل۔ ورما ریاستی نائب صدر، شیام سندر بھارتی ایم ایل اے، راہول لودھی ایم ایل اے، ان۔ ویریندر یادو ضلع صدر، منیشور پاسی ضلع نائب صدر، چومحسن ریاستی سکریٹری، جگت پال ریاستی نائب صدر مزدور سبھا اتر پردیش نے موجودہ میڈیا کے سامنے پیش کیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا کہ قصوروار پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں جیل بھیجا جائے اور غریب متاثرہ خاندان کو ایک کروڑ روپے کی مالی امداد، سرکاری رہائش اور زرعی اراضی لیز پر دی جائے۔ ریاستی صدر شیام لال پال نے کہا کہ یو پی۔ بھارت میں جنگل راج جاری ہے، پولیس خود مختار ہے، بے گناہوں کو ہراساں کر رہی ہے اور مجرموں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ یہ واقعہ حکومتی مشینری کی طرف سے کیا گیا واقعہ ہے، یہ قابل سزا جرم ہے۔ شری پال نے کہا کہ جب قانون کا محافظ ہی شکاری بن جائے تو شکایت کس سے کی جائے؟ نیا پوروا بھتر گاؤں کے رہنے والے پارٹی کارکن گڈو پال کی ان کے گھر پر مشتبہ حالات میں موت پر ریاستی صدر شیام لال پال اور ضلع صدر انڈ ورہندر یادو، ایم ایل اے راہل لودھی کے ساتھ سابق بلاک سربراہ او ماشنکر یادو وغیرہ تعزیت کا اظہار کرنے اس موقع پر بنیادی طور پر ضلع جنرل سکریٹری ارشد خان، سابق بلاک چیف سریش پاسی، جتیندر سنگھ، محمد مکرم، ضلع پنچایت ممبر دیش راج یادو، سنیل کمار راوت، سینئر لیڈر او پی یادو، ضلع نائب صدر مہربان سنگھ، چوسریش نرل، راجیش سنگھ۔ موریہ، سریش پٹیل، منوج پال، گرجا شنکر لودھی، حسین احمد، اروان پرتاپ، منشیر احمد، برجیندر چودھری، سوربھ سنگھ، یوگیشور پٹیل، پتن سنگھ۔ یادو، ڈاکٹر سنت لال، شبھم لوہیا، شیو سنگھ، سندیپ شکلا، راجو خان، راجو یادو، سشیل پاسی، دیپو شکلا، دنیش پنٹو، اکھیکل یادو، ونے کمار، شکیل احمد، چندر پرکاش آزاد، پرمود پٹیل، کپل دیو، دیوتا۔ پاسی، شیوم اترا، رام بہاری یادو، کملا کر وکرمادتیہ، واسودیو یادو وغیرہ سینکڑوں کارکن اور لیڈر موجود تھے۔

سنبھل میں مسجد سے لاؤڈ اسپیکر کی تیز آواز آنے پر امام گرفتار

سنبھل: 14 دسمبر (پی این ایس) سنبھل میں ایک مذہبی مقام پر مائیک اور لاؤڈ اسپیکر بجانے پر پولس انتظامیہ نے ایک امام کے خلاف کارروائی کی ہے۔ پولیس نے امام کو امن میں خلل ڈالنے پر حراست میں لے کر کارروائی کی ہے۔ ساتھ ہی ایس ڈی ایم نے امام پر 2 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ بعد ازاں عدالت نے امام کی ضمانت منظور کر لی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ حال ہی میں اے ایس پی شریش چندر اور سی او انوج چودھری نے صدر کوتوالی میں تمام مذاہب کے مذہبی رہنماؤں سے رابطہ قائم کیا تھا اور مذہبی مقامات سے مائیک اور لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کی بات کی تھی۔ سپریم کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اے ایس پی نے واضح کیا تھا کہ کسی بھی مذہبی مقام پر مائیکروفون یا لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اگر کسی نے حکم پر عمل نہیں کیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ لیکن جمعہ کے روز ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شریش چندر اور سی او انوج چودھری نماز جمعہ کے لیے گشت کر رہے تھے کہ صدر کوتوالی علاقے کے محلہ کوٹ گڑوی میں واقع ایک مذہبی مقام پر مائیک اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز سنائی دی۔ سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے پر مسجد کے امام کو طلب کر کے کوتوالی پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ جس پر پولیس نے امن خراب کرنے پر کارروائی کرتے ہوئے ان کا چالان جاری کر دیا۔ اس معاملے میں سنبھل کے ایس ڈی ایم ڈاکٹر وندنا مشرا نے کہا کہ لاؤڈ اسپیکر پر پابندی ہے۔ لیکن امام سنبھل کی انار والی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر بجانے پر 2 لاکھ روپے کا جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 151 کے تحت کارروائی کی گئی ہے لیکن موقع پر ہی ضمانت کر دی گئی۔

جامعہ لطیفیہ رضائے غریب نواز میں تکمیل ختم قرآن پر نشست منعقد

ردولی، ایودھیا (نامہ نگار) قطب الاقطاب دستگیر بے کساں سرکار شیخ العالم علیہ الرحمہ کے دیار پاک ملک زادہ میں چلنے والا ادارہ جامعہ لطیفیہ رضائے غریب نواز میں ایک نشست ختم قرآن کریم سننے سنانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے ※ حضرت حافظ و قاری کریم الدین احمد قادری و حضرت حافظ و قاری صدام حسین ضیائی کی سرپرستی میں حافظ محمد بشیر ابن محمد نصیر نے مکمل قرآن سنایا ختم قرآن کے موقع پر جامعہ کے اساتذہ و طلباء موجود تھے اس موقع پر حافظ و قاری محمد امین خازن اور حضرت حافظ و قاری محمد امین اللہ خان قادری چشتی ناظم اعلیٰ نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ جو طالب علم ایک بیٹھک میں قرآن کریم مکمل سنائے گا اس بچے کو اور اسکے استاد کو سرکار ہند الولی معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے آمد و رفت کے ٹکٹ کے ساتھ بھیجا جائے گا 1100 سو روپے نقد انعام بھی دیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ سلام و دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

مولانا محمد شکیل قاسمی کے انتقال پر ملال پر تعزیتی جلسہ

کانپور: آج قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کی صدارت میں جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں مرکزی عیدگاہ بینا جھابر کے امام مولانا محمد شکیل قاسمی کے انتقال پر ملال پر ایک تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جامعہ کے طلباء نے قرآن کریم کی تلاوت کر کے مرحوم کے نام ایصال ثواب کیا۔ اس موقع پر تقریب کو خطاب کرتے ہوئے استاذ جامعہ مولانا محمد شاکر نے کہا کہ موصوف بہت ہی منظم اور اچھے اخلاق کے مالک تھے، آپ ایک منصف، منکسر المزاج، نیک طبیعت صفت کے بھی مالک تھے۔ اس موقع پر جامعہ کے مفتی محمد الیاس مظاہری شیخ الحدیث جامعہ ہذا نے کہا کہ مرحوم میرے استاذ بھی رہے ہیں، مرحوم بہت ہی شریف النفس اور نازک مزاج کے مالک تھے، کبھی بھی انہوں نے اپنے درس و تدریس میں طلباء پر زیادہ سختی نہیں کی ہمیشہ انہیں سبق سکھانے کیلئے بھی بہت ہی نرم انداز میں ہلکی سزا کا انتخاب کرتے تھے ہمیشہ تعلیم و تربیت اور ادب کو ملحوظ رکھتے تھے۔ اس موقع پر قاضیٔ شہر نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مختصر بیان میں کہا کہ موصوف شہر کانپور میں اپنی علمی صلاحیت، دینی خدمات، نیک صالح طبیعت کی وجہ سے ایک مختلف مقام حاصل کیا تھا، آپ کی ذات سے کبھی بھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی، آپ نے کبھی بھی کوئی اختلافی گفتگو نہیں کی ہمیشہ اتحاد پہ زور دیا، شہر کانپور کا ادبی و دینی خطہ آپ کو ہمیشہ یاد رکھے گا، انہوں نے مزید کہا کہ شہر کے عوام نے آپ کی قابلیت و صلاحیت کے پیش نظر آپ کو شہر کانپور کی مرکزی عید گاہ کی امامت کا فریضہ سونپا، موصوف کی پیدائش اکتوبر کے ماہ میں ۱۹۵۲ء میں مکھنیہ بازار واقع رہائش گاہ میں ہوئی، آپ کے والد کا نام محمد عتیق تھا اور والدہ کا نام نور جہاں بیگم تھا۔ اس موقع پر قاضیٔ شہر کانپور نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا میں کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرحوم کا بدل عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اس موقع پر مفتی محمد الیاس مظاہری، مفتی محمد سہیل احمد قاسمی، مفتی محمد شہباز شرفی، مولانا محمد شاکر قاسمی، مولانا عبدالقادر قاسمی، مولانا ابوبکر ہادی قاسمی، قاری تنزیل مظہری، مولانا عرفان اللہ، قاری مفیض الدین، قاری عارف جامعی، مولانا شمیم احمد جامعی، مولانا محمد فاروق جامعی، مولانا موسیٰ اشاعتی وغیرہ موجود تھے۔

اتل سبھاش خودکشی کیس میں سامنے آیا نیا معاملہ

نکیتا سنگھانیہ نے ہائی کورٹ میں دائر کی درخواست

پریاگراج: 14 دسمبر (پی این ایس) انجینئر اتل سبھاش خودکشی کیس میں ملزم نکیتا سنگھانیہ اور ان کے خاندان کے دیگر افراد نے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ معلومات کے مطابق اتل سبھاش کی بیوی نکیتا سنگھانیہ، ساس نشا سنگھانیہ، سالے انوراگ سنگھانیہ اور سسر سشیل سنگھانیہ نے گرفتاری سے بچنے کے لیے ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت کی درخواست دائر کی ہے۔ یہ پیشگی ضمانت کی درخواست کل جمعہ کو الہ آباد ہائی کورٹ کی رجسٹری میں داخل کی گئی تھی۔ اس درخواست پر منگل یا بدھ کو ہائی کورٹ میں سماعت ہو سکتی ہے۔ درخواست میں ملزمان کی گرفتاری سے رہائی کی استدعا کی گئی ہے۔ اس سے پہلے 13 دسمبر کو کرناٹک کی بنگلورو پولیس نے اتل سبھاش کی بیوی نکیتا سنگھانیہ کی جون پور رہائش گاہ کے باہر ایک نوٹس چسپاں کیا تھا۔ نوٹس میں لکھا گیا ہے کہ حقائق اور حالات جاننے کے لیے آپ سے پوچھ گچھ کی ضرورت ہے۔ آپ کو 3 دن کے اندر بنگلورو میں تفتیشی افسر کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسی دوران بنگلورو پولیس نے جونپور کورٹ میں جا کر کیس سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ واقعہ کے بعد اتل سبھاش کے سسرال والے کہیں فرار ہو گئے ہیں۔ رات کو گھر سے بھاگنے کے وقت کی ویڈیو بھی سامنے آئی۔ ویڈیو میں نکیتا کی ماں اور بھائی کو موٹر سائیکل پر بھاگتے ہوئے دیکھا گیا۔ اتل کے اہل خانہ نے نکیتا اور اس کے خاندان کے خلاف بنگلورو میں خودکشی کے لیے اکسانے کا مقدمہ درج کرایا ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ حال ہی میں اتل نے خودکشی کر لی تھی اور سوسائڈ نوٹ میں اپنی بیوی اور اس کے گھر والوں پر ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ ایک جج نے کیس کو نمٹانے کے لیے رشوت طلب کی تھی۔ اس معاملے پر نکیتا کے گھر والوں نے کہا تھا کہ انہیں اتل کی موت پر افسوس ہے لیکن جو ہوا اس کے وہ ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہم جلد تمام ثبوتوں کے ساتھ سامنے آئیں گے۔ ہم نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔

سنبھل: ہنگامے کے بعد ایکشن میں پولیس

سنبھل: 14 دسمبر (پی این ایس) سنبھل میں مسجد اور ہری ہر مندر تنازعہ پر تشدد کے بعد اب پولس انتظامیہ شر پسندوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ ڈی ایم اور ایس پی کی مشترکہ ٹیم نے چیکنگ آپریشن کیا اور 20 گھروں اور ایک مسجد میں بجلی چوری پکڑی گئی۔ پولیس کی کارروائی آج صبح سے جاری ہے جس کے بعد انتظامیہ نے بھی اطلاع دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق محکمہ بجلی نے سنیچر کی صبح سنبھل نخاسہ چوراہے کے علاقے میں بجلی چوری پکڑی۔ ڈی ایم اور ایس پی پوری مہم کی قیادت کر رہے تھے، جس سے سماج دشمن عناصر میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اس مہم کے بعد انتظامیہ نے بھی معلومات شیئر کی ہیں۔ اس کارروائی کے دوران ڈی ایم اور ایس پی نے فلیگ مارچ کر کے سماج دشمن عناصر کو انتظامیہ کی طاقت کا احساس دلایا۔ ڈی ایم نے بتایا کہ آج ہم صبح سویرے لاؤڈ اسپیکر چیک کرنے آئے تھے۔

بی جے پی ایم ایل اے وپن ورما نے زخمی کو اسپتال پہونچایا

ایٹہ: 14 دسمبر (پی این ایس) ایٹہ میں ان دنوں بی جے پی کے صدر سے ایم ایل اے وپن ورما ڈیوڈ خبروں میں ہیں۔ دو دن پہلے روڈ ویز کی بس کو دھکیلنے کا ویڈیو وائرل ہوا تھا۔ اب وہ ایک زخمی شخص کو اسپتال لے جانے کے بعد دوبارہ سرخیوں میں آ گئے ہیں جو جمعرات کی رات ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد واپس آ رہے تھے۔ پھر اس کی نظر ریلوے روڈ پر ایک زخمی نوجوان پر پڑی جو سڑک پر خون میں لت پت پڑا تھا۔ جس کے ہاتھوں اور پیروں پر شدید چوٹیں آئی تھیں۔ ایم ایل اے نے فوراً اپنی گاڑی روکی اور مقامی لوگوں کی مدد سے نوجوان کو میڈیکل کالج کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرایا۔ اس دوران وہ خود اسے اسٹریچر پر لٹائے۔ زخمی نوجوان کی شناخت منو سولنکی کے بیٹے کے طور پر ہوئی ہے، جو کہ پوسٹ آفس میں کام کرتا ہے، ایم ایل اے نے کہا کہ شادی کی تقریب سے واپس آتے ہوئے میں نے دیکھا کہ نوجوان کو دو تین لوگ پہلے سے ہی خون میں لت پت پڑے تھے۔ موقع پر موجود ایمبولینس کا انتظار کر رہے تھے۔ نوجوان کی حالت انتہائی تشویشناک تھی، میں اسے اپنی گاڑی میں بٹھا کر ہسپتال لے گیا۔ میڈیکل کالج میں ڈاکٹر نے فوری طور پر نوجوان کا علاج شروع کر دیا جس سے اس کی جان بچ گئی۔ نوجوان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔

ضبط شدہ 450 لیٹر دیسی اور کچی شراب ضائع کی گئی

دیوبند، 14 / دسمبر (ایچ ایف مدیوبند پولیس نے سال 23-2022 میں آبکاری ایکٹ سے متعلق 55 معاملات میں ضبط شدہ 450 لیٹر دیشی اور کچی شراب کو زمین میں جے سی بی مشین سے گڑھا کھدوا کر ضائع کرادیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سنیل ناگر نے بتایا کہ اعلی افسران کی ہدایت پر ایس ڈی ایم دیوبند دیپک کمار، سی او روچی گپتا اور آبکاری محکمہ کے انچارج سمیت عوام کی موجودگی میں جے سی بی مشین سے گہرا گڑھا کھدوا کر ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے قیمت کی آبکاری ایکٹ سے متعلق 55 معاملات میں ضبط شدہ 450 لیٹر دیشی اور کچی شراب کو ضائع کرا دیا گیا اور بعد میں گڑھے کو مٹی سے بھر دیا گیا۔ اس موقع پر آبکاری انسپکٹر اروان سنگھ، محمد احمد، راجیندر گری اور سچن دانگی سمیت دیگر پولیس اہلکار موجود تھے۔

سسر کو قتل کرنے والا داماد گرفتار

دیوبند، 14 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ دیوبند پولیس نے مخبر کی اطلاع پر قتل کے ملزم کو گرفتار کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج سنیل کمار ناگر نے بتایا کہ مظفر نگر علاقہ کے گاؤں آکھلور کے رہنے والے سکھ پریت عرف اجے کی شادی سال 2018 میں دیوبند علاقہ کے گاؤں کھنجہ احمد پور میں مان سنگھ کی بیٹی سویتا سے ہوئی تھی، سال 2021 میں گھریلو تنازع کے سبب شوہر پر مقدمہ درج کرانے کے بعد سویتا اپنے مائکہ میں آ گئی تھی اور تبھی سے گاؤں کھنجہ احمد پور میں ہی رہ رہی تھی، سنیل کمار ناگر نے بتایا کہ پوچھ گچھ کے دوران ملزم سکھ پریت نے بتایا ہے۔

اے ایم یو: پروفیسر شمشاد علی نے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائس کے لیے پیٹنٹ حاصل کیا

علی گڑھ: 14 دسمبر (پی این ایس) حکومت ہند کے پیٹنٹ دفتر نے یونیورسٹی پولی ٹیکنیک، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر مسٹر شمشاد علی کی ایجاد "ماؤلڈ کیمپنگ ڈیوائس فار مینوئل انجیکشن مولڈنگ مشین" کو پیٹنٹ دیا ہے۔ مسٹر علی نے بتایا کہ بازار میں بہت سے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائسز موجود ہیں اور مختلف پرزوں کو تیار کرنے کی خاطر پولیمر کو پروسیس کرنے کے لیے کئی انجیکشن مشینیں بھی دستیاب ہیں۔ چھوٹی صنعتوں میں چھوٹی مصنوعات بنانے کے لیے ہاتھ سے چلنے والی مشینیں بھی استعمال کی جاتی ہیں اور ہاتھ سے چلنے والی مختلف قسم کے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائسز کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں نٹ اور اسکریو والے کلیمپنگ سسٹم بھی شامل ہے جس میں زیادہ وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ایجاد کا مقصد مینوئل انجیکشن ماؤلڈنگ مشین کے لیے ماؤلڈ کلیمپنگ ڈیوائس فراہم کرنا ہے جس کا ڈیزائن سادہ ہے اور چلانے میں آسان ہے اور ماؤلڈ کو بند کرنے اور کھولنے میں وقت کم لگتا ہے۔ مسٹر شمشاد علی نے کہا کہ ان کے ایجاد کردہ ڈیوائس کی ڈیزائن سادہ اور چلانے میں آسان ہے۔ پروفیسر ارشد عمر، پرنسپل، یونیورسٹی پولی ٹیکنک نے مسٹر علی کو ان کی مذکورہ ایجاد کے لیے نواں پیٹنٹ حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی۔

کمیونٹی کالج کے فیسٹیول 'تقریب بستی' کا اختتام

علی گڑھ، 14 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے کمیونٹی کالج کے فیسٹیول 'تقریب بستی' کی اختتامی تقریب اے ایم سی آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر محمد یونس خان، کوآرڈینیٹر، پروڈکشن ٹکنالوجی م فیشن ڈیزائن اینڈ گارمنٹ ٹکنالوجی نے فیسٹیول کی ایک جائزہ رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر یونیورسٹی پولی ٹیکنک کے پرنسپل اور کمیونٹی کالج کے نوڈل آفیسر پروفیسر ارشد عمر، ڈپٹی پراکٹر پروفیسر سید علی نواز زیدی اور اسسٹنٹ پراکٹر ڈاکٹر محمد انس سمیت اساتذہ و طلبہ کثیر تعداد میں موجود پروفیسر ارشد عمر نے فیسٹیول کے کامیاب انعقاد میں منتظمین کی کاوشوں کو سراہا جب کہ پروفیسر سید علی نواز زیدی نے طلبہ میں تخلیقی صلاحیتوں اور باہمی تعاون کے احساس کو مضبوط کرنے میں اس طرح کی تقریبات ڈاکٹر محمد انس نے بی ووک کورسیز کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ کو جدید صنعتی مہارتوں سے آراستہ کرنے اور ملازمت کے امکانات میں اضافہ کرنے میں ان کورسیز کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ فیسٹیول میں مختلف مقابلے منعقد ہوئے جس میں کرکٹ میں مسٹر احمد ثوبان کو فاتح قرار دیا گیا جب کہ لیلو دوسرے نمبر پر رہے۔ فیفا ٹورنامنٹ میں امن چوہان نے جیت حاصل کی جب کہ احمد ثوبان دوسرے مقام پر رہے۔ پینٹنگ مقابلے میں ابرا خان اور ناہید خان نے بالترتیب پہلا اور دوسرا انعام حاصل کیا۔ مضمون نویسی کے مقابلے میں غلام سرور نے پہلی پوزیشن اور ارم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ یوان ذیشان خان، سید فیض الحسن، تزئین وارث، مرزا ہمدان بیگ، نمرہ خان، علینہ، برکت اور تازین نے تقریب کی مشترکہ طور سے نظامت کی۔

لڑکی کے ساتھ سر راہ مار پیٹ

پورٹ درج

دیوبند، 14 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔ ایک لڑکی نے نامعلوم افراد پر اس کے ساتھ بیچ سڑک ہنگامہ اور مار پیٹ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کوتوالی میں تحریر دی ہے۔ تھانہ دیوبند میں دی گئی تحریر میں شہر کے ایک محلہ کی رہنے والی لڑکی نے بتایا ہے کہ وہ اپنی رشتہ کی بہن کے ساتھ دارالعلوم وقف روڑ پر واقع اپنی خالہ کے گھر کسی کام سے گئی تھی، کام سے فارغ ہو کر جب وہ دونوں اپنے گھر واپس لوٹ رہی تھی تو اسی درمیان فردوس گارڈن کے نزدیک ایک بائک سوار نوجوان نے ان سے سہارنپور جانے کا راستہ معلوم کیا جب وہ اسے راستہ بتا رہی تھی تو اسی دوران پیچھے سے آنے والے کچھ نامعلوم لوگوں نے اس پر دوسرے مذہب کے لڑکے کے ساتھ تعلق رکھنے اور اس کے ساتھ گھومنے پھرنے کا الزام لگاتے ہوئے ہنگامہ آرائی شروع کر دی، لڑکی کا الزام ہے کہ ہنگامہ آرائی کے دوران کسی لڑکے نے اس کا نقاب اتار تے ہوئے اس کے منہ پر کئی تھپڑ بھی مار دئے، متاثرہ نے بتایا کہ شور شرابہ ہونے پر وہاں سے گزر رہے دیگر لوگوں نے بمشکل تمام اس کی جان بچائی، متاثرہ کا الزام ہے کہ اسی دوران کسی نے اس کی ویڈیو بھی بنا لی اور اسے سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا جس سے اس کی اور اس کے اہل خانہ کی بدنامی ہو رہی ہے، متاثرہ لڑکی نے پولیس سے ملزمان کی شناخت کرا ن کے خلاف کارروائی کئے جانے اور سوشل میڈیا سے اس کی وائرل ویڈیو کو ڈلیٹ کرائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہیں پولیس کا کہنا ہے کہ تحریر کی بنیاد پر معاملہ درج کر جانچ شروع کر دی گئی ہے۔

گلا گھونٹ کر بیوی، بیٹے کا قتل، خود بھی دے دی جان، بڑا بیٹا بچ گیا

چوڑی کاریگر بنا اپنوں کا ہی قاتل

فیروزآباد: 14 دسمبر (پی این ایس) ضلع کے کوٹلہ علاقے میں رہنے والے چوڑیوں کے کاریگر نے اپنے پورے خاندان کو ختم کر دیا۔ ایک ماہ قبل میں اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ کام کے سلسلے میں حیدرآباد گیا تھا۔ وہیں بیوی کے کردار پر شک پر لڑائی ہوئی جس کے بعد اس نے بیوی اور بیٹے کو گلا دبا کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے خود بھی پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ بیک وقت تین اموات کی خبر فیروزآباد میں مقیم لواحقین تک پہنچی تو کہرام مچ گیا۔ تینوں کی لاشوں کا حیدرآباد میں پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ اب ان کی لاشیں کوٹلہ علاقے میں لائی جا رہی ہیں۔ کوٹلہ محلہ کا رہائشی 41 سالہ سراج ایک ماہ قبل اپنی بیوی ایلیا (35) اور دو بیٹوں کے ساتھ ملازمت کے سلسلے میں حیدرآباد گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ 12 دسمبر کی رات بیوی کے کردار پر شک کی وجہ سے جھگڑا شروع ہو گیا۔ دونوں کے درمیان جھگڑا اس حد تک بڑھ گیا کہ ہاتھا پائی تک جا پہنچی۔ اگلے دن یعنی 13 دسمبر کو اس نے اپنے چھوٹے بیٹے اور بیوی کو گلا دبا کر قتل کر دیا۔ یہ سارا واقعہ دیکھ کر بڑا بیٹا جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگا۔ سراج نے بھی پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ اہل خانہ نے بتایا کہ بڑا بیٹا سراج کے دوستوں کے پاس پہنچا اور اطلاع دی جس کے بعد حیدرآباد پولیس اطلاع پر وہاں پہنچ گئی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور تینوں کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیں۔ پولیس کو ایک خودکشی نوٹ بھی ملا ہے۔ جس میں سراج نے اپنی بیوی کے کردار پر شک کی وجہ سے قتل کرنے کا لکھا ہے۔ سوسائڈ نوٹ میں اس نے اپنے والدین سے معافی مانگی ہے۔ فیروزآباد میں رہائش پذیر والدین کو حادثے کا علم ہوا تو کہرام مچ گیا۔ وہاں سے تینوں کی لاشیں فیروزآباد لائی جا رہی ہیں۔ تینوں کی ایک ساتھ موت کی خبر ملتے ہی علاقہ کوٹلہ میں سراج کے گھر کے باہر لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔

کھدائی کی زیادہ بات ہونے سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ

ایس پی سماجی انصاف اور دلتوں، پچھڑوں، اقلیتوں، کسانوں کو ان کا حق اور احترام دلانے کے لئے کام کر رہی ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ:14دسمبر(یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ کھودائی کی زیادہ باتوں سے ملک کے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ ہوسکتا ہے۔ یادو نے ہفتہ کو کہا کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) سماجی انصاف اور دلتوں، پچھڑوں، اقلیتوں، کسانوں کو ان کا حق اور احترام دلانے کے لئے کام کررہی ہے جبکہ بی جے پی کے لوگ نفرت پھیلانے کی سیاست کرتے ہیں۔ جو لوگ ملک میں جگہ جگہ کھودائی کی بات کررہے ہیں۔ یہ سب ایک دن ملک کی ہم آہنگی کھودیں گے۔ اگر ہر جگہ کھودائی ہوگی تو ملک آگے نہیں بڑھے گا۔ اگر ترقی یافتہ ہندوستان بنانا ہے تو بہت چیزوں پر کام کرنا ہوگا۔ سب کا احترام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا' پی ڈی اے جتنا مضبوط اور متحد ہوگا۔ بی جے پی اتنی ہی زیادہ فرقہ وارانہ سیاست کرے گی۔ ہم نے پی ڈی اے کو متحد کرکے سال 2024 کے الیکشن میں بی جے پی کو ہرایا ہے۔ ہمارے کارکنان نے بوتھ سطح پر محنت کی ہے۔ بی جے پی سے زمین پر لڑنا ہوگا۔ سال 2027 کے اسمبلی الیکشن میں عوام سال 2024 سے بھی بہتر نتائج دیں گے۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کی لڑائی بی جے پی کی فرقہ وارانہ نفرت اور تفریق کی سیاست سے ہے۔ جو بی جے پی کو ہرائے گا ہم اس کے ساتھ ہیں۔ بی جے پی ترقی کی بات نہیں کرتی ہے۔ وزیر اعظم نے دس سال پہلے گنگا صفائی کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن آج بھی گنگا صاف نہیں ہوئی۔ ندیوں کے نالے آج بھی گنگا میں جارہے ہیں۔ کانپور، قنوج سمیت تمام جگہ نالے گنگا میں جارہے ہیں۔ بی جے پی اپنے وعدوں کا ذکر نہیں کررہی ہے۔ وزیر اعظم جس ایکسپریس وے پر ہرکولیس جہاز سے اترے تھے وہ ایکسپریس وے سماج وادی پارٹی (ایس پی) حکومت نے ڈیزائن کیا ہے۔ سماج وادی حکومت نے ایکسپریس وے بنایا۔ لکھنؤ، کانپور، آگرہ، نوئیڈا کی میٹرو سماج وادی حکومت کی دین ہے۔ سماج وادی حکومت نے لکھنؤ میں گومتی ندی پر ریور فرنٹ بنایا۔ گومتی ندی صاف رہے اس کے لئے نالوں کو روکا۔ ندیوں کی صفائی کے لئے ایک ماڈل بنایا لیکن بی جے پی حکومت نے اس کام کو نہیں پورا ہونے دیا۔ گومتی ریور فرنٹ گجرات کے سابرمتی ریور فرنٹ سے بہتر بنا ہے۔ اس لئے بی جے پی کو دقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے ضمنی الیکشن میں پولیس اور اقتدار کا غلط استعمال کیا۔ آئین میں جمہوریت میں سبھی کو ووٹ کا حق ملا ہے۔ بی جے پی نے ووٹ ڈالنے سے روکا۔ پولیس نے بی جے پی کے لئے ووٹ ڈالے اور پولیس نے بی جے پی کو جتایا۔ پولیس کے ایک افسر نے خواتین کو ریلوالور دکھا کر ڈرایا، ووٹ ڈالنے سے روکا۔ سماج وادی پارٹی نے الیکشن کمیشن میں تین سو سے زیادہ شکایت کی۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی ہمیشہ سے ای وی ایم کے خلاف ہے۔ ہم ای وی ایم سے الیکشن جیت کر ای وی ایم کو ہٹائیں گے۔ دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں ای وی ایم سے الیکشن نہیں ہوتا ہے۔ جرمنی سمیت کئی ممالک میں ای وی ایم سے ووٹنگ غیر قانونی ہے۔ ای وی ایم سے ووٹنگ سے پتہ چل جاتا ہے کہاں کسے ووٹ ملا۔ اس سے دشمنیاں بڑھ رہی ہیں۔ ووٹنگ خفیہ ہوتی ہے۔ سیکریٹ ووٹنگ بیلٹ سے ہی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سماج کو ذاتیوں میں نہیں تقسیم کیا۔ ہم تو محروم اور استحصال زدہ طبقات کو ان کا حق دلانے کی لڑائی لڑرہے ہیں۔ سماج کو ذاتیوں میں رشی۔ منو نے بانٹا ہے۔ میں جوڑنے کی سماجی انصاف دلانے کا کام کررہا ہوں۔ میرے وزیر اعلی عہدے سے ہٹنے کے بعد بی جے پی نے وزیر اعلی آواس گنگا جل سے کیوں دھلوایا تھا۔ مندر سے جانے کے بعد مندر کیوں دھلوایا تھا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ لوک سبھا ایوان چلنا چاہئے۔ حکومت کو چلنا چاہئے۔ ایوان چلے گا تبھی سبھی مسائل اور مسائل پر بحث ہوگی۔ ہمارے لئے سنبھل پر بحث ہونا اولین ترجیح تھی۔ کیا کوئی تصور کرسکتا ہے کہ سروے کے بہانے ماحول اتنا خراب کردیا جائے گا۔ سنبھل میں واقعہ انتظامیہ کے افسران نے کرایا۔ وہاں انتظامیہ کی ناکامی ہے۔ جب بھی سنبھل کے واقعہ کی جانچ ہوگی۔ عدالت کا فیصلہ آئے گا تو افسر ہی خاطی پائے جائیں گے۔ سنبھل میں سب کچھ افسران کا کرایا ہوا ہے۔ جو جانیں گئی ہیں اس کے لئے افسر ہی ذمہ دار ہیں۔

اقرا حسن نے مسلمانوں پر ہو رہے مسلسل 'حملوں' پر پارلیمنٹ میں حکومت کو گھیرا

لکھنؤ:14دسمبر(پی این ایس) آئین کو اپنانے کی 75ویں سالگرہ کے موقعے پر جمعہ کو پارلیمنٹ کی خصوصی بحث میں حصہ لیتے ہوئے اتر پردیش کے کیرانہ سے لوک سبھا ایم پی اقرا حسن نے ملک کے اقلیتوں پر ہو رہے مسلسل ٭٭حملوں اور مظالم٭٭ کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے پوری بیباکی سے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ٭٭آئین کی کتاب تو موجود ہے مگر ایسا لگتا ہے کہ اسے چلانے والوں کا ایمان گم ہوگیا ہے۔٭٭ سماج وادی ایم پی اقرا حسن نے خاص طور سے اتر پردیش میں امن و امان کی صورتحال پر یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ریاست میں اقلیتوں پر بڑھتے ہوئے حملوں٭ پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ حالات اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ متنازع بیان بازی، موب لنچنگ اور بلڈوزر سے گھروں کو گرانے کے واقعات عام ہوگئے ہیں۔ خاص طور پر اتر پردیش میں ایسا لگتا ہے جیسے قانون کے نام پر جنگل راج چل رہا ہو۔ انہوں نے سنبھل میں شاہی جامع مسجد کے سروے کے دوران اقلیتی نوجوانوں کی ہلاکتوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ "پولیس کی نگرانی میں بے قصور لوگوں کا قتل کیا گیا اور حکومت نے خاموشی اختیار کر لی۔ اقلیتوں پر تشدد بڑھتا جارہا ہے مگر اقتدار میں بیٹھے لوگ یا تو آنکھیں بند کر لیتے ہیں یا پھر تشدد کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ انہوں نے موب لنچنگ، وقف بل، دکانوں پر نیم پلیٹ لگانے کا حکم، یتی نرسمانند اشتعال انگیزی، ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو گھر خریدنے سے روکے جانے اور الہٰ آباد ہائی کورٹ کے جج کے حالیہ متنازع بیان جیسے کئی اہم مسائل اٹھائے۔

اسکول جارہی آٹھویں جماعت کی طالبہ پر چاقو سے حملہ

لکھنؤ:14دسمبر(پی این ایس) یوپی کے بلرام پور میں ہفتہ کو اسکول جارہی آٹھویں جماعت کی طالبہ کو راستے میں چاقو سے گلا کاٹ کر قتل کردیا گیا۔ گاؤں کے ہی ایک نوجوان نے یہ جرم کیا۔ لوگوں نے ملزم کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا۔ پولیس ملزم سے پوچھ گچھ کررہی ہے۔ معاملہ عشق کا بتایا جاتا ہے۔ یہ واقعہ کوتوالی دیہی علاقے میں پیش آیا۔ یہاں 16 سالہ لڑکی آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ ہر روز کی طرح، وہ ہفتہ کی صبح اپنی سائیکل پر اسکول کے لیے گھر سے نکلی۔ راستے میں گاؤں کے ایک نوجوان نے اسے روکا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی، اس کا گلا چاقو سے کاٹ دیا گیا۔ خون بہہ رہا تھا۔ آس پاس موجود لوگوں نے دیکھا تو وہ بھاگ گئے۔ اطلاع ملتے ہی گھر والے دوڑ پڑے۔ اسے فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ دوسری جانب لوگوں نے ملزم نوجوان کو پکڑ لیا۔ پولیس کو اطلاع دی۔ اے ایس پی نمرتا سریواستو نے بتایا کہ نوجوان سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ ابتدائی طور پر اس نے کہا ہے کہ اس نے یہ جرم عشق کی وجہ سے کیا۔ پولیس اہلکار موقع پر موجود ہیں۔ تفتیش کی جارہی ہے۔

یوپی میں مندر، مسجد تنازعات پر سپریم روک

لکھنؤ:14دسمبر(پی این ایس) ملک کے مختلف حصوں میں مذہبی مقامات کو لے کر درج مقدمات اور مذہبی مقامات پر سروے سے متعلق تنازعہ کے درمیان ملک کی سپریم کورٹ نے جمعرات کو بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ اس فیصلے کے تحت آئندہ 4 ہفتوں تک مذہبی مقامات سے متعلق کوئی نیا مقدمہ درج نہیں کیا جائے گا۔ زیر التوا مقدمات میں کوئی حکم یا عبوری حکم نہیں دیا جائے گا۔ اتر پردیش میں مذہبی مقامات کے حوالے سے جاری تنازع کے معاملے میں اس وقت سب سے زیادہ ذکر وارانسی کی گیانواپی مسجد کا ہے۔ جس پر سروے کا حکم دیا گیا، جہاں سال 2021 میں ایک نئی پٹیشن دائر ہونے کے بعد عدالت کے حکم پر فروری 2024 میں مسجد کے تہہ خانے میں مبینہ مندر میں پوجا شروع کردی گئی۔ اس کے علاوہ متھرا کی شاہی عیدگاہ کا معاملہ اب بھی چل رہا ہے جہاں 2020 میں ایک عرضی دائر کی گئی تھی اور پھر ہائی کورٹ نے کورٹ کمشنر کو مقرر کرکے سروے کا حکم دیا تھا لیکن پھر سپریم کورٹ نے اس پر عبوری روک لگا دی تھی۔ اس کے علاوہ حال ہی میں جو معاملہ کافی زیر بحث رہا ہے وہ سنبھل کا معاملہ ہے، جہاں شاہی جامع مسجد میں سروے کے دوران ہنگامہ ہوا تھا۔ یہاں کورٹ کمشنر سے سنبھل کی جامع مسجد کے سروے کا حکم دیا گیا تھا۔ سروے کے پہلے دن حالات پرسکون تھے لیکن دوسرے دن سروے کے دوران تشدد پھوٹ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی بدایوں کے نیل کنٹھ مہادیو مندر اور شمسی مسجد سے متعلق ایک کیس چل رہا ہے جس کی سماعت ابھی باقی ہے۔ دو دن پہلے جونپور کی اٹالہ مسجد کا معاملہ بھی اس وقت بحث میں آیا تھا جب کہا گیا تھا کہ 16 تاریخ کو وہاں سروے کے لیے ٹیم بنائی جائے گی۔ یہاں کی اٹالہ مسجد کے حوالے سے ایک تنازعہ ہے کہ پہلے یہاں اٹالہ دیوی کا مندر تھا۔ اس کے علاوہ لکھنؤ کی ٹیلہ مسجد کا معاملہ بھی چل رہا ہے جہاں یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ اورنگ زیب نے بھگوان شیشنا گیش تھلیشور مہادیو مندر کو گرا کر مسجد بنائی تھی۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کی وجہ سے یوپی میں جاری مقدمات میں گیانواپی، شاہی عیدگاہ، اٹالہ، نوری جامع مسجد، سنبھل وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا تذکرہ کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے وکیل وکلپ رائے کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ کے مذکورہ حکم کی وجہ سے اتر پردیش میں چل رہے مقدمات میں سروے کرایا گیا ہے۔ سماعت کے لیے مقرر کردہ اگلی تاریخ تک ان میں کوئی موثر عبوری یا حتمی حکم جاری نہیں کیا جاسکتا۔ ان معاملات میں جن میں سروے کا حکم دیا گیا ہے، سپریم کورٹ میں سماعت کے لیے مقرر کردہ اگلی تاریخ تک سروے نہیں کیا جائے گا۔ باقی مقدمات درج کیے جاسکتے ہیں لیکن ان کا اندراج نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی سروے کا کوئی حکم جاری کیا جائے گا۔

مہاکمبھ: عقیدت مندوں کی سیکورٹی کے لئے اینٹی ڈرون تعینات

مہاکمبھ میں غیر ملکی اور این آر آئی کے لئے خاص انتظام

مہاکمبھ نگر:14دسمبر(یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پریاگ راج میں 13 جنوری سے 27 فروری 2024 کے درمیان 45 دنوں کے درمیان منعقد ہونے والے مہاکمبھ میں این آر آئی عقیدت مندوں اور غیر ملکی سیاحوں کی سہولیت کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔ آفیشیل ذرائع نے ہفتہ کو بتایا کہ ٹریولنگ۔ کنکٹی وٹی، آکاموڈیشن، فوڈنگ۔ لاجنگ سمیت مختلف میعارات کے حوالے سے عالمی سطح کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ ملٹی لیول پارکنگ، چیٹ بات، ڈیڈیکیٹیڈ کاونٹرس سمیت مختلف قسم کی سہولیات کا بھی فائدہ ملے گا۔ یہی نہیں ڈیجیٹل مہاکمبھ میں ورچول ریئلیٹی کے ذریعہ سمدر منتھن سمیت کمبھ کے مختلف نکات کا انٹرویو بھی ممکن ہوسکے گا۔ یہ انعقاد ہندوستان کی مہمان نوازی روایات و تہذیبی ورثے کے شاندار مظاہرے کا ذریعہ بنے گا۔

اگلے مہینے شروع ہونے والے مہاکمبھ میں ممکنہ 45 کروڑ عقیدت مندوں کی سیکورٹی کے پختہ انتظامات کے لئے طاقتور اینٹی ڈرون سسٹم تعینات کردیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بغیر اجازت اڑائے جانے والے ڈرون کے حوالے سے بے حد سخت کاروائی شروع کردی گئی ہے۔ مہاکمبھ نگر میں ڈرون کو ہوا میں فرائے بھرتے دبوچا گیا ہے۔ آگے مستعدی کا پورا دھیان رکھنے کے ساتھ ہی انہیں نوٹس بھی جاری کردیا گیا ہے۔ مہاکمبھ نگر کے سینئر ایس پی راجیش دویدی نے بتایا کہ مہاکمبھ میں ملک۔ بیرون ملک سے آنے والے 45 کروڑ سے زیادہ عقیدت مندوں کی سیکورٹی کے حوالے سے خصوصی احتیاط کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ مہاکمبھ علاقے میں اینٹی ڈرون سسٹم ایکٹیو کردیا گیا ہے۔ پہلے دن ہی کام کرتے ہوئے بے حد ہائی ٹیک ڈرون نے بغیر اجازت ہوا میں فراٹا بھررہے دو ڈرون کو مار کر دی۔ ایکٹیویٹ کردیا ہے۔ اس کے آپریٹر کو باقاعدہ نوٹس بھی جاری کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بغیر اجازات مہاکمبھ نگر میلہ علاقے میں کسی بھی قیمت پر ڈرون اڑائے نہیں جاسکیں گے۔ اس کے لئے باقاعدہ پہلے سے پولیس سے اجازت لینی ہوگی۔ اس کے بعد ہی ڈرون ہوا میں اڑان بھر سکیں گے۔ بغیر اجازت ڈرون آپریٹ کرنے پر سخت کاروائی کی جائے گی۔ مہاکمبھ نگر میں عقیدت مندوں کی سیکورٹی کے لئے بے حد طاقتور اینٹی ڈرون سسٹم تعینات کردیا گیا ہے۔ اس کے لئے تجربہ کار ماہرین کو یہاں مہاکمبھ نگر میں بلایا گیا ہے۔ آتے ہی ایکسپرٹ اپنی پوزیشن لے چکے ہیں۔ وہ ایک جگہ تعینات رہ کہ میلہ علاقے میں اڑنے والے سبھی ڈرون پر نظر رکھ رہے ہیں۔ انہیں 24 گھنٹے الرٹ رکھا گیا ہے۔ ساتھ ہی شبہ ہونے پر یہ ہوا میں ہی کسی ڈرون کو ناکارہ بنا سکتے ہیں۔

دستکاری کے ماہرین اپنی مصنوعات کی نمائش کر رہے ہیں

نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک کے ہاتھوں ہوا دس روزہ گاندھی کرافٹ بازار کا افتتاح

لکھنؤ۔ ٹیکسٹائل کی وزارت، حکومت ہند کے زیر اہتمام، ڈی ایل ایف مائی پیڈ، گومتی نگر، لکھنؤ میں بندیل کھنڈ میگا کلسٹر پروجیکٹ کے تحت عمل کرنے والی ایجنسی اتر پردیش اسٹیٹ ایگریکلچر اینڈ رورل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کے ذریعہ دس روزہ گاندھی کرافٹ بازار کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ جس کا افتتاح آج 2024.12.14 کو نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کیا۔ اپنے خطاب میں عزت ڈپٹی چیف منسٹر نے ٹیکسٹائل وزارت اور کارپوریشن کی کوششوں کی ستائش کی اور کاریگروں کو سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے اور مزید ترقی کرنے کی ترغیب دی۔ 100 سٹالز پر مشتمل اس ایونٹ میں ملک بھر سے دستکاری کے ماہرین اپنی مصنوعات کی نمائش کر رہے ہیں۔ جس میں بہار کی مشہور مدھوبنی پینٹنگ، دنیا کی مشہور بنارسی ساڑیاں، زری زردوزی، مراد آباد کی پیتل کی اشیاء، مغربی بنگال کی شیتل پٹی، آسام کی گنے اور بانس کی مصنوعات کے ساتھ ساتھ بندیل کھنڈ کے علاقے کی دستکاری اور مقامی دستکاری کی مصنوعات کی نمائش کی گئی۔ کرافٹ مارکیٹ کی خاص توجہ بندیل کھنڈ کے علاقے کے روایتی دستکاری کے فنون ہیں جیسے جھانسی کی چتیری پینٹنگز، چترکوٹ کے لکڑی کے کھلونے، بندہ کے دنیا کے مشہور شجر پتھر، ہمیر پور کے ناگرا جوتے، للت پور کی چندیری ساڑیاں، مہوبا کے گوہری پتھر کے مجسمے، کالپی۔ ضلع جالون میں قالین اور ہاتھ سے بنے کاغذ ہیں۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے رکن شری رام چندر سنگھ پردھان، حکومت ہند کی وزارت ٹیکسٹائل کے ڈائرکٹر ہینڈی کرافٹ شری وی پی ٹھاکر، کارپوریشن کے چیئرمین شری ترلیش پرتاپ سنگھ، بی جے پی اودھ ریجن کے عہدیدار شری منیش شکلا، نوڈل آفیسر شری آر عالم، سینئر اسسٹنٹ ڈائریکٹر عبداللہ، وصی العباس، زاہد رضا، سنتوش چوہان، علی عباس، ابھیشیک سنگھ، نبیل صدیقی، نصیر رضوی، ذوالقرنین انصاری، سنجے کمار، سنو موریہ، نکیتا سنگھ ٹھاکر، پوجا بنڈیلا، ابھینو جین، دھرمیندر اور ٹیکسٹائل کی وزارت، حکومت ہند اور کارپوریشن کے کئی افسران اور ملازمین موجود تھے۔

انگریزی بولنے کی مہارت کو بڑھانے کے لیے انگریزی شعبہ کی طرف سے مباحثہ مقابلہ

لکھنؤ۔ شعبہ انگریزی کی جانب سے 12 دسمبر 2024 کو کونسل ہال، گراؤنڈ فلور، یونیورسٹی بلڈنگ میں مباحثہ مقابلہ منعقد کیا گیا۔ اس قابل ذکر تقریب نے ایرا یونیورسٹی سے منسلک فیکلٹیز اور نرسنگ کے طلباء سے فصیح مقررین کے ایک قابل ذکر گروپ کو اکٹھا کیا، جن میں سے ہر ایک نے تقریر، منطقی استدلال اور قائل کرنے کی مہارت میں اپنی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ مقابلے کا مقصد فکری تبادلے کو فروغ دینا اور طلباء کو موجودہ مسائل پر صحت مندانہ گفتگو کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا۔ بحث کے موضوعات تھے سوشل میڈیا معاشرے کے لیے ایک نعمت یا لعنت اور کامیابی کے لیے زیادہ اہم کیا ہے۔ تعلیم یا ہنر، دونوں موضوعات عالمی سماجی و سیاسی مسائل سے لے کر تکنیکی ترقی تک متنوع اور فکر انگیز تھے۔ اور ماحولیاتی خدشات۔ مقابلہ کئی راؤنڈز میں ترتیب دیا گیا تھا جس میں پرو، کون اور کنٹرا شامل تھے، جن میں سے ہر ایک میں شدید دلائل اور جوابی دلائل شامل تھے کیونکہ بحث کرنے والوں نے مہارت سے اپنے نقطہ نظر کا دفاع کیا۔ جناب کونین عابدی، انسٹرکٹر، سافٹ سکلز ڈیپارٹمنٹ نے بطور جج شرکت کی، جبکہ شعبہ انگریزی کے سربراہ انٹرنل جج تھے۔ پینل نے شرکاء کا ان کے تلفظ، علم کی گہرائی، پیشکش کے انداز اور مجموعی کارکردگی کی بنیاد پر جائزہ لیا۔ ڈاکٹر روپالی مرزا، سربراہ، شعبہ انگریزی، اس تقریب کی کنوینر تھیں، جنہیں شعبہ انگریزی سے تعلق رکھنے والے ان کی مضبوط ٹیم کوآرڈینیٹر ڈاکٹر صالحہ جعفری، ڈاکٹر عقیل عباس، محترمہ وشاکھا مہروترا اور محترمہ نے تعاون کیا۔ روبینہ خاتون، جنہوں نے اس تقریب کے ہموار کام کو یقینی بنایا اور ہر مقرر کے شعبوں میں تعمیری بصیرت فراہم کی۔ کونسل ہال کا ماحول توانائی سے بھرا ہوا تھا، کیونکہ یہ مقابلہ نہ صرف ذہنی چستی کا امتحان تھا بلکہ دباؤ کے تحت ہمت اور اعتماد کا بھی تھا۔ پروگرام کے اختتام پر فاتحین کا اعلان کیا گیا۔ پہلا مقام محمد گفران ملک اور اقراء خان نے حاصل کیا، دوسرا نمبر عزیز احمد اور ویشنوی نے اور تیسرا مقام انجلی سنگھ اور انجوری گپتا نے حاصل کیا۔ مباحثہ مقابلہ مکالمے کی طاقت کا ثبوت تھا اور کھلی بحث کے لیے ایک پلیٹ فارم بھی بنایا۔ ڈین، الائیڈ اینڈ ہیلتھ سائنسز، پروفیسر۔ ریاض مہدی اور پرنسپل، نرسنگ، پروفیسر۔ پرسکیلا سیمسن نے انگلش ڈیپارٹمنٹ کو ان کی کوششوں پر مبارکباد دی۔ یہ سب کے لیے سیکھنے کا ایک قیمتی تجربہ ثابت ہوا اور اس نے شرکاء اور حاضرین کو مستقبل کے عظیم واقعات کے منتظر چھوڑ دیا۔

انسٹاگرام پر لائیو تھی ماڈل، پھر تبھی کر بیٹھی یہ غلطی، پھنس گئی مشکل میں

بریلی:14دسمبر(پی این ایس) سوشل میڈیا پر فالوورز بڑھانے اور ریلز بنانے کے لیے کچھ نوجوان اصول وضوابط کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک معاملہ بریلی میں سامنے آیا ہے۔ لڑکی نے انسٹاگرام پر لائیو کے دوران پستول کا مظاہرہ کیا۔ اس کا ویڈیو وائرل ہورہا ہے، جس میں پولیس کو انسٹاگرام پر ٹیگ کیا جارہا ہے اور لڑکی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ شہر کی ماڈلنگ گرل نے انسٹاگرام پر لائیو آکر اپنے پستول کا مظاہرہ کیا۔ وائرل ہورہی ویڈیو میں لڑکی بے خوف ہوکر ہتھیار لہراتی نظر آرہی ہے۔ اس کے پاس کوئی کھڑا ہے جسے وہ چچا کہہ کر مخاطب کررہی ہے۔ لوگ اسے فالوورز بڑھانے کا سٹنٹ قرار دے رہے ہیں۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد لوگ اسے قابل اعتراض سمجھ رہے ہیں اور انتظامیہ سے کارروائی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ ایکس پروفائل پر ویڈیو شیئر کرتے ہوئے پون کمار کشیپ نامی صارف نے پولیس سے شکایت کی ہے۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے۔

چڑیوں، جنگلی جانوروں کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے: سیتانشو پانڈے

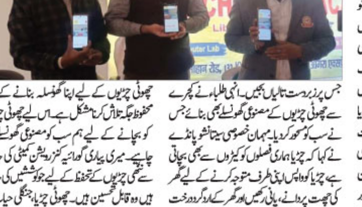

کاکوری لکھنؤ۔ میری پیاری گورایا کنزرویشن کمیٹی کے صدر مہیش ساہو (پرندوں سے محبت کرنے والے) کی طرف سے ڈریم چلڈرن اکیڈمی، موہن روڈ میں چڑیوں اور ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں ایک بیداری پروگرام منعقد کیا گیا جس میں ڈی ایف او اودھ سیتانشو پانڈے مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ پرندوں سے محبت کرنے والے مہیش ساہو نے مہمان خصوصی ڈی ایف او اودھ سیتانشو پانڈے کو گلدستہ، ایک ملبوسات اور یادگاری تحفہ دے کر ان کا اعزاز کیا۔ اسکول انتظامیہ کے ششیر شریواستو، جیوتی سریواستو اور پریا سریواستو نے بھی انہیں کپڑے اور یادگاری نشانات پیش کر کے اعزاز سے نوازا۔ اس دوران میری پیاری گورائیہ کنزرویشن کمیٹی کی ویب سائٹ بھی مہمان خصوصی نے لانچ کی۔ طلباء نے ماحولیات پر ایک نظم اور گیت گائے جس کا نام Little Sparrow تھا جس پر زبردست تالیاں بجیں۔ انہی طلباء نے کچرے سے چھوٹی چڑیوں کے مصنوعی گھونسلے بھی بنائے جس نے سب کو مسحور کردیا۔ مہمان خصوصی سیتانشو پانڈے نے کہا کہ چڑیا ہماری فصلوں کو کیڑوں سے بھی بچاتی ہے، چڑیا کو واپس اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے گھر کی چھت پر دانے، پانی رکھیں اور گھر کے ارد گرد درخت اور پودے لگائیں، کیونکہ یہ چڑیا کا قدرتی ماحول ہے۔ چھوٹی چڑیوں کے لیے اپنا گھونسلہ بنانے کے لیے محفوظ جگہ تلاش کرنا مشکل ہے۔ اس لیے چھوٹی چڑیوں کو بچانے کے لیے ہم سب کو مصنوعی گھونسلے لگانا چاہیے۔ میری پیاری گورائیہ کنزرویشن کمیٹی کی جانب سے ننھی چڑیوں کے تحفظ کے لیے جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔ چھوٹی چڑیا، جنگلی حیات اور ماحولیات کے تحفظ کے لیے سب کو آگے آنا چاہیے۔ پرندوں سے محبت کرنے والے مہیش ساہو نے کہا کہ تیزی سے بدلتے ہوئے شہر اب گھریلو چڑیا کے لیے موزوں رہائش گاہ نہیں رہے، کیونکہ انفراسٹرکچر کے نئے اور جدید ڈیزائن میں چڑیا کے گھونسلے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ مائکرو ویو ٹاورز اور کیڑے مار ادویات کی وجہ سے آلودگی؛ گھر کی چڑیا اپنی چراگاہ (قدرتی) کھو رہی ہے۔ ہم سب کو اس چھوٹی چڑیا کو بروقت بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انہوں نے ششیر شریواستو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ چھوٹی چڑیا ہم سب کا گھریلو پرندہ ہے جب ہم بچپن سال کے تھے تو ہم سب اس کے ساتھ کھیلتے تھے لیکن اب ہم سب کی کچھ غلطیوں کی وجہ سے چھوٹی چڑیا چلی گئی ہے۔ ہم سے دور ہے لہٰذا ہم سب کو چھوٹی چڑیا کو واپس بلانے کی کوشش کرنی ہوگی۔ نہیں وہ دن دور نہیں جب ننھی چڑیا صرف گوگل اور کتابوں میں نظر آئے گی۔

انجینئر خودکشی معاملے میں بیوی سمیت 4 نے داخل کی ضمانت کی عرضی

جونپور:14دسمبر(یواین آئی) اپنی بیوی اور اس کے کنبے والوں سے متاثرہ ہوکر بنگلورو میں انجینئر اتل سبھاش کے خودکشی معاملے میں اب ملزم سسرال والوں کو گرفتاری کا ڈر ستا رہا ہے۔ واقعہ کے سامنے آنے کے بعد رات کی تاریکی میں فرار ہوتے ملزمین نے 12 دسمبر کو الہ آباد ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت عرضی داخل کی ہے۔ آفیشیل ذرائع کے مطابق متوفی کے بھائی وکاس نے 09 دسمبر کو بنگلورو کے مراٹھاہلی تھانے میں مقدمہ درج کرایا۔ اس معاملے میں مطلوب متوفی کی بیوی نکیتا و اس کے کنبے کے افراد کو تھانے میں حاضر ہونے کے لئے بنگلورو پولیس نے تین دن کا نوٹس دیا ہے۔ جمعرات کو بنگلورو پولیس جونپور پہنچی۔ ممکنہ اس بات کی جانکاری نکیتا و اس کے کنبے کو تھی۔ اسے دیکھتے ہوئے اسی دن کنبے نے وکیل اجے سنگھ کے ذریعہ سے ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت کے لئے عرضی داخل کی ہے۔ انجینئر اتل سبھاش کی خودکشی معاملے میں اس کے چھوٹے بھائی وکاس کے ذریعہ اس کی بھابھی نکیتا سنگھانیا، ساس نشا سنگھانیا، سالے انوراگ سنگھانیا و نکیتا کے چچا سشیل سنگھانیا کے اوپر بنگلورو میں مقدمہ درج کرایا ہے۔ اس معاملے میں پیشگی ضمانت کے لئے نکیتا و سبھی ملزمین نے الہ آباد ہائی کورٹ میں جمعرات کو ضمانت عرضی داخل کی ہے۔

ڈاکٹر اغوا کیس: ایس ٹی ایف نے چار ملزمان پکڑے

دوران تفتیش چونکا دینے والے انکشافات

لکھنؤ:14دسمبر(پی این ایس) یوپی ایس ٹی ایف نے راجدھانی لکھنؤ میں ہومیوپیتھک ڈاکٹر سریندر کمار کو اغوا کرکے ان سے 7 لاکھ روپے کی رقم لینے والے چار اغوا کاروں کو گرفتار کیا ہے۔ قرض سے پریشان ملزمین نے رقم کی ضرورت پوری کرنے کے لیے ڈاکٹر سریندر کو اغوا کرلیا تھا۔ اس واقعے میں ملوث ایک ملزم ڈاکٹر سریندر کا سابق کرایہ دار ایس ٹی ایف اے ایس پی وشال وکرم سنگھ نے بتایا کہ ڈاکٹر کے اغوا کے معاملے میں پولیس اور ایس ٹی ایف کی ٹیم کام کررہی تھی۔ کل رات، نگرانی اور سی سی ٹی وی کیمرہ فوٹیج کی مدد سے، ایس ٹی ایف کی ٹیم نے بی ڈی گوئل ہائٹ اپارٹمنٹ، گونڈا کے پانچ چار اغوا کاروں کو گرفتار کیا۔ رامبابو، نیو اڈا سکھوار پور، راجن کمار، بستی پرشورم پور مکند پور منڈولا، امیت کمار ساکنہ کھوڑرے کو گرفتار کیا۔ گونڈا کے ماجھوا کیشو نگر اور لوہرولی کے رہنے والے راج کمار کو گرفتار کیا گیا۔ ڈاکٹر سے 13.1 لاکھ روپے برآمد ہوئے، ملزم سے ارٹیگا کار یوپی 32 ای بی 9163، چار موبائل اور ایک آدھار کارڈ برآمد کیا گیا۔ اس واقعے کا ماسٹر مائنڈ رام بابو ورما ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد اس نے سال 2021 میں ایودھیا کے ساکیت کالج سے ڈی فارما کورس کیا ہے۔ اسی دوران اس کی دوستی ملزم راجن کمار سے ہوگئی جو ڈی فارما کر رہا تھا۔ راجن تیاری میں اپنے دوستوں امیت کمار اور راج کمار یادو کے ساتھ گرو کل ہاسٹل میں کرائے کے کمرے میں رہ رہا تھا۔ راجن سے معلومات ملنے کے بعد رام بابو نے ڈاکٹر کو اغوا کرنے کا مکمل منصوبہ تیار کیا۔ منصوبے کے تحت امیت کمار ورما، راج کمار یادو اور راجن نے بچوں کے داخلے کے لیے 8 دسمبر کو ڈاکٹر سریندر سے ملاقات کی۔ بچوں کو کاغذات دینے کے بہانے بی بی ڈی میں واقع ایودھیا ہائی وے کو بلایا۔ یہاں سے انہیں ان کی اپنی گاڑی میں اغوا کر کے ایودھیا، گونڈا اور بستی لے جایا گیا۔ ملزمان کو اسلحہ کے زور پر بدمعاشوں نے 7 لاکھ روپے اینٹھ لئے تھے۔